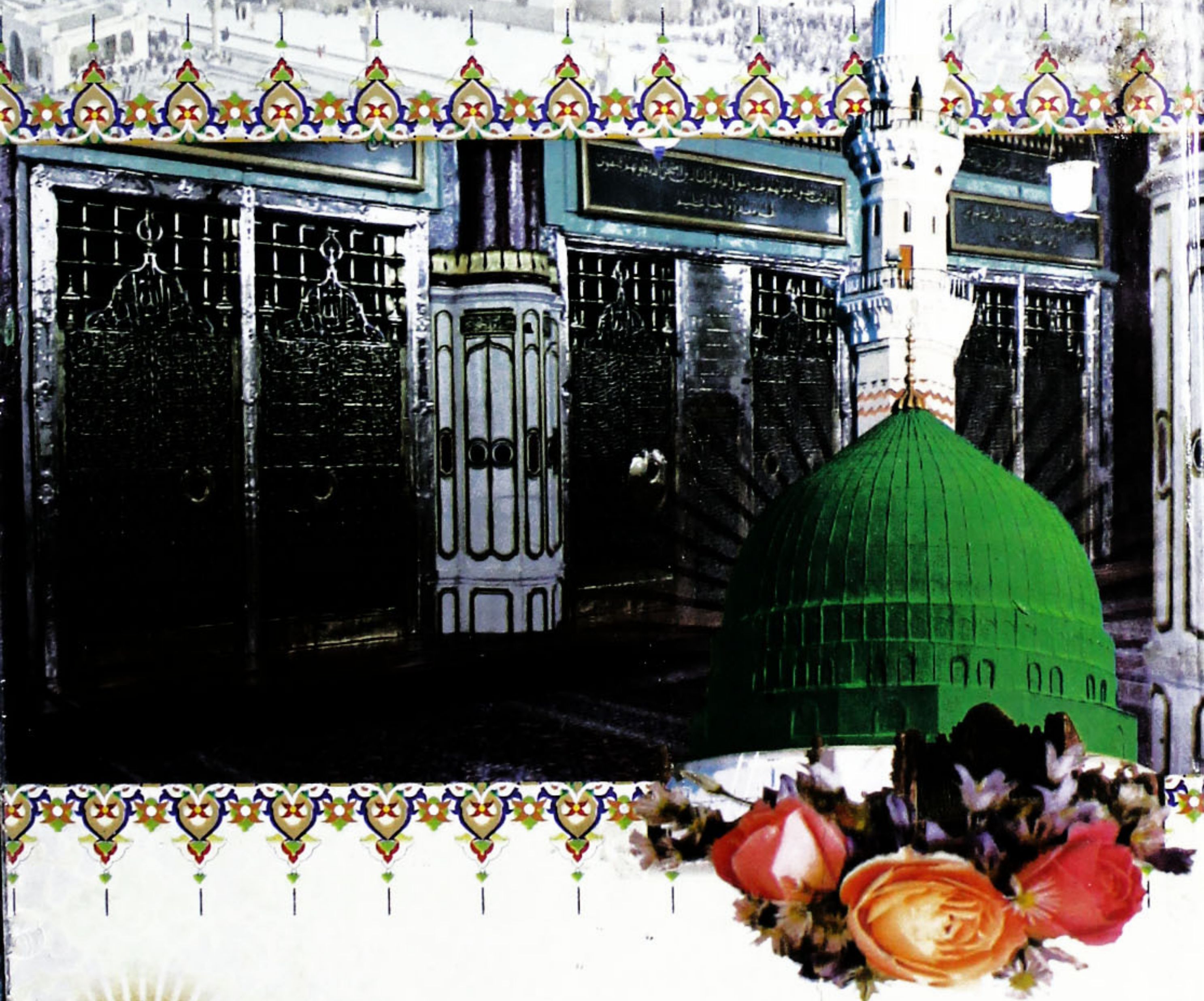


عشقِ رسول ﷺ میں دُوبِجایا گیا ایک حسین گلدستہ

20.12 ✓

صَلَوَاتُ عَلَی الْحَبِیْبِ

مجموعہ
دُرود شریف

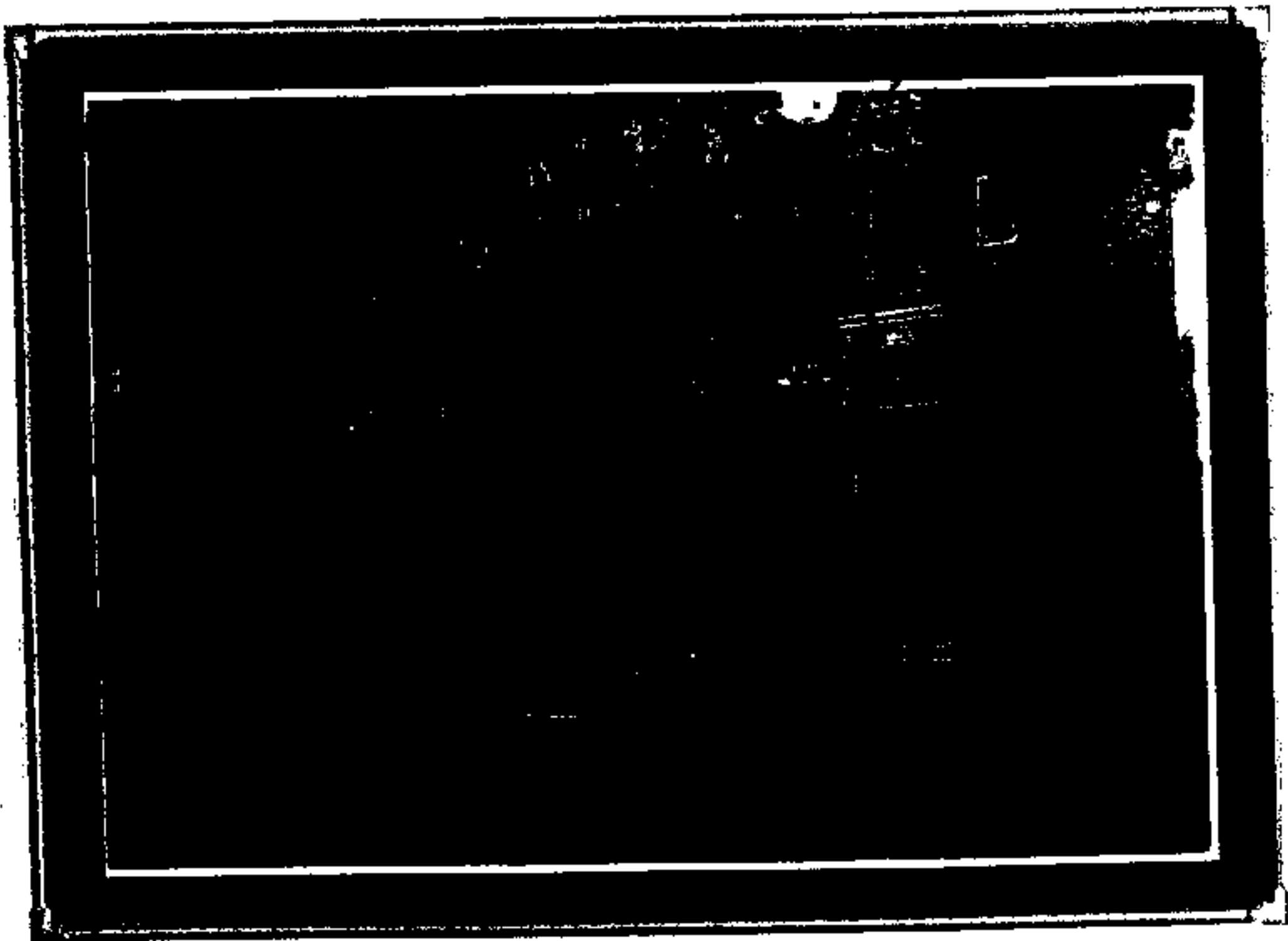


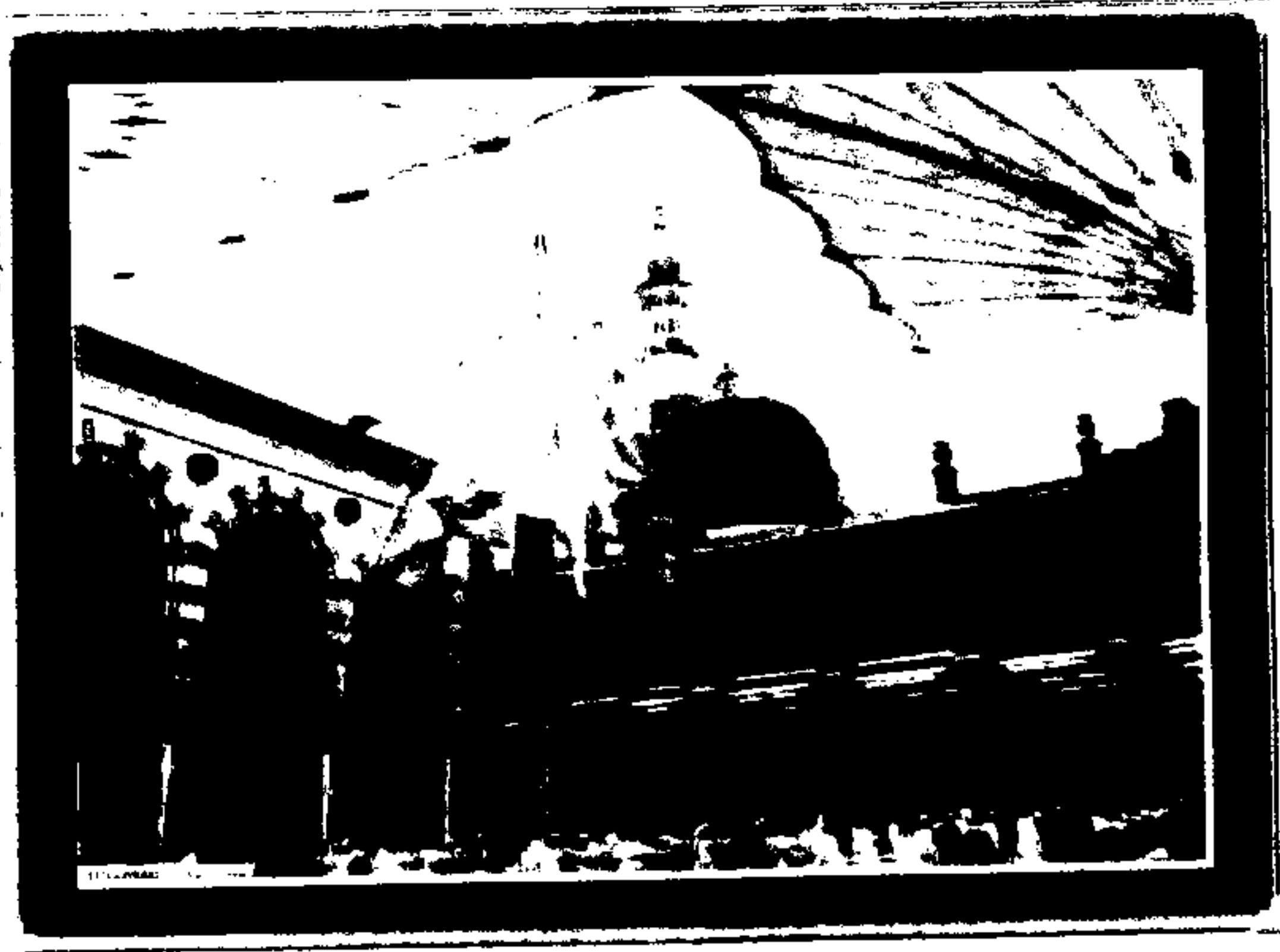
مؤلف: مولانا تنویر احمد عطاری قادری سلمہ الباری

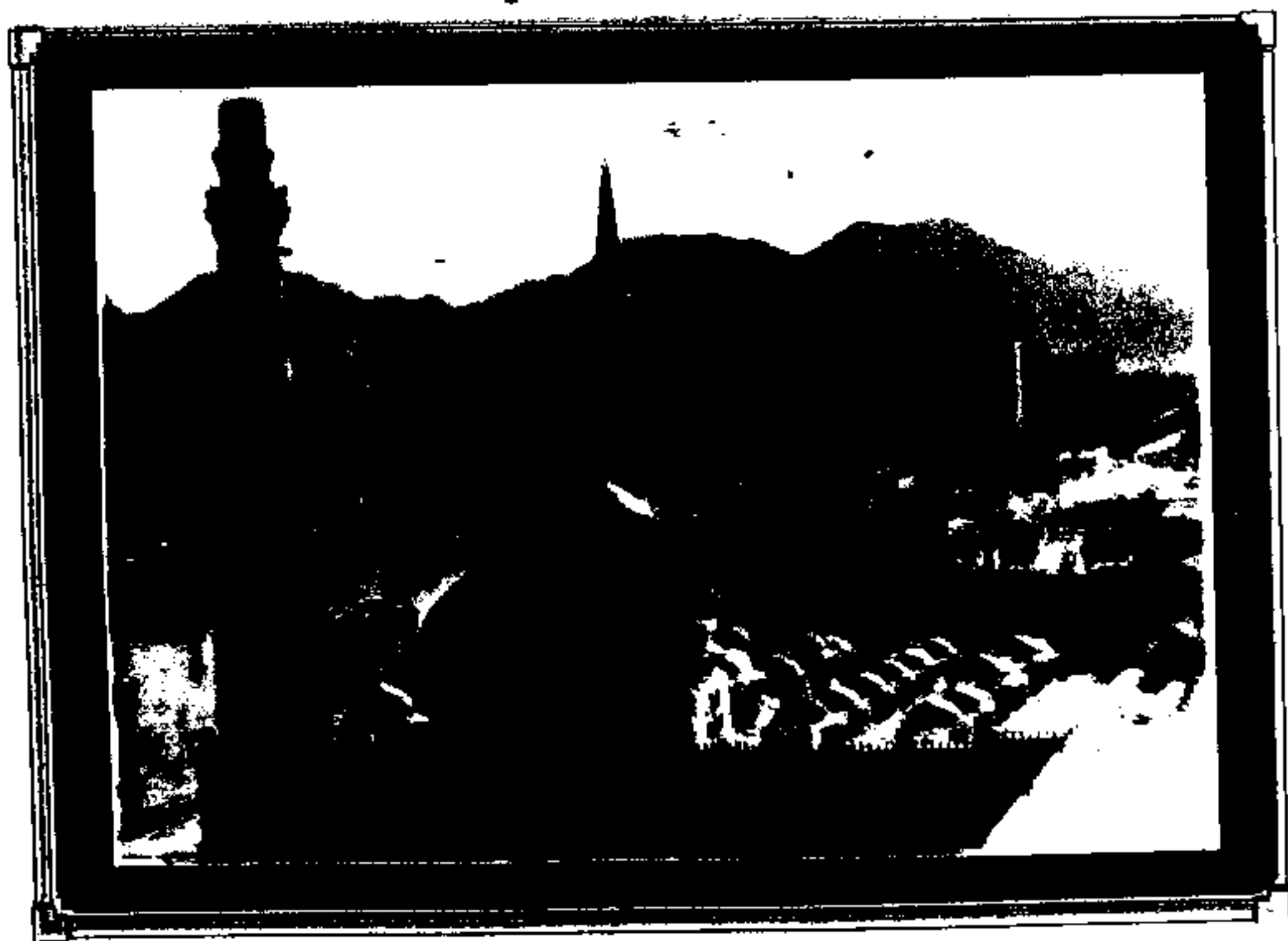


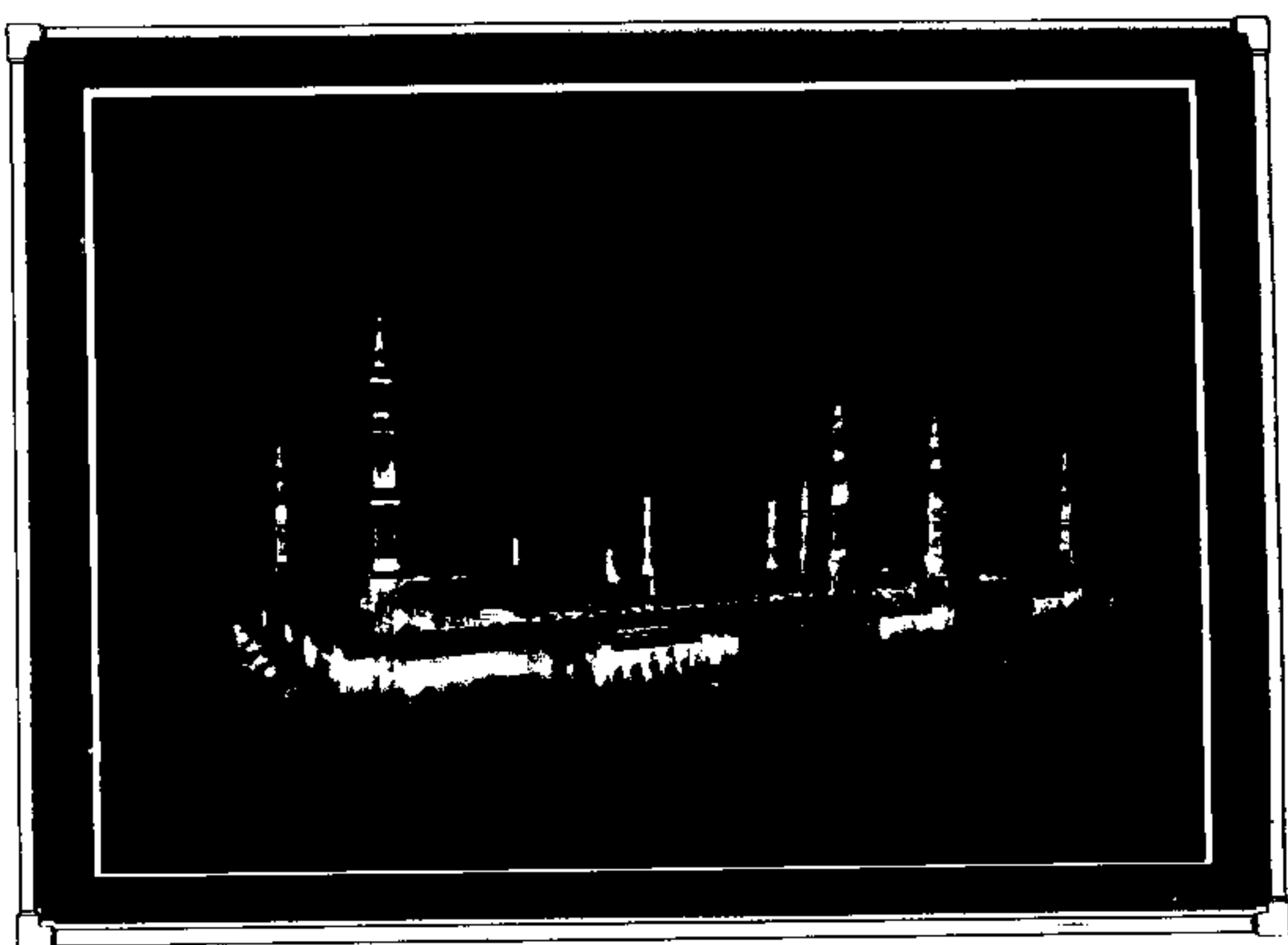
گِزَمَانِ وَالْاَلَمِکِ شَنَاب

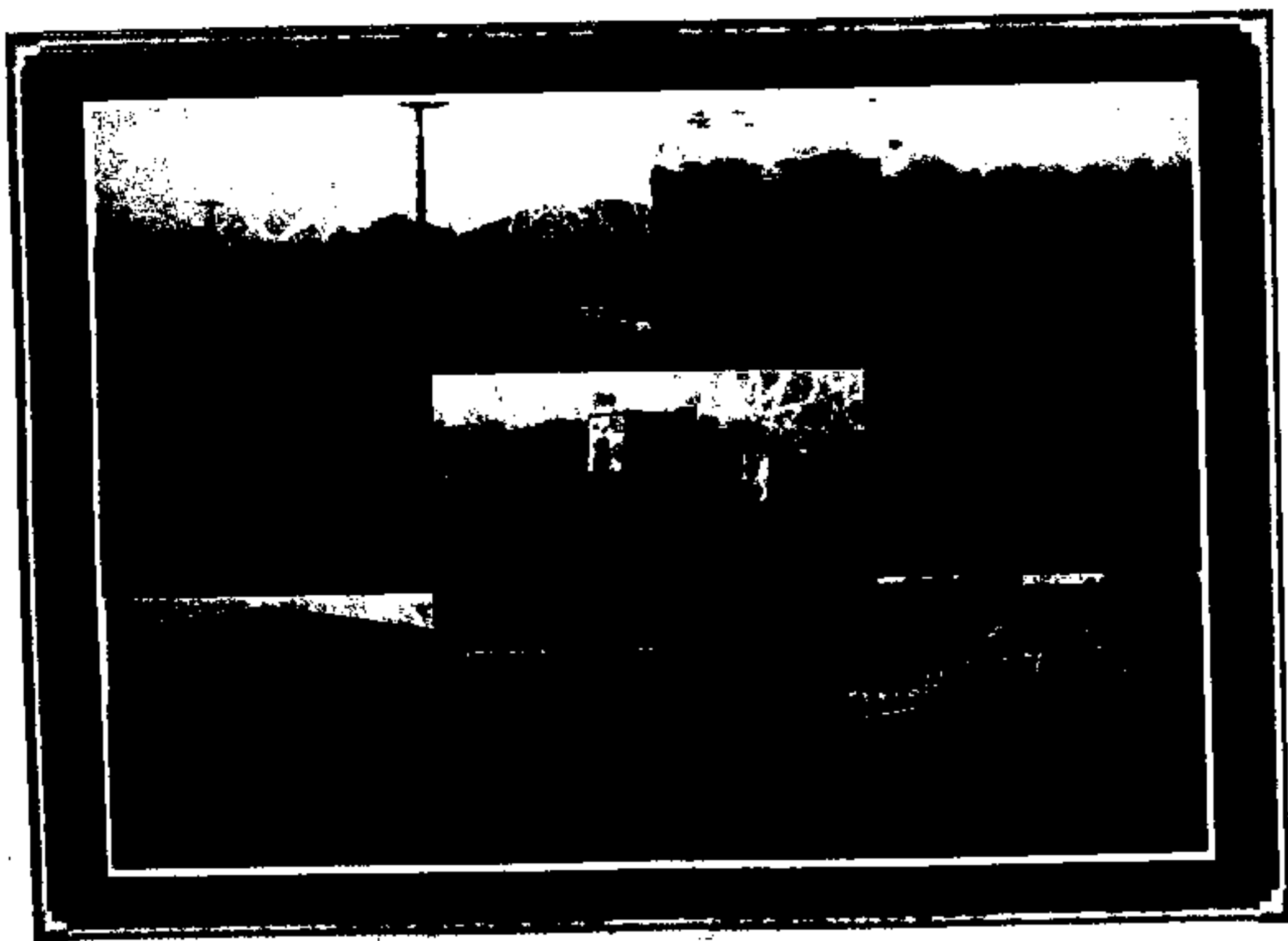
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا



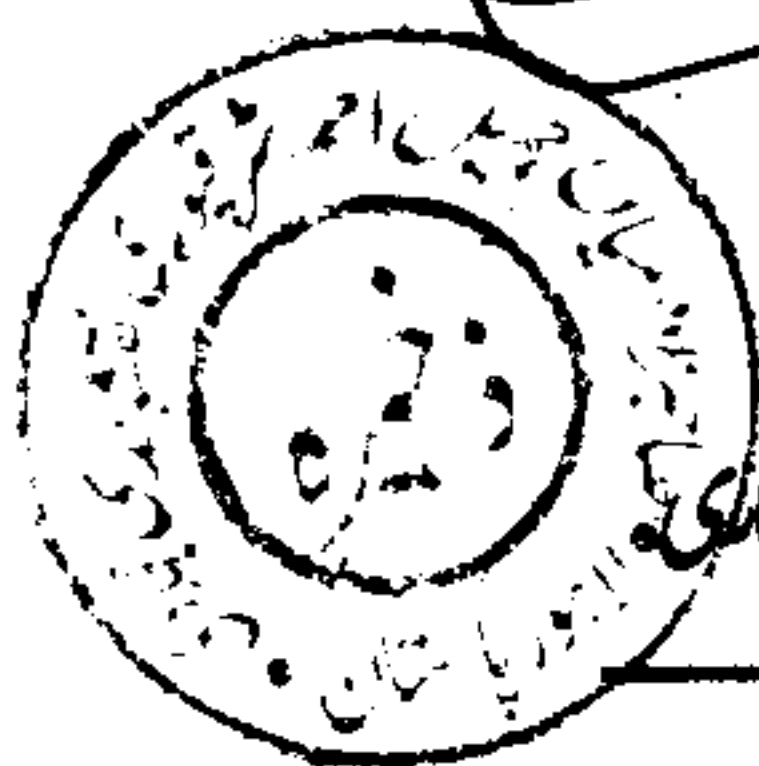
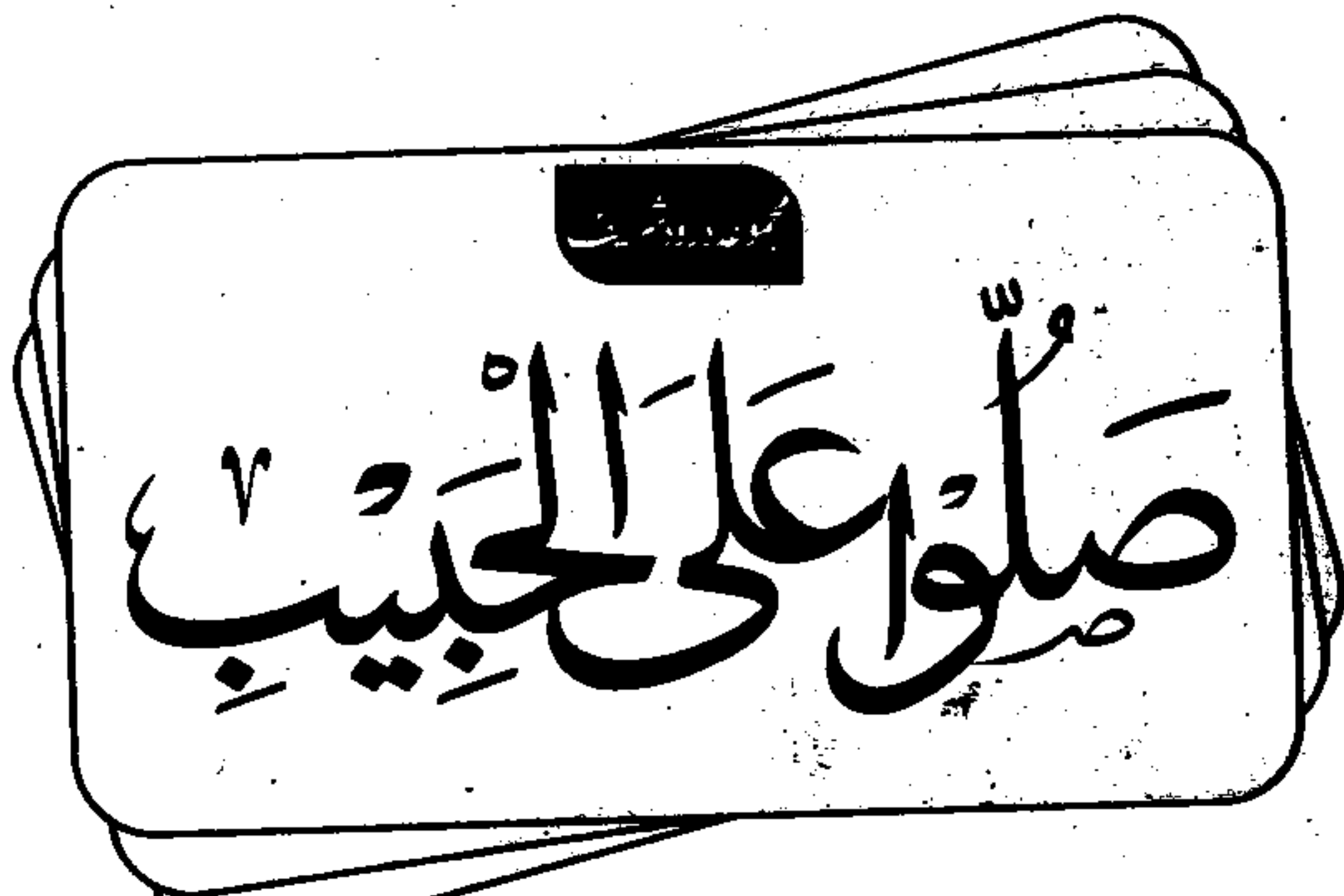








عشق رسول ﷺ میں دُوبجایا گیا ایک حسین گلدستہ



مؤلف: مولانا تنویر احمد عطاری نقادی سید ابیدی

تقریباً: مولانا محمد شہباز عطاری نقادی سید ابیدی



کراچی والابک شاپ

Voice: 042-7249515

0300-4306876 0307-4132690

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
المرسلين
اللهم صل على
سيدنا محمد
وآله الطيبين
الطاهرين
المرسلين
اللهم صل على
سيدنا محمد
وآله الطيبين
الطاهرين
المرسلين

شرف العارفین
حضرت مولانا شاہ بخاری

84749

حضرت میر طیب علی شاہ بخاری

حضرت محمد علی شاہ بخاری

حضرت محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت غصنفر علی شاہ بخاری



مصباح علی شاہ بخاری

مذہب طیب علی شاہ بخاری



الحمد لله رب العالمين
الطیب انعام الدینی نقشبندی بکاتی

سبحان الله بركت

جلد ۱۲۱ جن مصنف محفوظ ہیں

200 روپے

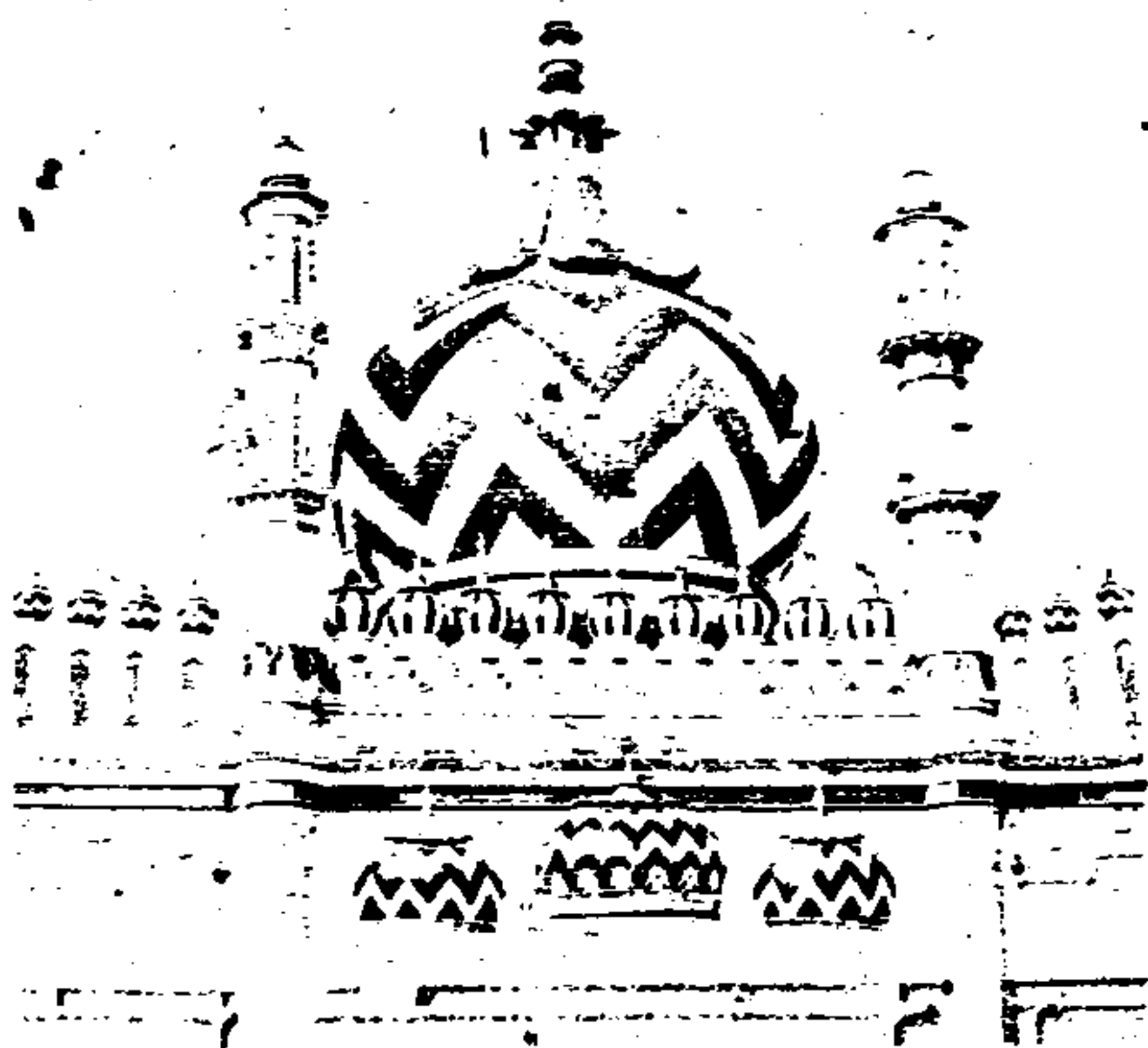
5-01-2011

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
المرسلين
اللهم صل على
سيدنا محمد
وآله الطيبين
الطاهرين
المرسلين
اللهم صل على
سيدنا محمد
وآله الطيبين
الطاهرين
المرسلين

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ
الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ“

بفیضانِ کرم

امام اہل سنت مجددین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن



بفیضانِ نظر

فتاویٰ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امیر اہل سنت
ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جو خوف خدا عزوجل و عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جذبہ اتباع قرآن و سنت جذبہ احیاء سنت زہد و تقویٰ عفو و درگزر صبر و شکر عاجزی و انکساری سادگی اخلاص حسن اخلاق دنیا سے بے رغبتی حفاظت ایمان کی فکر فروغ علم دین

خیر خواہی مسلمین جیسی صفات میں یادگار اسلاف ہیں

میری مراد

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

و اپنے والدین کریمین کے نام

جن کی مسلسل حوصلہ افزائی اور دن رات کی دعائیں ہمہ وقت میرے ساتھ ہیں

اور جامعہ المدینہ کے ان اساتذہ کے نام جو بڑی محنت و لگن سے

علم دین کی شمعیں روشن کر رہے ہیں

۱۔ بالخصوص حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام شبیر سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد تصدق حسین اویسی دامت برکاتہم العالیہ

۳۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم عطاری قادری دامت برکاتہم العالیہ

۴۔ حضرت مولانا محمد حامد رضا مصطفائی عطاری دامت برکاتہم العالیہ

فقط

تنویر احمد عطاری سلمہ الباری

بیتس کالونی مدینہ الاولیاء اوج شریف ضلع بہاولپور

۳ ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ

فہرست

۸۰	مقدمہ
۱۶	عرض مؤلف
۲۰	اظہار تشکر
۲۱	تقریظ جلیل
۲۳	ہدیہ عقیدت
۲۵	تاثرات بابر محمود (صدر انجمن تاجران الیکٹرونکس ہال روڈ لنک میٹروپولیٹن روڈ لاہور)
۲۶	اظہار محبت
۲۷	آیت درود
۳۴	محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
۴۱	نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکتیں
۴۹	قرآن سے خصائص مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
۵۹	احادیث طیبہ سے خصائص مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
۶۴	سرکار علیہ السلام کی امت کے فضائل
۷۵	ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک
۸۵	درود شریف کے فضائل و برکات

- ۱۲۳ جمہرات و جمعۃ المبارک کے دن میں درود پڑھنے کے فضائل
- ۱۳۴ آداب درود شریف
- ۱۳۶ عاشقوں کا درود و سلام محبوب علیہ السلام خود سماعت فرماتے ہیں
- ۱۴۳ احادیث طیبہ کی روشنی میں درود شریف کے فوائد
- ۱۴۸ بزرگان دین کے ارشادات مبارکہ سے فوائد
- ۱۵۰ درود شریف کے بارے میں اقوال مبارکہ
- ۱۵۷ ضروری مسئلہ..... توجہ فرمائیں
- ۱۵۹ درود شریف پڑھنے کے مقامات
- ۱۶۲ فضائل و برکات والے درود شریف
- ۱۷۵ درود و سلام پڑھنے کی مدنی بہاریں
- ۲۰۷ درود پاک نہ پڑھنے پر وعیدیں
- ۲۱۷ کروڑوں درود و سلام
- ۲۲۰ مآخذ و مراجع
- ۲۲۴ نظم

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ

وعلی آلہ واصحابہ المتعابدین بادابہ۔ اما بعد!

قارئین کرام!

مجھے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا خوب اندازہ ہے۔ میدانِ قلم میں سواری کرنے کے طرق سے بالکل نا آشنا ہوں۔ تحریر کی انجمن میں اناڑی ایسا ہوں کہ ثانی نہیں رکھتا۔ صفِ تصنیف کے شرکاء میں اپنا وجود تک نہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات پر لکھنے کے لیے قلم جامی و عشقِ اعلیٰ حضرت اور سوزِ امیرِ اہل سنت ہونا چاہیے اور بندہ ناچیز تو ان میں سے کسی وصف کا بھی حامل نہیں۔ ان اوصاف سے بعینہ مصنف ہونا تو کجا۔ میں تو ان کے کروڑوں حصے سے بھی مزین نہیں۔ بنا بریں میں مقدمہ لکھنے سے مجتنب رہا۔ لیکن مؤلف عزیز کا اصرار اتنا ہی بڑھا جتنی کہ میں نے معذرت کی۔ المختصر یہ کہ خواہی نا خواہی میں نے حامی بھر لی اور اللہ و رسول سے استمداد کرتے ہوئے اپنے ہی بزرگوں کے گلستانِ نظم و نثر میں سے چند پھول چن کر ایک گلدستہ تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیے دیتا ہوں۔

قارئین کرام! چونکہ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے لہذا دونوں حصوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے پہلے حصے میں حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و خصائل اور آپ کے صدقے آپ کی امت کو حاصل ہونے والی فضیلتوں کو بالاختصار پیش کیا گیا ہے۔ ایک شاعر نے بڑے ہی دلنشین انداز میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یوں مدح سرائی کی ہے:

زندگی آپ تابندگی آپ ہیں
 کوئی عالم ہو بس آپ ہی آپ ہیں
 دار تاریک میں کفر و الحاد کے
 شمع توحید کی روشنی آپ ہیں
 صورت مشعل راہ فکر و نظر
 جلوہ گر قلب مؤمن میں بھی آپ ہیں
 فخر انسانیت کو ہے جس ذات پر
 جس پہ نازاں ہے پیغمبری آپ ہیں
 آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کی بابت تو میرے خیال سے امام
 بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہ اشعار حرف آخر ہیں فرماتے ہیں:

دع ما ادعتہ النصاری فی نبہم
 واحکم بما شئت مدحافہ واحتکم
 فانسب الی ذاتہ ما شئت من شرف
 وانسب الی قدرہ ما شئت من عظم
 فان فضل رسول اللہ لیس لہ
 حد فیعرب عنہ ناطق بضم

ترجمہ: جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے دعویٰ کیا، اسے چھوڑ دے
 اس کے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کرنے میں آپ کی
 فضیلتیں خوب فیصلہ کر کے بیان کر۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
 ذات کی طرف تو جو چاہے بزرگی منسوب کر۔ اور آپ کی قدر و منزلت
 میں جو بھی عظمت چاہے اسی کی نسبت کر دے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کی کوئی حد و غایت نہیں کہ جسے کوئی بولنے

واللہ بیان کرنے پر قادر ہو۔

(الکوکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ المعروف قصیدہ بردہ شریف، الفصل الثالث)

اور امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اسی مقام پر اپنا قلم توڑا ہے، فرماتے ہیں:

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولیٰ کہوں تجھے

(حدائق بخشش)

جبکہ دوسرے حصے میں نبی محترم شہنشاہ اُمم شاہِ آدم و بنی آدم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے نہ بھیجنے کے متعلق قدرے تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے اور کثیر احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ قارئین کرام! درود شریف کے کیا کہنے۔

حصولِ برکت و ترقی معرفت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کے لیے درود و سلام سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں، یقیناً سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ ان کو احاطہ بیان میں لانا ممکن نہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے، بیان کے الفاظ تو ختم ہو سکتے ہیں، مگر فضائل درود و سلام بر خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شمار نہیں ہو سکتا۔ دن ہو یا رات، ہمیں اپنے محسن و غمگسار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، یوں بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ بطنِ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے دنیائے آب و گل میں جلوہ افروز ہوتے ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دعا جاری تھی: ”رب ھب لی امتی“ اے پروردگار! میری امت میرے حوالے فرما! مداح حبیب مولانا جمیل الرحمن رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوۃ والسلام

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفر معراج پر روانگی کے وقت امتِ عاصی کو یاد فرما کر آبدیدہ ہو گئے۔ دیدارِ جمالِ خداوندی اور خصوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگارِ امت کو یاد فرمایا۔ عمر بھر گنہگار و سیاہ کارِ امت کے لیے غمگین رہے۔ لہذا محبت و عقیدت بلکہ مروت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ غمخوارِ امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد اور درود و سلام سے کبھی بھی غفلت نہ کی جائے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا

ذکر اس کا اپنی عادت کیجئے

(حدائقِ بخشش)

اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو چاہیے کہ محسن کا بدلہ دیا جائے۔ اگر بدلہ نہ ہو سکے تو کم از کم اس کے لیے دعا ہی کر دی جائے۔ غور فرمائیں! پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر کتنے احسانات ہیں، مگر یہ کب ممکن ہے کہ ہم ان کا شکریہ ادا کر سکیں۔ بس اتنا ہی کریں کہ ان پر درود و سلام کے تحفے بھیجا کریں، یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں دعائے رحمت کیا کریں، جیسے فقراءِ سخی داتا کو دعائیں دیتے ہیں، بقول شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا

دل تم پہ فدا جانِ حسن تم پہ فدا ہو

(ذوقِ نعت)

ہمارا تو رُواں رُواں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا رہین منت ہے۔ یہی تو وہ رحمت کا بادل ہے جس کے ابر کرم سے جہانِ رنگ و بو کی ساری رنگینیاں اور رعنائیاں رو پذیر ہیں۔ بنجر کھیتیوں سے آبِ زلال کے چشمے اُبل رہے ہیں، اسی کی بوندوں کی بدولت بوسیدہ زمینیں گلہائے گونا گوں سے بو قلموں ہو رہی ہیں۔ جب چمنِ زیست کی ساری بہاریں انہیں کے کرم سے ہیں تو پھر ہم کیوں نہ اُن کے

نغمے گائیں اور کیوں نہ درود و سلام کے نذرانے پیش کریں، کیونکہ

زمانے بھر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھارہے ہیں انہیں کے ہم گیت گارہے ہیں

(دیوان سالک)

محترم قارئین! فضائل درود و سلام کی تفصیل تو آپ کتاب میں دیکھیں، یہاں
چند احادیث کا خلاصہ پیش کر رہا ہوں!

درود و سلام پڑھنے والا کس قدر مبارکباد کا مستحق ہے کہ جب کوئی ایک بار درود
شریف پڑھتا ہے تو اللہ عز و جل اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، دس درجات بلند کرتا ہے،
دس نیکیاں عطاء فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس
غزوات میں شمولیت کا ثواب عطاء فرماتا ہے۔ درود پاک سب قبولیت دعا ہے، درود
پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں:

صَلُّوا عَلَى الْهَادِي الْبَشِيرِ مُحَمَّدٍ

تَحْظُوا مِنَ الرَّحْمَنِ بِالْغُفْرَانِ

فَاللَّهُ قَدْ آتَىٰ عَلَيْهِ مَصْرَحًا

فِي مُحْكَمِ الْآيَاتِ وَالْقُرْآنِ

ترجمہ: تم ہدایت اور خوشخبری دینے والے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھو، رحمن عز و جل سے مغفرت کا حصہ پاؤ
گے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے واضح نشانوں اور قرآن پاک میں آپ کی
صراحۃً تعریف فرمائی ہے۔

درود پاک تمام پریشانوں کو دور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے
لیے کافی ہے، اس کے پڑھنے سے شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واجب ہو
جاتی ہے اور دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ بزرگ فرماتے ہیں:

صلوا علی خیر الاتام محمد

ان الصلوة علیہ نور یعقد

ترجمہ: مخلوق میں سب سے بہتر حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھو بے شک ان پر درود پاک پڑھنا ایسا نور ہے
جو بخشش کی گارنٹی ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

وقدا سعد الرحمن عبدا دعاه

فاضحی سعیدا فی المماتِ وفی المحیا

علیہ صلاة اللہ ما طاف طائف

بمكة بیت اللہ قصدا اتی سعیا

صلاة شذاها عطر الکون جهرة

فمن قاسها بالمسک یوما فما استحیا

ترجمہ: رحمن عزوجل نے اس بندے کو نیک بخت کیا جس نے آپ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دعا کی یعنی درود پاک پڑھا تو وہ زندگی
اور موت میں سعادت مند ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ
عزوجل کی رحمتیں نازل رہیں۔ جب تک مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرقاً و تحلیماً
میں طواف کرنے والے بیت اللہ شریف کے طواف کا قصد کرتے رہیں۔
درود پاک کی خوشبو واضح طور پر کائنات کا عطر ہے تو جس نے کسی دن
کستوری کے ساتھ اس کا موازنہ کیا تو کیا اس کو شرم نہ آئی!
مزید فرماتے ہیں:

یا فوز من صلی علیہ فانہ

یحوی الامانی بالنعیم السرمدی

ان شئت بعد الضلالة تهتدى
وصل على الهادي النبي محمد
يا قومنا صلوا عليه لتظفروا
بالبشرى والعيش الهني الارغد
ويخصكم رب الانام بفضله
والفوز بالجنات يوم الموعد
صلى عليه الله جل جلاله
ملاح في الافاق نجم الفرق

ترجمہ: کامیاب وہ ہے جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا اس لیے کہ وہ ہمیشہ رہنے والی نعمت والی جگہ (یعنی جنت) میں خواہشات جمع کرتا ہے اگر تو گمراہی کے بعد ہدایت حاصل کرنا چاہے تو ہدایت دینے والے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ۔ اے لوگو! درود پاک پڑھو تا کہ کشادہ روئی اور آرام دہ مبارک زندگی پا کر کامیابی حاصل کر لو۔ اور تا کہ تمہیں رب الانام عزوجل بروز قیامت اپنے فضل اور جنت کو حاصل کرنے کی کامیابی کے ساتھ خاص کر دے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ عزوجل درود پاک بھیجے جب تک آسمان کے کناروں میں فرقہ یعنی قطبی ستارہ چمکتا رہے۔

ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ رب کریم ہمیں کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قارئین کرام! درود و سلام کے فضائل و برکات پر بے شمار کتب تصنیف کی جا چکی ہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ اسی گلدان میں ایک پھول مؤلف کتاب مولانا محمد تنویر احمد عطاری سلمہ الباری نے بھی بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ سجایا ہے۔ ماشاء

اللہ کتاب میں ذکر کی گئیں احادیث مبارکہ کے حوالہ جات کا خوب اہتمام کیا گیا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے حوالہ جات ڈھونڈنے میں مؤلف کا شوق قابل دید تھا۔ اور کئی احادیث کے دس دس بلکہ اس سے بھی زیادہ حوالے بمع صفحہ و جلد دیئے گئے ہیں۔ آخر میں ماخذ و مراجع کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ مزید اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ پہلے حصے میں کہیں کہیں لیکن دوسرے حصے میں تقریباً ہر حدیث کے بعد موقع کی مناسبت سے اچھے اچھے شعراء کے اشعار پر وقار درج کیے گئے ہیں جن کو پڑھنے سے ذوق تروتازہ ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام! یہ بات بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ مؤلف کتاب مولانا محمد تنویر عطاری سلمہ الباری اپنے شہر مدینۃ الاولیاء اوج شریف میں پہلے فرنیچر کا کام کرتے تھے۔ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے برکت سے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیا اور اب الحمد للہ! جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ لاہور میں (درجہ سابعہ) میں زیر تعلیم ہیں۔ مؤلف کی یہ پہلی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے! ان کو مزید ترقی، خلوص ولہیت کے ساتھ عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر

روز محشر عذرے ہائے من پذیر

گر تو می بینی حسابم ناگزیر

از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جرم

دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز صلی اللہ علیہ وسلم کا

نیاز کش: ناکارہ خلاق

ابوالخیر محمد شہباز عطاری عفی عنہ

عرضِ مؤلف

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على شفيع
الممذنبين و سراج السالکين و انیس الغریبین و رحمة
للعالمین و سید الانبیاء والمرسلین و خاتم النبیین و علی الہ
الطیبین الطاہرین و ذریئہ و اصحابہ اجمعین
اللہ جل جلالہ و عم نوالہ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و ذریئہ
و اصحابہ وسلم کا بے حد فضل عظیم ہے کہ مجھ جیسے عاصی سے یہ خدمت لی اور مجھے اپنی
عاقبت سنوارنے کا ایک انمول موقع فراہم کیا۔

تاجدارِ حرمِ شفیع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و بارک وسلم کی محبت عین ایمان ہے جو
سینہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کی پیش سے محروم ہے وہ کسی مومن کا سینہ ہی
نہیں۔ سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم کی محبت ہی ہے جس کی بدولت عمر بن
خطاب فاروقِ اعظم بنے، جنابِ علی شیرِ خدا بنے، عبداللہ شمس، ابو ہریرہ بنے، نعمان بن
ثابت امامِ اعظم بنے، علی بن عثمان، داتا گنج بخش بنے، عبدالقادر جیلانی، غوثِ اعظم
بنے، جلال الدین بخاری، مخدوم جہانیاں اور اُچ شریف کے شہنشاہ بنے۔ امام احمد رضا
اعلیٰ حضرت آمامِ عشق و محبت بنے اور محمد الیاس عطار قادری، امیرِ اہلسنت اور لاکھوں
عاشقوں کے دل کی دھڑکن بنے (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و دامت برکاتہم
العالیہ) کیونکہ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بھی ہوا اس کا طرفدار
سرکار تمہیں جس نے طرفدار بنایا

(ذوقِ نعت)

حقیقت بھی یہی ہے کہ جسے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مل گیا وہ
دارین کی ابدی و سرمدی سعادت پا گیا۔ یہی عشق اس عاشق صادق کو قبر و حشر کی تمام
نختیوں سے امن دلوائے گا اور شفاعت ہادی دو جہاں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کا مستحق ٹھہرائے گا، اگر عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی
اہمیت نہ ہوتی تو کائنات کے خالق جل مجدہ کا فرمان:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (بقرآن)

اور عاشقوں کے دلوں کے چین نبی حرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان
”لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ

وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ (متفق علیہ) (مشکوٰۃ شریف)

بھی نہ ہوتا۔ محبت و عشق آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد ضروری

ہے۔

کتاب ہذا چونکہ زیادہ درود شریف کے بارے میں لکھی گئی ہے اس وجہ سے تمام
قارئین کرام سے دلی گزارش ہے کہ عشق سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جھوم
جھوم کر درود و سلام پڑھیں اور اجر عظیم حاصل کرتے جائیں۔

درود شریف ایک ایسی عبادت ہے جو کہ ہر آن قبول ہی قبول ہے۔ اس میں
اندیشہ نہیں کہ شاید قبول نہ ہو بلکہ جیسے ہی منہ سے درود و سلام کے الفاظ مکمل ہوئے فوراً
ہی ایک فرشتہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرتا ہے اور عرض کرتا
ہے کہ فلاں بن فلاں نے ابھی درود شریف پڑھا ہے۔

یہ نہیں کہ دن میں ایک چکر لگائے یا شام کو سارے درود و سلام اکٹھے پہنچائے بلکہ

اس فرشتہ کی یہی ڈیوٹی ہے کہ جیسے ہی عاشق کے منہ سے درود و سلام کے الفاظ ادا ہوئے اور جتنی بار ادا ہوئے وہ فرشتہ اتنی ہی بار چکر لگائے گا اور درود و سلام پہنچائے گا۔ کتنی سعادت کی بات ہے ہم جیسے گنہگاروں کا نام روزانہ دربار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش ہو جائے تو مدینہ مدینہ

اس کتاب میں ایک باب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کا بھی ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس باب کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد تصور ہی تصور میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا مبارک لے آئیں اور جھوم جھوم کر درود و سلام پڑھیں۔ انشاء اللہ عز و جل پڑھنے کا ذوق دوبالا ہوگا اور کیا عجب کہ شہ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دیدار پر انوار سے مشرف بھی فرمادیں۔

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

(ذوقِ نعت)

میں بالخصوص اپنے والدین کریمین اور اپنے مربی و محسن استاذ محترم حضرت مولانا محمد امیر عطاری المدنی سلمہ الباری آف چشتیاں شریف (جن کی شفقتوں اور دعاؤں سے مجھے درسِ نظامی میں استقامت ملی) اور اپنے محسن محمد صفدر عطاری سلمہ الباری آف اوچ شریف (ایکسڈنٹ کی وجہ سے اب چل سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں) اور اپنے غمگسار محمد مشتاق عطاری سلمہ الباری آف اوچ شریف (جن کے دماغ کی ایک رگ پھٹ گئی تھی اب قدرے بہتر ہیں) اور بالخصوص بالخصوص حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سراج احمد سعیدی القادری دامت برکاتہم العالیہ آف اوچ شریف (جن کی شفقتیں اور احسانات مجھ پر اتنے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں) کے لئے دل سے

دعائے خیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی جان، مال، اولاد میں برکتیں دربرکتیں عطاء فرمائے اور صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور جانِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب فرمائے اور دین و دنیا کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائے اور ان کے طفیل مجھ پر تقصیر پر دنیا و آخرت میں کرم درکرم فرمائے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو مزید ہمت اور جذبہ دے جو لوگ بالاخلاص سنت کے لئے کام کر رہے ہیں اور جملہ دعوتِ اسلامی والے اسلامی بھائیوں اور بہنوں اور بالخصوص اوج شریف کے اسلامی بھائیوں کو مزید دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہِ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش)

فقط -

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی دید کا طالب

سبِ مدینہ - غلامِ عطار

تنویر احمد عطاری قادری عفی عنہ

الشمس کالونی مدینۃ الاولیاء مدینۃ السادات

اوج شریف تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

حالِ مقیم: جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کاہنہ نو

مرکز الاولیاء (لاہور)

۳ ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ

بمطابق ۷ جنوری ۲۰۱۱ء

اظہارِ تشکر

من لم یشکر الناس لم یشکر الله (الحديث)

حدیث پاک کے تحت میں ان احباب کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے اس تالیف کے مکمل ہونے میں میرے ساتھ بہت تعاون کیا۔ بالخصوص

۱- مولانا محمد شہباز عطاری (گوجرانوالہ) ۲- مولانا محمد جنید عطاری (ملتان)

۳- محمد احمد رضا عطاری (ادکڑہ) ۴- حافظ محمد مقصود عطاری (کاہنہ نو- لاہور)

۵- حافظ محمد امان اللہ عطاری (ملتان) ۶- عبدالشکور عطاری (پاک پتن)

۷- غلام عطار عطاری (لاہور) ۸- چچا جان حاجی محمد افضل عطاری (ادچ شریف)

۹- پیارے بھائی محمد عمر فاروق عطاری (قادر پور رادوان ملتان)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان احباب کو

اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب فرمائے

دین و دنیا کے ہر امتحان میں کامیابی عطا فرمائے

بروز محشر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے

جنت الفردوس میں جوارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیب فرمائے۔

اور یہ دعائیں میرے اور ان تمام احباب کے حق میں قبول فرمائے جو اس کتاب

کو محبت سے پڑھ کر عمل پیرا ہوں۔

فقط

تنویر احمد عطاری سلمہ الباری

القلم کالونی، مدرسۃ الاولیاء، ادچ شریف، ضلع بہاولپور

۳ ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ

تقریظِ جلیل

خلیفہ مجاز قبلہ غزالی زمانِ رازی دورانِ حضرت علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
سرمایہ ملت سراج اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سراج احمد سعیدی قادری
دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ .

درود شریف ایک ایسی عبادت ہے جو ہر وقت بارگاہِ ایزدی میں اجابت و قبولیت سے نوازی جاتی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ جب باری تعالیٰ بھی اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ بایں وجہ درود شریف کو اعلیٰ و افضل عبادت قرار دیا گیا ہے جب یہ عبادت اعلیٰ و افضل ہے تو عابد کا مقام بھی ارفع و اعلیٰ ہوگا، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو درود شریف کثرت سے پڑھے گا۔ اس حدیث سے درود شریف کثرت سے پڑھنے والے کے مقام و مرتبہ کا تعین کرنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ قیامت کے دن جو خوش نصیب حبیبِ خدا اشرفِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قرب سے نوازا جائے گا اس کے مقدر کے کیا کہنے۔ درود شریف ایک ایسی عبادت ہے جس سے دنیوی اُلجھنیں کافور ہو جاتی ہیں اور گناہوں پر قلمِ عفو کی لکیر کھینچ دیتا ہے چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: میں آپ کی ذاتِ اقدس پہ کثرت سے درود پڑھتا ہوں آپ فرمائیں کہ میں کتنا پڑھوں یعنی اس کے لیے کتنا وقت مقرر کروں سرکار

پُر انوار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جتنا چاہو میں نے عرض کیا: چوتھائی وقت آپ نے فرمایا: جتنا چاہو اگر وقت زیادہ کر لو تو تمہارے لیے بہتر ہے انہوں نے عرض کیا: آدھا وقت درود شریف کیلئے فرمایا: جتنا چاہو اگر اس میں وقت بڑھاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا: اب تمام اوقات میں درود شریف پڑھتا رہوں گا تو آپ نے فرمایا: ”اِذَا تَكْفٰی هَمَّكَ وَيَكْفُرْ لَكَ ذَنْبُكَ“ تم غموں سے آزاد ہو جاؤ گے اور تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ترمذی) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندہ دنیا کی دلدل میں پھنسنے سے اس وقت بچ سکتا ہے کہ جب اس کے دہن و کام کی تراوت کا سامان درود شریف ہو جب یہ ہو جائے تو اس کے گناہوں کا ازالہ بھی درود شریف کی برکت سے ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھا جانے والا درود شریف بارگاہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں پہنچتا ہے اور آپ اسے سنتے ہیں۔ چنانچہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۷ ارشاد فرمایا: ”وَصَلُّوْا عَلٰی فَاَن صَلَاتُكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ“ مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ تم جہاں بھی ہو درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (نسائی) دوسری روایت میں ہے: ”لِیْسَ مِنْ عَبْدِ یَّصْلٰی عَلٰی الْاَبْلَغْنٰی صَوْتَهُ حَيْثُ کَانَ قُلْنَا بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ“ نہیں کوئی بندہ جو مجھ پر درود پڑھے مگر اس کی آواز میرے پاس پہنچتی ہے وہ جہاں بھی ہو ہم نے کہا: اپنی وفات کے بعد بھی (آواز سنیں گے)؟ فرمایا: اور اپنی وفات کے بعد بھی بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد کو کھائے۔ (جلاء الافہام)

حافظ منذری نے اس کو ترغیب میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کو ابن ماجہ نے اسنادِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روایت یوں نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: محبت والوں کا درود میں خود سنتا ہوں اور انہیں جانتا ہوں۔ (دلائل الخیرات)

زیر نظر کتاب صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب کے مرتب عزیزم محترم مولانا تنویر احمد عطاری نے اسے جس محبت بھرے انداز میں جمع کیا ہے اور دریا کو کوزے میں سمویا ہے وہ قابل دید ہے طالب علمی کے زمانے میں جس خوبصورت انداز میں انہوں نے درود شریف کے علاوہ اس کے متعلقہ موضوعات کو ایک لڑی میں پرو کر موتیوں کے دانوں کی طرح چمکا دیا ہے وہ تحسین و آفرین کے لائق ہے اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کی پہلی کاوش کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور عامۃ الناس کیلئے بہت زیادہ فائدہ مند بنائے اور مولانا کو علم و عمل اور فہم و فراست اور خدمت دین میں برکتوں سے مالا مال فرمائے آمین!

محمد سراج احمد سعیدی قادری غفرلہ

خادم دین متین مدرسہ عزیز العلوم

اوچ شریف بہاولپور

۳ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

ہدیہ عقیدت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و ثناء اور درود و سلام کے بعد قلم بے چین ہے کہ اس عظیم موضوع پر لکھی گئی کتاب کے بارے میں تاثرات صفحہ قرطاس کے حوالے کیے جائیں کہ جس کے بارے میں لب کشائی ایک عظیم جرأت ہے۔ تاہم بہت بڑی سعادت سمجھتے ہوئے کچھ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

درود و سلام ایک بہت بڑی نیکی ہے یہ ایسی واحد عبادت ہے جو کہ مومنین کے ساتھ ساتھ اللہ عز و جل اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں لہذا اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خیر خواہی کرتے ہوئے یہ کتاب عزیزم مولانا تنویر احمد عطاری نے درود پاک کے موضوع پر لکھی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمانوں میں درود پاک پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا اور وہ مزید ذوق کے ساتھ اس عظیم عبادت کو کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ اللہ عز و جل مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے لیے مصنف کو اجر عظیم عطاء فرمائے اور ہمیں اس کتاب سے مستفیض ہونے کی توفیق عطاء فرمائے!

والسلام! طالب دعا:

ڈاکٹر امجد مشتاق عطاری

انچارج میڈیکل آفیسر BHU، غور

بابر محمود

(صدر انجمن تاجران الیکٹرونکس، ہال روڈ لنک میکلورڈ روڈ، لاہور)

فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ترجمہ: (میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان ہوں!)

اس کتاب کا میں نے گہرائی میں جا کر مطالعہ کیا اور یہ کتاب ساری کائنات کے آقا و مولاً تاجدار کائنات مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں ڈوب ڈوب کر لکھی گئی ہے سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمہ جہت سیرت و صورت ایسی ہے کہ آج تک کسی قلم نے ان کا احاطہ نہیں کیا اور نہ ہی تاقیامت ان کی ذات کا احاطہ کیا جاسکتا ہے جو وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ تاہم اس کتاب میں مؤلف نے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان، رفعت اور عظمت کو قرآن اور احادیث مبارکہ سے ماخوذ کرتے ہوئے لغات کی روشنی میں مدلل بیان کیا ہے جو کہ قاری کے لیے ایک علمی اثاثہ ہے۔ اس کتاب کے مختلف ابواب میں سے ایک باب ایسا بھی ہے جس میں حضور پاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصائص، فضائل، شمائل اور خصائص کبریٰ بیان کیے گئے ہیں اور مؤلف نے جس انداز میں درود شریف کے حوالہ جات کے ساتھ جمع کیے ہیں وہ قابل دید ہیں۔ اس طرح مرتب شدہ ایک ہی جگہ پر یہ ضخیم معتبر مدلل اور معتمد اثاثہ ایک عالم، محرز استاد اور ایک صوفی کو معاشرہ میں حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام بلند کرنے میں راہ ہموار کرے گا۔ یہ کتاب ہمیں محبت رسول، اطاعت رسول، تعظیم رسول اور ادب رسول کا درس دیتے ہوئے ان کے ساتھ والہانہ عقیدت اور عشق مصطفیٰ میں مرثیہ کی دعوت دیتی ہے۔ میں آخر میں مؤلف کتاب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

دعا گو۔ بابر محمود

اظہارِ محبت

پروفیسر نعیم حسین

گورنمنٹ شالیمار کالج، باغبانپورہ، لاہور

بندہ اپنے آپ کو پھولوں کے اس گلدستے پر کچھ بھی اظہار کے قابل نہیں سمجھتا۔ لکھے گئے الفاظ کو الفاظ کہوں یا موتی سمجھ سے تاوراء۔ ان خزانوں کو سمیٹوں تو سمیٹوں کیسے ناقابلِ بیان۔ اس ہدیہ عقیدت میں تحریر کردہ مضامین، محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں اور عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک انمول تحفہ ہیں۔ جس محبت اور عقیدت سے اس گلدستہ کو سجایا گیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ کتابِ برحق، قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں سے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور اطاعت کے چتنے مضامین شامل کتاب ہیں، ان کی تحقیق میں مؤلف کا شوق دیدنی ہے۔ ان پر مختلف حوالوں سے تفسیر اور تشریح اس کے اسرار و رموز کو ہویدا کرتے ہیں۔ یہ مؤلف کی باریک بینی، مطالعہ اور لگن کی ایک عمدہ مثال ہے۔ یہ اُس ذاتِ واحد کا خصوصی کرم ہے کہ رہتی دنیا تک محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے والے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے رہیں گے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک کے اور پہلو اُجاگر ہوتے رہیں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص سے متعلق شامل موتی نہ صرف نایاب ہیں بلکہ شعور کے لیے قابلِ رشک بھی ہیں۔

دلی دعا ہے کہ خدا اس محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اور اضافہ عطا فرمائے اور مؤلف کے قلم کو اور زیادہ زور آور کر دے! آمین، ثم آمین!

انکسار۔ پروفیسر نعیم حسین
گورنمنٹ شالیمار کالج، باغبانپورہ، لاہور



آیت درود

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ الاحزاب: 56

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں یعنی خدا رحمت نازل کرتا ہے فرشتے دعا و سلام بجالاتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود پڑھو اور سلام بھیجو یعنی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دعا کرو اور ان پر دل و جان نثار کرو ان کے دربار میں سلام عرض کرو الہی ہم تیرے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تیرے حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو ان کے دربار میں قبول فرما دے اور اہم کو دارین میں اس کے برکات عطاء کر۔

(تفسیر ابن عباس ج 2 ص 296 فرید بک بشال لاہور)

مؤمنو پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصَّلٰوۃ والسلام

(قبلہ بخشش)

یہ آیت کریمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صریح نعت ہے علامہ

واحد نیشاپوری لکھتے ہیں کہ عثمان واعظ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن محمد بن سلیمان کو سنا آپ نے فرمایا کہ یہ (درود و سلام کے حکم کا نزول) وہ شرف ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مشرف فرمایا اور یہ شرف حضرت آدم علیہ السلام کو عطاء کردہ شرف سے زیادہ بلغ و تام ہے جو فرشتوں کو سجدے کا حکم دے کر انہیں شرف عطاء فرمایا گیا تھا کیونکہ یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شرف کے عطاء فرمانے میں فرشتوں کے ساتھ شریک ہوتا اور یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی خبر دی ہے اور وہ شرف جو اللہ تعالیٰ سے صادر ہوا اس شرف سے ابلغ ہے جو شرف فرشتوں کے ساتھ مختص ہے۔

اور اس آیت میں ایمان والوں کو اس ذات پاک پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا، مگر لطف کی بات یہ ہے کہ کام ایک مگر کرنے والے تین۔ اللہ تعالیٰ ۱۔ فرشتے ۲۔ مؤمنین

۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ”صلاة“ یہ ہے کہ اللہ رب العزت جل مجدہ لا تعداد فرشتوں کی محفل میں اپنے محبوب کی مدح و ثناء کرتا ہے اور ان میں اپنی پیدا کردہ بے عیب شخصیت پر ناز فرماتا ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

صَلَاةُ اللَّهِ ثَنَاءٌ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ

(صحیح البخاری کتاب التفسیر رقم 95 ص 115)

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ”صلاة“ فرشتوں کی محفل میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و تعظیم کا ذکر کرنا ہے۔

۲۔ جب ”صلاة“ کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی

نورانی مخلوق (فرشتے) اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی مزید بلندی اور اُن کے احکام کی مزید رفعت کیلئے ہر وقت دعا کرتے رہتے ہیں جیسا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درِ اقدس پر روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح حاضر ہو کر شام تک اور شام کو ستر ہزار فرشتے حاضر ہو کر صبح تک صلاۃ و سلام پیش کرتے ہیں جو فرشتہ ایک بار حاضری دے چکا پھر دوبارہ قیامت تک حاضر نہیں ہو سکے گا۔

۳۔ جب ”صلاۃ“ کی نسبت اہل ایمان کی طرف ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ غلام اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ادب و احترام کے ساتھ پیارے پیارے کلمات خوبصورت جملوں اور پاکیزہ الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”صلاۃ“ کے منجانب اللہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ عزوجل کے درود بھیجنے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اس دنیا میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو اس طرح بلند فرمایا کہ اُن کا ذکر بلند رکھا اُن کے دیہی کو غلبہ عطاء فرمایا اور اُن کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کا سلسلہ تا ابد جاری رکھا ہے اور آخرت میں اُن کی عزت و عظمت کا اس طرح مظاہرہ ہوگا کہ گنہ گاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول ہوگی۔ انہیں بہترین اجر و ثواب عطاء فرما کر بلند مقام پر فائز کیا جائے گا جو مقام محمود کہلائے گا اس طرح اولین و آخرین میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت نمایاں ہوگی اور تمام مقربین پر آپ کی عزت آشکار ہو جائے گی۔

علامہ ابن منظور نے صلوٰۃ و سلام کا مفہوم اس طرح بیان کیا ہے کہ جب بندہ مؤمن بارگاہِ الہی عزوجل میں عرض کرتا ہے: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ“

تو اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند فرما! اور اُن کے دین کو غلبہ عطاء فرما! اُن کی شریعت مطہرہ کو دوام عطاء فرما! اُن کے مرتبہ کو بلند فرما! اور روزِ محشر گنہ گاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول فرما کر ان کا اجر و ثواب گونا گوں کر دے۔

بعض اسلاف نے اس طرح وضاحت کی ہے کہ اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو محبوب ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا، لیکن ہم نہ تو اُن کے بلند مراتب سے کما حقہ واقف ہیں اور نہ ہی اُن کے دربارِ عالی کے آداب بجالانا ہمارے بس میں ہے نہ ہی ہم یہ جانتے ہیں کہ اس حکمِ عالی کی تکمیل کا احسن طریقہ کیا ہے جو قبول ہو پس ہم ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ“ کا ایک معروضہ دربارِ الہی میں پیش کرتے ہیں کہ مولیٰ! تو نے حکم دیا ایسا حکم جس کی تعمیل کما حقہ ہمارے بس میں نہیں پس ہم تجھ سے ہی التجاء کرتے ہیں کہ ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب ﷺ پر درود و سلام نازل فرما دے جیسا کہ حق ہے جو اُن کو پسند ہو اور جو اُن کے دربارِ عالی میں مقبول ہو اگر بندہ عاجز کا معروضہ قبول ہو گیا تو یقین جائے مقدر چمک اٹھا دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہو گئیں۔

کوئی نا عاقبت اندیش یہ گمان نہ کرے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درود و سلام کے محتاج ہیں، انہیں اس کی ضرورت ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم ہستی ہم جیسوں کی کبھی محتاج و ضرورت مند نہیں ہو سکتی بلکہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محتاج ہیں، ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ”رحمۃ للعالمین“ فرمایا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کیلئے رحمت بن کر تشریف لائے رحمت ضرورت ہے اور عالمین ضرورت مند تو کائنات کا ذرہ ذرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا محتاج علامہ ابن حجر مکی شافعی اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہما الرحمۃ نقل کرتے ہیں:

ابن عبدالسلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارا درود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے شفاعت نہیں ہے، کیونکہ ہماری اوقات ہی کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کریں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس ذات کو بدلہ دینے کا حکم فرمایا، جس نے ہم پر احسان کیا، پھر جب ہم اس سے عاجز ہو گئے تو ہم نے اس کا تدارک دعا کے ساتھ کرنے کی سعی کی، پس جب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ میرے بندے اس ہستی کو بدلہ دینے سے عاجز رہیں گے تو اُس نے ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی تعلیم فرمائی اور ابن العربی نے فرمایا کہ درود کا فائدہ درود بھیجنے والے کی طرف لوٹتا ہے اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ہمارے درود کی کیا حاجت ہے، تو جواب یہ ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی حاجت نہیں ہے، نہ ہی اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی حاجت ہے، یہ تو صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے اظہار کے لیے اور ہم عاجزوں پر شفقت کے لیے ہے کہ وہ ہمیں اس پر ثواب عنایت فرمائے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔“

علامہ سید سعادت علی قادری نے ”مطالع المسرات“ سے نقل کیا کہ حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے درود شریف کو اپنی رضا اور قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، لہذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا، اتنا ہی رضا اور قرب کا حق دار قرار پائے گا اور اس بات کا مستحق ہوگا کہ اُس کے سارے کام آسان ہوں اور پورے ہوں اور اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اُس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اُس کا دل روشن ہو۔

امام فخر الدین رازی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنے کا

حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ انسان کی روح جبلی طور پر ضعیف ہے، پس درود پڑھنے سے اُس میں انوارِ الہی کی تجلیات قبول کر لینے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دانوں سے اندر جھانکتی ہیں، تو اُس مکان کے درو دیوار روشن نہیں ہوتے، لیکن اگر اُس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے تو آفتاب کے عکس سے مکان کی چھت اور درو دیوار چمک اُٹھتے ہیں، اس طرح اُمت کی روہیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح انور جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے، اُس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکالیتی ہیں اور یہ استعداد صرف دھوپ پاک سے حاصل ہوتی ہے جو پانی کے طشت یا آئینہ کی طرح ہے، اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَوَّلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً .

(ماہنامہ بقیع، اپریل 2010ء، کراچی، خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

یعنی قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے واجب بھی، سنت بھی، مستحب بھی، مکروہ بھی اور حرام بھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ در مختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں بیٹھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف وہاں بار بار آئے تو صاحب در مختار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک سنے درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ نام لینے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی۔ مگر جمہور کے نزدیک ایک مجلس میں ایک بار پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب۔ سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے: (1) جماع کے وقت (2) بیت الخلاء میں (3) تجارت کے سامان کو شہرت دینے میں (4) پھسلنے کے وقت (5) تعجب

(6) ذبح (7) اور چھینک کے وقت۔

ان جگہ پر تو درود پاک پڑھنا حرام ہے جب تا جراپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی بتانے کیلئے درود پڑھے جب کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کیلئے درود پڑھا جائے اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے تو درود پڑھنا ناجائز ہے۔

نماز میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے فرض واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع۔ نوافل میں دونوں بار کی التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت یعنی قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔

(شان حبیب الرحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بتعرف ما)

صَلُّوْا عَلَی الْمَیِّیْبِ.....صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُصَبِّہ

محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ایسا گما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوا مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبت میں نہیں تیرا میرا

(حدائق بخشش)

اہل علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ موضوع اپنے اندر انتہاء درجے کی وسعت
رکھتا ہے جس کی تفصیل کو ان چند اوراق میں بیان کرنا قطعاً ممکن نہیں ہے کیونکہ اگر دنیا
کا کوئی بھی انسان اپنی آنکھوں سے مذہبی نسلی اور لسانی تعصب کی پٹی اتارے اور
اپنے دل کے درتے کھول کر حقیقت کی نظر سے میرے آقا ﷺ کی سیرت طیبہ کا جائزہ
لے تو وہ بزبان فصیح پکار اٹھے گا:

تیرے تو وصف عیب تنہا سے ہیں بری
خیران ہوں میرے شاہ ﷺ میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائق بخشش)

میرے آقا ﷺ سے محبت بہت ضروری ہے اسی محبت کے بارے میں علماء
وصوفیاء حضرات بہت کچھ لکھنے کے بعد بھی کہتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ میری اس چھوٹی سی
کوشش کو قبول فرمائے۔“

اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحتِ رسول اللہ کی
(حدائقِ بخشش)

اہل لغت کہتے ہیں: محبت ”حُبّ“ سے مأخوذ ہے اور حُبّہ کے معنی بیچ کے ہیں جو زمین پر گرتا ہے۔ نیز اہل لغت یہ بھی کہتے ہیں کہ محبت ”حُبّ“ سے مشتق ہے اور ”حُبّ“ وہ دانہ ہے جس میں پانی کثرت سے ہو اور اوپر سے وہ ایسا محفوظ ہو کہ چشموں کا پانی اس میں داخل نہ ہو سکے یہی حال محبت کا ہے کہ جب وہ طالب کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو اس کا دل اس سے پُر ہو جاتا ہے پھر اس دل میں محبوب کے کلام کے سوا کوئی جگہ باقی نہیں رہتی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خلعتِ خلّت سے سرفراز فرمایا تو وہ صرف کلامِ حق کے طالب ہو کر رہ گئے یہ جہاں اور جہان والے سب ان کا حجاب بن گئے۔ (کشف المحجوب)

حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: محبت اس لیے نام رکھا گیا کہ وہ دل سے محبوب کے علاوہ ہر چیز نکال دیتی ہے۔

بعض نے فرمایا کہ مشتاقِ دل کے ساتھ ”دائگی میلان“ محبت ہے۔
یہ بھی کہا گیا ہے کہ دل کا اللہ تعالیٰ کی مراد کے موافق ہونا ”محبت“ ہے۔
کسی نے کہا کہ محبوب کو تمام پسندیدہ چیزوں پر ترجیح دینا ”محبت“ ہے۔
بعض نے کہا کہ محبوب کی موجودگی اور عدم موجودگی میں محبوب کی ”موافقت“ کرنا ”محبت“ ہے۔ (الرسالة القصیر بیاب الحجة دار الکتب العربی بیروت ص 298)

حضرت اہل بن عبد اللہ تسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:
محبت یہ ہے کہ محبوب کی طاعتوں میں ہی ہم آغوش رہے اور اس کی مخالفتوں سے ہمیشہ بچتا رہے۔ (کشف المحجوب) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ مقدس میں ارشاد فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا
أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝ المائدہ ۹۲

ترجمہ کنزالایمان: اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں مسلمانوں کو خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ارشاد ہوئی ہے۔ اولاً تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ رب تعالیٰ نے اپنی طاعت کا علیحدہ ذکر فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا علیحدہ اس سے بہت پر لطف بات یہ حاصل ہوئی کہ صرف قرآن کو مان لینا ہی ہدایت کیلئے کافی نہیں یا یوں کہنا کہ خدا کی اطاعت ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے احادیث کی ضرورت نہیں محض بے دینی ہے۔

(شان حبیب الرحمن)

الحمد للہ! ہمیں آقا علیہ السلام سے محبت ہے اور محبت اپنے محبوب کا مطیع ہوتا ہے۔ فلہذا ان کے اسوۂ حسنہ کی تعظیم اور ان کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

امام مہدی قاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”مطالع المسترات“ میں فرماتے ہیں:

بعض حضرات نے کہا کہ جس کے دل میں محبت نہیں ہے وہ کسی کام کا نہیں ہے محبت ہی سے اعمال کی پاکیزگی اور احوال کا حسن حاصل ہوتا ہے اور اصل محبت تو ہر مسلمان کو حاصل ہے لیکن محبت کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق واجبہ کو کوئی انسان پورا نہیں کر سکتا کوئی ایماندار اپنے لیے یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی خاص بھلائی پر اکتفاء کرے کیونکہ اس سے اوپر بھی بھلائی کے بے شمار مراتب ہیں اسی طرح محبت کے بے انتہاء درجات ہیں اور محبت میں لوگ مختلف مقامات پر فائز

ہیں ان کی محبت ہی تمام بھلائیوں کی اصل ہے۔ (مطالع المسرات ص 75)

اسی طرح حضرت سیدنا سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت و حکومت تمام حالات میں نہیں دیکھتا اور اپنی جان کو اپنی ملک جانتا ہے تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی شیرینی کو نہ چکھے گا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ ۔

(شفاء شریف حصہ دوم ص 316)

تم میں سے وہ شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جس کے نزدیک میں اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالاسناد مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کو اس کی اولاد اور اس کے والد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ (شفاء شریف حصہ دوم ص 315)

حضرت صفوان بن قدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی پھر میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اپنا دست مبارک دیجئے تاکہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کروں!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک بڑھایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ۔ (شفاء شریف حصہ دوم ص 316)

مرد جس کے ساتھ محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی محبت کیسی تھی؟ فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اپنے مال، اپنی اولاد اپنے ماں باپ اور پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بہت زیادہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبوب تھے۔ (شفاء شریف، ص 318، حصہ دوم)

نجوم اُمت ہدیٰ کے ہادی غارِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہو رہے ہیں
جلاؤ تم بھی شمع محبت اسی سے عالم میں روشنی ہے
(ابوالخیر عفی عنہ)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں شل ہو گیا، کبھی نے ان سے کہا کہ اپنے سب سے محبوب کو یاد کیجئے، یہ جاتا رہے گا۔ چنانچہ انہوں نے زور سے کہا: یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! اسی وقت ان کا پاؤں کھل گیا۔
(شفاء شریف، ص 319، حصہ دوم)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو
(حدائقِ بخشش)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا وقت آیا ان کی بیوی نے کہا: ”واحزناہ“ (ہائے افسوس!) اس پر اس سچے عاشقِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو جواب دیا، قسم بخدا! آپ زر کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے، فرماتے ہیں:

وَاطْرَبَاهُ غَدًا أَلْقَى الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ. (شفاء شریف، ص 319، حصہ دوم)
واہ کتنی خوشی ہے کہ کل میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے گروہ سے ملاقات کروں گا۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
(حدائقِ بخشش)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھا جائے یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں داخل ہے۔ قدرتی طور پر انسان جس سے محبت رکھتا ہے اس سے نسبت رکھنے والی تمام چیزیں اس کو محبوب ہو جاتی ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وطن پاک اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وطن پاک کے رہنے والوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو جان و دل سے محبوب رکھتے ہیں۔ (سوانح کربلا ص 28، مکتبۃ المدینہ)

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے

پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

(حدائق بخشش)

محبت کی بابت قدرے تفصیل سے پڑھ لینے کے بعد سوال یہ ہے کہ ہمارے اندر محبت کیسے پیدا ہوگی اور ہمیں اس کا اندازہ کیسے ہوگا تو سنئے امام مہدی فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت یہ ہے کہ محبت (محبت کرنے والا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام چیزوں پر ترجیح دے یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات پر عمل پیرا ہو اور اسے اپنی خواہشوں پر ترجیح دے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت پر کاربند آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آداب اخلاق اور شمائل کے ساتھ متصف ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حالات مبارک کا پورے خلوص کے ساتھ متلاشی ہو نیت ارادہ علم اور عمل سب صحیح ہوں مطلب یہ کہ بندہ جب اپنے اندر یہ علامت پائے تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کا میرے اوپر

خاص کرم ہے اور حسن ظن رکھے کہ میرا فعل اس کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ لہذا اس کے ہدایت اور بھلائی عطاء فرمانے پر حمد و شکر بجالائے۔

(مطالع السمرات ص 160)

ایسا گما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں

ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی سچی محبت عطاء فرمائے!

آمین بجاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی گلیاں ہوتیں میں جاروب دار ہوتا

پلکوں سے جھاڑو دیتا ہونٹوں سے خار اٹھاتا

(عطاری عفی عنہ)

نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکتیں

رب ذوالجلال نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جو مقام و مرتبہ عطاء فرمایا ہے اس کو کماحقہ بیان کرنا تو دور کی بات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تو نام مبارک کی اہمیت و فضیلت کی کوئی حد و انتہاء نہیں ہے جن کو رب کریم جل جلالہ خود ارشاد فرما رہا ہے:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط (الفتح 29)

ترجمہ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں۔

یہی وہ نام مقدس ہے کہ جس نے گرتوں کو اٹھایا، ڈوبتوں کو بچایا، روتوں کو ہنسایا، عاصیوں کو بخشوایا، مردہ دلوں کو چلایا، پچھڑوں کو ملایا اور جنت کو سجایا ہے۔
ذیل میں ہم اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ فضائل و برکات کا تذکرہ کر رہے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام ”محمد“ ہے لفظ محمد کا مادہ ”حمد“ ہے۔
اور باب تفعیل ثلاثی مزید فیہ سے یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا مصدر تحمید ہے۔
یہ صیغہ تو اسم مفعول کا ہے لیکن معنی میں مبالغہ انتہاء درجہ کا ہے بنا بریں معنی یہ بنے گا:
”وہ ذات پاک جس کی ہمیشہ بار بار ہر ستم و زاویہ سے تعریف کی گئی ہو“
اسی تعریف و ثناء جو کبھی ختم نہ ہو۔

حضرت عبدالمطلب نے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام ”محمد“ رکھا تو ان کا بھی یہی مقصود تھا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب نے ایک دنبہ کا عقیقہ کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام ”محمد“ رکھا۔ اس موقع پر کسی نے ان سے کہا:

اے ابوالحارث! کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس بچے (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا نام ”محمد“ رکھا اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں پر نام نہ رکھا؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میں نے چاہا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ میرے پوتے کی شان بلند فرمائے اور زمین پر ساکنانِ خاک آپ کی تعریف کریں، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس آرزو کو پورا کر دیا کہ آج آفاق اس نام سے گونج رہا ہے۔

(خصائص الکبریٰ ج 1 ص 161۔ سعادت الدارین ج 2 ص 370)

قوتِ عشق سے ہر عیبت کو بالا کر دے

دھر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا کر دے

(کلیاتِ اقبال)

نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کائنات کا نقطہ آغاز ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا فرمایا اور جب یہ نور حریمِ ناز میں سجدہ ریز ہوا تو اس کا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رکھا، پھر اس نور سے عرش و کرسی، لوح و قلم، آفتاب و ماہتاب، ایک ایک کر کے پیدا ہوتے گئے، قلم کو لکھنے کا حکم ملا تو اس نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ لکھا، پھر حکم ہوا تو اس نے ”مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ لکھا، جس طرح کائنات میں اللہ جل مجدہ نے سب سے پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وجود عطاء فرمایا۔ اپنے نام کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام رکھا، اسی طرح اپنے نام کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھوایا، اسی سے اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بلندیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اُن کا

نام نامی کیا ظاہر ہوا کائنات میں بہار آنے لگی۔ ہاں! ۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائق بخشش)

نام محمد کی کیا بات! وہ چشم بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نام نامی کے جلوے دیکھے! نام محمد کہاں نہیں؟ ساقِ عرش پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا ہے ”لَوْحِ محفوظ میں“ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا ہے جنت کے ہر دروازے پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا ہے آسمانی صحیفوں میں نام احمد اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تورات میں انجیل میں زبور میں صحیفہ آدم میں صحیفہ ابراہیم میں صحیفہ ایشیاء میں کتابِ جہنم میں اقوالِ شعیب میں اقوالِ سلیمان (علیہم السلام) میں اور تو اور ہندوؤں کے ویدوں اور ہنسدوں میں گوتم بدھ کے ملفوظات میں نام احمد و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہے۔ اللہ جل مجدہ نے دنیا میں آنے والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جمع کر کے ان سے عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی تائید و حمایت کرنا ہر نبی علیہ السلام نے سنا اور سر جھکایا وعدہ کیا اور اپنے عہد پر گواہ ہوا اور اللہ تعالیٰ ان سب پر گواہ..... اللہ اکبر! کس اہتمام سے عہد لیا گیا جب سارے عالم کے نبیوں نے نام محمد سنا اور عہد بھی کیا تو کیا پھر ہر نبی نے اپنی امت میں آپ کی آمد کا ذکر نہ کیا ہوگا؟..... یقیناً کیا ہوگا تو یہ کہنا سچ اور حق ہے کہ کوئی نبی علیہ السلام اور رسول علیہ السلام ایسا نہیں جس نے اپنی امت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہ کیا ہو۔ سب نے کیا اور پھر سن سن کے اوروں نے بھی کیا ہر مذہب و ملت کی کتابوں میں اور ہر دور کی فضاؤں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کی گونج سنائی دے رہی ہے سبحان اللہ! نہ صرف کتابوں میں بلکہ آسمان و زمین شجر و حجر

حتیٰ کہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نام نامی نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیکھا ہے درختوں پر پتوں پر پھلوں پر پھولوں کے اندر پھلوں کے اندر اور دورِ جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا کہ انسان کی سانس کی نالی میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا ہے۔ سبحان اللہ!

(معارف اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم از ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مئے بھی نہ ہو خُم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
ختمہ افلاک کا استلادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

(کلیاتِ اقبال)

لفظ ”محمد“ میں چار حروف ہیں: م، ح، م، د۔ پہلی میم سے مراد منت ہے اور منت کا معنی احسان ہے گویا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنی اُمت پر انہیں جہنم سے رہائی دلا کر احسان کیجئے اور ح سے مراد حُب ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اپنی اُمت کے دل میں میری حُب (محبت) پیدا کیجئے اور دوسری میم، مغفرت پر دلالت کرتی ہے مراد یہ ہے کہ اپنی اُمت کو بخش دیجئے اور وال اس اُمت کے دائمی دین پر دلالت کرتی ہے کہ دینِ اسلام ان سے کبھی نہ نکلے گا۔ اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ”محمد“ ہے اس کی برکت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے گناہ مٹائے جائیں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ”احمد“ ہے اس کے باعث جہنم سے رہائی ہوگی۔ (نزہۃ المجالس ج 2 ص 263)

اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں پر اور خصائص عطاء فرمادیئے وہاں یہ خصوصیت بھی عطاء فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کسی اور نے نام نہیں رکھا یہ بھی خوبی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس سے پہلے احمد و محمد کسی نے بھی نہ رکھا ”احمد“ جو کہ کتب سابقہ میں بھی آیا ہے اور انبیاء کرام نے اس کی بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے کسی اور کو یہ نام رکھنے سے منع فرمادیا کہ کوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اس نام کو رکھے اور نہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی اس نام سے پکارا جائے اسی طرح محمد بھی کہ عرب و غیر عرب میں کسی نے یہ نام نہ رکھا۔

(شفاء شریف حصہ اول ص 184۔ کشف الخمر ج 1 ص 522)

یہ مشیت ایزدی کا عجب کرشمہ ہے کہ اُمم سابقہ کے لوگ یہ نام رکھنے کے مجاز تک نہیں اور اُمت محمد کا بچہ اس نام سے موسوم ہو کر برکتوں کی بارش میں نہا رہا ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر کوئی اپنا نام محمد یا احمد رکھے یا ماں باپ اپنے بچہ کا نام محمد یا احمد رکھیں تو اس کے بہت فضائل و برکات ہیں چنانچہ:

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

سرکار علیہ السلام کے اسم گرامی پر اپنا نام رکھنا نہایت بابرکت و باعث فضیلت ہے اور اس نام کی تعظیم و توقیر اور احترام و اکرام سب مسلمانوں پر لازم و ضروری ہے۔

(جواہر البحار ج 2 ص 538)

ایک حدیث میں ہے: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا۔

(بہار شریف، ملفوظات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ص 74، مکتبہ المدینہ)

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ملائکہ کہیں گے کہ جن کا نام محمد یا احمد ہے

جنت میں چلے جاؤ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 74، مکتبہ المدینہ)

ایک روایت میں ہے کہ ملائکہ (فرشتے) اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کوئی محمد یا احمد نام کا ہو۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص 74، مکتبہ المدینہ)

ایک روایت میں ہے کہ جس مشورے میں اس نام (محمد) کا آدمی شریک ہو اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 74، مکتبہ المدینہ۔ سعادت الدارین ج 2 ص 386)

ایک روایت میں ہے کہ تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔

(نزہۃ المجالس ج 1 ص 509، ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ص 74، مکتبہ المدینہ بہار شریعت حصہ 16)

سنن ابوداؤد میں بسند جید حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ محشر تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا اپنے بچے کا نام عمدہ رکھو۔ (کتاب الاذکار ص 299، کشف الخفاء ج 1 ص 519)

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
ایسا شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جو اپنا نام احمد اور محمد رکھے۔

(کشف الخفاء ج 1 ص 522)

رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جب تم کسی کا نام محمد رکھ لو تو اسے نہ مارو نہ بڑا بھلا کہو بلکہ اس کی تعظیم کرو اور محفلوں میں اسے جگہ دو۔ (کشف الخفاء ج 1 ص 522، سعادت الدارین ج 2 ص 387)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی بیوی حمل سے ہو اور وہ یہ نیت کرے کہ اس کا نام محمد رکھے گا اگر لڑکی بھی پیدا ہونے والی ہے تو اس نام کی

برکت سے لڑکا پیدا ہوگا۔ (کشف الغمہ ج 1 ص 522)

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
محمد نام میں برکت رکھی گئی ہے اس گھر میں برکت ہوگی اور محفل میں بھی جہاں
محمد نام والا شخص ہوگا۔ (ایضاً)

قرطاس کے چہرے پہ ایک لفظ لکھا میں نے
اس لفظ کی خوشبو سے ہر چیز معطر ہے
ہر چیز مقدس ہے ہر چیز معنبر ہے
وہ لفظ محمد ہے وہ لفظ محمد ہے
اسم محمد اور احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکتیں آپ نے ملاحظہ کیں! سبحان
اللہ! نام محمد کی عظمت و شان کتنی ہے یہ تو صرف نام کے اعجاز نظر آئے خود میرے سرکار
علیہ السلام کی شانِ رفعت کتنی ہوگی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے!
اگر ایک گھر میں محمد یا احمد نام کے کئی افراد ہوں تو تعین کے لیے اور نام بھی ہو
سکتے ہیں مثلاً رضا، اولیس، بلال، بشیر اور عبد اللہ یا عبد الرحمن رکھیں تو اور بھی بہتر ہے کہ
اللہ تعالیٰ کو جہاں نام محمد اور احمد پسند ہے وہاں عبد اللہ اور عبد الرحمن بھی پسند ہیں بلکہ
روایت میں آتا ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان احب اسمائکم الی اللہ تعالیٰ عبد اللہ و عبد الرحمن ہذا

حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ .

(المستدرک علی الصحیحین، دار المعرفۃ بیروت ج 4 ص 274، کتاب الادب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

بلاشبہ اللہ عز و جل کی بارگاہ میں تمہارے ناموں میں پسندیدہ نام عبد اللہ اور
عبد الرحمن ہیں۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں ان مقدس ناموں کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ طہ و یس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سلطان جہاں محبوب خدا تری شان و شوکت کیا کہنا

ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

(قبلہ بخشش)

صَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّ

قرآن سے خصائصِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام! آپ نے مختصراً ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا مقام عطا فرمایا اب قرآن کریم سے ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ جل مجدہ نے سلطانِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کیا درجات رفیعہ و مقاماتِ عظیمہ عطا فرمائے ہیں اور جھوٹ میں کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی شان و عظمت والا نبی عطا فرمایا۔

ہمہ خلق گوید ثنائے خدا را
خدا خود بگوید ثنائے محمد ﷺ
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
ساری کثرت پاتے یہ ہیں
(حدائقِ بخشش)

1- میرے آقا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۖ (الفتح: ۲۹)

(ترجمہ کنز الایمان:) محمد اللہ کے رسول ہیں۔

2- میرے آقا علیہ السلام مصطفیٰ ہیں:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ (آل عمران: ۳۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک اللہ نے جن لیا۔

3- میرے آقا علیہ السلام مجتبیٰ ہیں:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۝ (آل عمران: ۱۷۹)

(ترجمہ کنز الایمان:) ہاں اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے

4- میرے آقا علیہ السلام نور ہیں:

قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ (المائدہ: ۱۵)

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور

اور روشن کتاب آئی۔

5- میرے آقا علیہ السلام عبد کامل ہیں:

مُبٰرَكٌ الَّذِيْ اَمْرٌۢ بِعَبْدِهٖ لَيْلًا ۝ (بنی اسرائیل: ۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) پاک ہے اپنے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے

گیا۔

6- میرے آقا علیہ السلام خاتم النبیین ہیں:

وَلٰكِنَّ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّۦٓنَ ۝ (الاحزاب: ۴۰)

(ترجمہ کنز الایمان:) ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

7- میرے آقا علیہ السلام سراج منیر اور داعی ہیں:

وَ دَاعِيًا اِلٰی اللّٰهِ يٰۤاٰذِنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ (الاحزاب: ۴۶)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے

والا آفتاب۔

8- میرے آقا علیہ السلام شہید (گواہ) ہیں:

وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ۝ (البقرہ: ۱۴۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

9- میرے آقا علیہ السلام کا اسم گرامی احمد بھی ہے۔

اِسْمَةُ اَحْمَدُ ط (الصَّف: ۶)

(ترجمہ کنز الایمان:) ان کا نام احمد ہے۔

10- میرے آقا علیہ السلام شاہد (حاضر ناظر) "مبشر اور نذیر ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

(الاحزاب: ۴۵)

(ترجمہ کنز الایمان:) اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)! بے شک

ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

11- میرے آقا علیہ السلام سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ (الانبیاء: ۱۰۷)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں

کے لیے۔

12- میرے آقا علیہ السلام سب سے پہلے مسلمان ہیں:

وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝ (الانعام: ۱۶۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔

13- میرے آقا علیہ السلام کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

14- میرے آقا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے شریعت کے مالک ہیں:

وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ (الحشر: ۷)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور جو کچھ تمہیں رسول عطاء فرمائیں وہ لو اور جس

سے منع فرمائیں باز رہو۔

15- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سچے دین اور ہدایت کے ساتھ بھیجا:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ (الصف: ۹)
(ترجمہ کنز الایمان:) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے
دین کے ساتھ بھیجا۔

16- میرے آقا علیہ السلام کے میلاد پر اللہ تعالیٰ نے خوشی منانے کا حکم دیا:
قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا
يَجْمَعُونَ (یونس: ۵۸)

(ترجمہ کنز الایمان:) تم فرماؤ! اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر
چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔
17- میرے آقا علیہ السلام اندھیروں سے اُجالوں کی طرف لے جاتے ہیں:
لَتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (ابراہیم: ۱)
(ترجمہ کنز الایمان:) کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اُجالے میں لاؤ۔
18- میرے آقا علیہ السلام لوگوں کو سیدھی راہ بتاتے ہیں:

وَأَنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (الشوری: ۵۲)
(ترجمہ کنز الایمان:) اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔
19- میرے آقا علیہ السلام لوگوں کو کتاب و حکمت سکھاتے ہیں:
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (البقرہ: ۱۵۱) (الجمعه: ۲)
(ترجمہ کنز الایمان:) اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے۔

20- میرے آقا علیہ السلام لوگوں کو پاک کرتے ہیں:
وَيُزَكِّيهِمْ (الجمعه: ۲)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور انہیں پاک کرتے ہیں۔

21- میرے آقا علیہ السلام کو حلال و حرام کا اختیار دیا گیا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الاعراف: ۱۵۷)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

22- میرے آقا علیہ السلام کے فیصلے کے بعد کسی کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا:
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ^ط (الاحزاب: ۳۶)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔
23- اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کو نرم دل اور مہربان بنایا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ^ج (آل عمران: ۱۵۹)
(ترجمہ کنز الایمان:) تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔

24- آقا علیہ السلام کی ازواج مطہرات بے مثل ہیں:

يُنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ (الاحزاب: ۳۲)
(ترجمہ کنز الایمان:) اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔
25- میرے آقا علیہ السلام کی ازواج مطہرات تمام مومنوں کی مائیں ہیں:
وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ^ط (الاحزاب: ۶)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

26- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے روشن فتح عطاء فرمائی:
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا^۵ (الفتح: ۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی۔

27- میرے آقا علیہ السلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے:
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ^۵ (الحجر: ۹)

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

28- مغفرت کیلئے آقا علیہ السلام کا وسیلہ ضروری ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا (النساء: ۶۴)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

29- میرے آقا علیہ السلام کے سبب آپ کے اگلے پچھلے غلاموں کی مغفرت ہوتی ہے:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ (الفتح: ۲)

(ترجمہ کنز الایمان:) تاکہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

30- میرے آقا علیہ السلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے:

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط (المائدہ: ۶۷)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

31- اللہ عزوجل نے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط (النساء: ۱۱۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

32- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیبیہ سکھا دیئے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ

رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ص (آل عمران: ۱۷۹)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں! اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

33- میرے آقا علیہ السلام غیب بتانے میں بخیل نہیں ہیں:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ (التکویر: ۲۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

34- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا:

الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ (الرحمن: ۳۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔

35- میرے آقا علیہ السلام کو بے شمار خوبیاں عطاء فرمائی گئیں:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ (الکوثر: ۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطاء فرمائیں۔

36- میرے آقا علیہ السلام کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے:

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ (القلم: ۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور ضرور تمہارے لیے بے انتہاء ثواب ہے۔

37- میرے آقا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے:

وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝ (النساء: ۱۱۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

38- میرے آقا علیہ السلام مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۝ (الاحزاب: ۶)

(ترجمہ کنز الایمان:) یہی مسلمانوں پر ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

39- میرے آقا علیہ السلام کی حاکیت کو تسلیم نہ کرنا کفر ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

(النساء: ۶۵)

(ترجمہ کنز الایمان:) تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

40- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ کا گستاخ ولد الحرام ہوتا ہے:

عُتِّلَ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٌ (القلم: ۱۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے۔

41- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ کے گستاخ کا منہ خنزیر کی مثل ہو جاتا ہے:

سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ (القلم: ۱۶)

(ترجمہ کنز الایمان:) قریب ہے کہ ہم اس کی سؤر کی سی تھو تھنی پر داغ دیں گے۔

42- میرے آقا علیہ السلام کے گستاخ کی مذمت کرنا اللہ کی سنت ہے:

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (لہب: ۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہی ہو گیا۔

43- میرے آقا علیہ السلام کی رضا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (الضحیٰ: ۵)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

44- میرے آقا علیہ السلام کی رضا کے لیے اللہ عزوجل نے آپ کا ذکر بلند کیا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح: ۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

45- میرے آقا علیہ السلام کی خوشی کیلئے اللہ تعالیٰ نے قبلہ تبدیل فرمادیا:

فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا (البقرہ: ۱۴۴)

(ترجمہ کنزالایمان:) تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

46- میرے آقا علیہ السلام کی گفتگو کی اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرمائی:

وَقِيلَ لَهُ يَرْبِّ اِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (الزخرف: ۸۸)

(ترجمہ کنزالایمان:) مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

47- میرے آقا علیہ السلام کے شہر کی اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرمائی:

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ (البلد: ۲۱)

(ترجمہ کنزالایمان:) مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

48- میرے آقا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں:

سَيُؤْتِنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۙ (التوبہ: ۵۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔

49- میرے آقا علیہ السلام کی غلامی اللہ تعالیٰ ہی کی غلامی ہے۔

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ ج (النساء: ۸۰)

(ترجمہ کنزالایمان:) جس نے رسول کا حکم مانا، بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

50- میرے آقا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور ایمان والے درود و

سلام کی کثرت کرتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ۵۶)

(ترجمہ کنز للایمان:) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

بیاں کیوں کر ثنائے مصطفیٰ ہو

خدا جب اُن کا خود مدح سرا ہو

(وسائل بخشش)

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقاں وہی یس وہی طہ

(کلیات اقبال)

نوٹ: سرخیاں ”جمالِ مصطفیٰ“ کتاب سے لی گئی ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْمُبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

احادیث طیبہ سے خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام! آپ نے قرآن پاک سے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو ملاحظہ فرمایا اب احادیثِ کریمہ سے ملاحظہ فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کا اس نعمتِ عظمیٰ عطا فرمانے پر شکر ادا کریں۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہادتیرے خالقِ حُسن واداکِ قسم
(حدائقِ بخشش)

- 1- میرے آقا علیہ السلام تخلیق کے اعتبار سے سب سے پہلے نبی ہیں۔ (ترمذی)
- 2- میرے آقا علیہ السلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔
(بخاری، مسلم)
- 3- اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے میرے آقا علیہ السلام کا نور پیدا فرمایا۔

(بیہقی، مواہب اللدنیہ)

- 4- میرے آقا علیہ السلام کی محبت کے بغیر کوئی شخص بھی مؤمن نہیں ہو سکتا۔
(بخاری، مسلم)
- 5- میرے آقا علیہ السلام کو ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔
(بخاری، مسلم)

6- میرے آقا علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے زیادہ عزت و عظمت والے ہیں۔ (ترمذی)

7- میرے آقا علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے زیادہ دانا اور عقلمند ہیں۔
(ابو نعیم، ابن عساکر)

8- میرے آقا علیہ السلام کے معجزات تمام انبیاء کرام سے زیادہ ہیں۔
(خصائص کبریٰ)

9- میرے آقا علیہ السلام جھولے میں چاند سے کھلتے اور وہ آپ علیہ السلام کے اشارے پر چلتا۔ (بیہقی)

10- میرے آقا علیہ السلام کا جھولا فرشتے ہلاتے اور دھوپ میں بادل آپ پر سایہ کرتے۔ (خصائص کبریٰ)

11- انسانوں کی طرح جنات بھی آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں قبول اسلام کیلئے آتے تھے۔ (ابو نعیم، خصائص کبریٰ)

12- میرے آقا علیہ السلام کا زمانہ مبارک تمام زمانوں سے بہتر اور افضل ہے۔
(مسلم)

13- میرے آقا علیہ السلام کے روضہ اطہر کے زائرین کیلئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (بیہقی)

14- میرے آقا علیہ السلام کے روضہ اقدس پر ہر روز صبح و شام ستر ہزار فرشتے طواف اور درود و سلام کیلئے حاضری دیتے ہیں۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

15- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا دیدار عطا ہوا۔ (مسند احمد)

16- میرے آقا علیہ السلام کی مثل نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

17- میرے آقا علیہ السلام کے جسم اقدس کا سایہ نہیں تھا۔ (زرقاتی، خصائص کبریٰ)

18- عرش و آسمان اور جنت کی ہر شے پر میرے آقا علیہ السلام کا اسم مبارک لکھا ہوا

ہے۔ (خصائص کبریٰ)

- 19- میرے آقا علیہ السلام کے آباء و اجداد میں کوئی مشرک یا بدکار نہیں تھا۔
(طبرانی، خصائص کبریٰ)
- 20- اذان میں آپ علیہ السلام کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنے اور انگوٹھے چومنے پر آپ نے مغفرت کی بشارت دی۔ (مسند الفردوس، تفسیر روح البیان)
- 21- میرے آقا علیہ السلام پر درود پڑھنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)
- 22- میرے آقا علیہ السلام کا پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔
(ابو نعیم، زرقانی، خصائص کبریٰ)
- 23- میرے آقا علیہ السلام کا خون مبارک اُمت کے لیے طیب و طاہر ہے۔
(ابو نعیم، کتاب الثناء، مواہب اللدنیہ)
- 24- میرے آقا علیہ السلام کے لباس پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔ (خصائص)
- 25- میرے آقا علیہ السلام کی جدائی میں کھجور کا خشک تنار دیا۔ (بخاری)
- 26- جانوروں نے بھی میرے آقا علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی۔ (مشکوٰۃ)
- 27- درختوں اور پتھروں نے بھی میرے آقا علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی۔
(مشکوٰۃ)
- 28- پہاڑ اور درخت میرے آقا علیہ السلام کی خدمت میں السلام علیک یا رسول اللہ کہتے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)
- 29- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں جانور بھی مشکل کشائی کیلئے فریاد کیا کرتے۔
(مشکوٰۃ)
- 30- حدیبیہ کا خشک کنواں میرے آقا علیہ السلام کے لعابِ دہن کی برکت سے جاری ہو گیا۔ (بخاری)
- 31- میرے آقا علیہ السلام کی دعا سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ (کتاب الثناء، زرقانی)

32- میرے آقا علیہ السلام کی دعا سے سورج ایک پہر اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔ (طبرانی، المعجم)

33- میرے آقا علیہ السلام نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

(بخاری)

34- میرے آقا علیہ السلام کی دعا سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مردہ بچے

زندہ ہوئے۔ (شواہد النبوة)

35- میرے آقا علیہ السلام کی رسالت کی گواہی ایک نوزائیدہ بچے نے دی۔

(مواہب، بیہقی)

36- میرے آقا علیہ السلام نے نجدی فتنہ کے ظہور کی خبر دی۔ (بخاری، مسلم)

37- میرے آقا علیہ السلام زمین اور آسمانوں کی سب باتیں جانتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

38- میرے آقا علیہ السلام اپنے روضہ اطہر میں اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا

فرماتے ہیں۔ (داری، مشکوٰۃ)

39- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(مواہب اللدنیہ)

40- میرے آقا علیہ السلام اپنے اُمتیوں کے دلوں کی کیفیتیں بھی جانتے ہیں۔

(بخاری)

41- تمام انبیاء کی طرح میرے آقا علیہ السلام بھی اپنے روضہ انور میں زندہ ہیں۔

(لكن ماجہ، بیہقی)

42- میرے آقا علیہ السلام پشت اطہر کی جانب سے بھی سامنے کی طرح دیکھتے ہیں۔

(بخاری)

43- میرے آقا علیہ السلام کی آنکھیں سوتی تھیں، مگر قلب اقدس بیدار رہتا ہے۔

(بخاری)

44- میرے آقا علیہ السلام رات کے اندھیرے اور دن کی روشنی میں یکساں دیکھتے

تھے۔ (بیہقی)

45- میرے آقا علیہ السلام کائنات کو ہتھیلی کی طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ (طبرانی، البو نعیم)

46- نماز میں میرے آقا علیہ السلام کو مخاطب کر کے سلام بھیجنا واجب ہے۔ (بخاری)

47- میرے آقا علیہ السلام کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطاء فرمادی گئیں۔ (بخاری، مسلم)

48- میرے آقا علیہ السلام جسے چاہیں جنت عطاء فرمادیں۔ (بخاری، مسلم)

49- میرے آقا علیہ السلام کی اُمت سابقہ اُمتوں سے عمل میں کم اور ثواب میں زیادہ ہے۔ (خصائص)

50- میرے آقا علیہ السلام نے سچی محبت کرنے والا قیامت میں آپ علیہ السلام ہی

کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری و مسلم) (بحوالہ جمال مصطفیٰ، از علامہ تراب الحق شاہ صاحب)

نوٹ: مذکورہ حوالے بھی انہی کے ہیں، اللہ عزوجل ان کو جنت الفردوس میں

میرے آقا علیہ السلام کا پڑوس نصیب فرمائے! (آمین!)

سرکار علیہ السلام کی امت کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب: ۵۶)

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو!

اس آیت کے بارے میں وضاحت گزر چکی ہے یہاں پر مقصود اس امت کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کتنی محبت سے خطاب فرما رہا ہے کہ اے مومنو! تم کس قدر شرف پاؤ گے جب میری اور میرے فرشتوں کی سنت پر عمل کرو گے یہ انداز خطاب انتہائی دل آویز ہے کہ جن میں محبت و رضا کی جھلک نظر آ رہی ہے اور رِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ پس یہ خاصہ ہے اس امت کا۔ ہماری کتنی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر ہم سب سے اعلیٰ و ارفع ہستی پر درود بھیجتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا اس امت پر بڑا کرم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرمایا:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا (البقرہ: ۱۴۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل۔

اس آیت میں امت سے مراد بہترین امت ہے۔ (نزہۃ المجالس)

امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ عزوجل کے فرمان:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران: ۱۱۰)

(ترجمہ کنزالایمان:) تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر

ہوئیں۔

کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم بہترین امت پیدا کیے گئے ہو۔

(نزہۃ المجالس ج 2 ص 564)

اس امت پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امت

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے فرمان:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ (الاحزاب: ۵۶)

(ترجمہ کنزالایمان:) وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے

فرشتے۔

سے شرف عطاء فرمایا ہے۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس سے بھی

زیادہ شرف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ۝ (طہ: ۶۸)

(ترجمہ کنزالایمان:) ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے۔

اور اس امت سے فرمایا:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمْ الْاَعْلَوْنَ (آل عمران: ۱۳۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ (النساء: ۱۲۵)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔

اور اس امت کیلئے فرمایا:

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (المائدہ: ۵۴)

(ترجمہ کنز الایمان:) وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا (النساء: ۱۶۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔

اور اس امت سے فرمایا:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (البقرہ: ۱۵۲)

(ترجمہ کنز الایمان:) تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ط (البقرہ: ۲۵۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔

اور اس امت کیلئے فرمایا:

وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ط (المجادلہ: ۲۲)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ (الضحیٰ: ۵)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے

گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اور میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے فرمایا:

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝ (البینہ: ۸)

(ترجمہ کنزالایمان:) اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

کلام مقدس قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے جو فضائل ارشاد فرمائے وہ اس اُمت کی خاصیت ہے؛ وگرنہ سابقہ اُمتوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے خصائص ارشاد نہیں فرمائے۔ (نزہۃ المجالس ج 2 ص 564)

صَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُصَدِّ

علامہ طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے:

اس اُمت پر منجملہ رحمت خداوندی کے ایک یہ بات ہے کہ ان کو آخر زمانہ میں پیدا کیا ہے ان کی عمریں کم بنائی ہیں اور ان کے ثواب کو بڑھا دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس کا مؤید ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے ہیں:

”اے اللہ! میری اُمت کو ان کا ثواب اور ان کی طاعتیں عطاء فرما دے! کیونکہ ان کی عمریں بہت کم ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ (القصص: ۵۴)

(ترجمہ کنزالایمان:) ان کا اجر دو بار دیا جائے گا۔

میرے آقا علیہ السلام نے دعا کی:

اے اللہ عزوجل! اور زیادہ عطاء فرما!

ارشاد ہوا:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْثَالِهَا (الاعراف: ۱۶۰)

(ترجمہ کنزالایمان:) جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اے اللہ عزوجل! اور زیادہ عطاء فرما!

ارشاد ہوا:

كَمْثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ط

(البقرہ: ۲۶۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) اس دانہ کی طرح جس نے اگائیں سات بالیں ہر بالی میں سودا نے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اے اللہ عزوجل! ان کا ثواب اور زیادہ بڑھا دے! (نہجۃ المجالس ج ۲ ص ۵۶۶)

ارشاد ہوا:

اِنَّمَا يُوفَّى الصَّابِرُونَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر: ۱۰)

(ترجمہ کنز الایمان:) صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

یہ بھی اس اُمت کو شرف ملا یہ بھی معلوم ہوا کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے اوپر کتنے مہربان ہیں کہ بار بار ہمارے ہی فائدے کیلئے ہمارے اجر کو بڑھوا رہے ہیں، کبھی ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کر رہے ہیں، کبھی ہمیں برکتوں سے نواز رہے ہیں، کبھی ہمارے اوپر نوازشیں فرما رہے ہیں۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اسے مبارک ہو جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو اسے جو مجھے دیکھے اور مجھ پر ایمان لائے، پھر مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو اس کو۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار فرمایا، یعنی اس کو سات بار مبارک ہو جو مجھ پر ایمان لائے۔

اور اس نے مجھے نہ دیکھا ہو۔

(نزہۃ المجالس ج 2 ص 576)

سبحان اللہ! عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! خوش ہو جاؤ کہ اگرچہ تم بن دیکھے ایمان لائے ہو مگر مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم کو کس قدر برکتوں کا مژدہ جانفزا سنا رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْمُصِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُصِيبٍ

فقیرہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو پانچ انعامات سے نوازا ہے:

- (1) اس اُمت کو کمزور پیدا کیا تا کہ تکبر نہ کرے۔
- (2) چھوٹے قد میں پیدا کیا تا کہ کھانے پینے اور لباس پہننے کی مشقت ان پر کم ہو۔
- (3) عمر مختصر رکھی تا کہ گناہوں کا سلسلہ دراز نہ ہو۔
- (4) فقیر اور قلیل المال بنایا تا کہ آخرت میں حساب کم دینا پڑے۔
- (5) آخری اُمت بنایا تا کہ قبر کی تاریک کوٹھڑی میں زیادہ وقت نہ گزرے۔

(تنبیہ الغافلین ج 2 ص 281)

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہم ناتوانوں پر اتنی آسانیاں کی ہیں! اگر پھر بھی ہم ناشکری کریں اور عبادات میں دل نہ لگائیں تو ہمارا اپنا قصور ہے اور اللہ تعالیٰ نے جیسے ہمیں دنیا میں نوازا ہے ایسے ہی روزِ حشر ہمیں مزید عزت عطاء فرمائے گا۔ چنانچہ

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت انبیاء کرام پر حرام ہے جب تک میں نہ داخل ہوں اور جنت دوسری اُمتوں پر حرام ہے جب تک میری اُمت داخل نہ ہو۔

(مدارج النبوة ج 1 ص 247) اسی طرح:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے نبی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جو کوئی مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہو تو میں اسے آتش دوزخ میں جھونک دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہ ذات گرامی ہے کہ میں نے اپنے نزدیک اس سے بڑھ کر گرامی تر کسی کو پیدا نہیں کیا اور زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور اس وقت تک میری مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک کہ وہ اور ان کی امت اس میں پہلے داخل نہ ہوں۔

(مدارج النبوة ج 1 ص 233)

مزید اللہ تعالیٰ کا کرم کہ

سرکار والا جبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو قرآن مجید میں ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ کے ساتھ مخاطب کیا گیا جب کہ تمام امتوں کو ان کی کتابوں میں ”يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ“ کے ساتھ پکارا گیا اور یہ کہ آسمان میں فرشتے ان کی اذانوں کی آواز سنتے ہیں اور تلبیہ پڑھتے ہیں اور یہ کہ یہ امت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والی ہے اور اس امت کے افراد ہر بلندی پر اللہ جل جلالہ کی کبریائی بولتے ہیں اور ہر نشیب میں اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور یہ کسی کام کے کرنے کے وقت ”انشاء اللہ تعالیٰ میں یہ کروں گا“ کہتے ہیں اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو تہلیل کرتے ہیں اور جب جھگڑتے ہیں تو تسبیح کرتے ہیں اور اس کے سینوں میں اپنا قرآن

ہے۔ (انھما نص الکبریٰ ج 2 ص 337)

اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے کہ ہمیں اُس نے پیارے حبیب صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے بنایا اور پھر کرم در کرم ہے کہ ہمیں وہ فعل (کام) ادا کرنے کا حکم دیا کہ جس میں اللہ تعالیٰ خود اور اس کے معصوم فرشتے بھی شامل ہیں، یعنی درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور جو جو پڑھے گا، اسے درجات کی بلندی گناہوں سے خلاصی، شفاعت کی خوشخبری وغیرہ کی سعادت بھی عطاء فرمائی، سبحان اللہ!

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اس امت کو اللہ تعالیٰ نے جہاں پر بہت زیادہ خصائص و فضائل عطاء فرمائے ہیں، وہاں پر احکام میں بھی میانہ روی رکھی، وگرنہ پہلے کی امتوں میں افراط و تفریط (حد سے زیادہ نرمی اور حد سے زیادہ سختی) بہت زیادہ تھی، اگر وہ ان کی بجائے آوری نہ کرتے تو یہ ایک جرم ہوتا، لیکن میرے آقا علیہ السلام کی امت میں وہ سارے معاملات نہیں ہیں، پہلے کی امتوں کے کچھ احکام پیش خدمت ہیں:

1- پہلے کی امتیں خطا کرنے والے اعضاء کو کاٹ ڈالتی تھیں، مثلاً جھوٹ بولنے سے زبان کاٹنا، لیکن اس امت کو یہ شرف ملا کہ یہ توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معاف کرا لیتی ہے۔

2- سابقہ امتیں نجاست کی جگہوں کو کتر دیتی تھیں، جبکہ اس امت کو یہ شرف ملا کہ یہ وہ جگہ دھو لیتی ہے اور عبادات کر لیتی ہے۔

3- سابقہ امتیں توبہ کے بدلے نفس کو قتل کر دیتیں، جبکہ یہ امت اپنی جان کو قتل نہیں کرتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں سجدہ ریز ہوتے ہیں تو صدا آتی ہے: "اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ"۔

4- سابقہ امتیں مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں پر نماز نہ پڑھ سکتی تھیں، جبکہ یہ امت روئے زمین کے ہر ہر خطے کو اپنے رب کی عبادت سے معمور کر سکتی ہے۔

5- سابقہ امتیں تیمم سے طہارت حاصل نہ کر سکتی تھیں، جبکہ یہ امت تیمم سے طہارت حاصل کر سکتی ہے۔

- 6- سابقہ اُمتوں میں روزے دار اگر سو جاتا تو اس کے لیے پھر اُٹھ کر کھانا پینا حرام ہوتا جبکہ اس اُمت کو سحری کی سعادت نصیب ہے۔
- 7- سابقہ اُمتوں کیلئے رمضان کی راتوں میں وحی کرنا حرام تھا جبکہ اس اُمت کیلئے یہ حکم نہیں۔
- 8- سابقہ اُمتوں سے گناہوں کے سبب اچھی اور پاکیزہ چیزیں روک لی جاتیں جبکہ اس اُمت کے لیے یہ حکم نہیں۔
- 9- سابقہ اُمت کے اموال میں چوتھائی مال کی زکوٰۃ فرض تھی جبکہ یہ حکم اس اُمت کے لیے نہیں۔
- 10- سابقہ اُمت مالِ غنیمت اور مالِ زکوٰۃ ایک مخصوص مقام پر رکھ دیتیں پھر آسمان سے آگے اُترتی جو اس کو جلازتی تھی جبکہ یہ اُمت مالِ غنیمت خود استعمال کرتی ہے اور زکوٰۃ فقیروں کو دیتی ہے۔
- 11- سابقہ اُمت ایک نیکی کرتی تو اسے ایک نیکی سے بدلہ ملتا تھا جبکہ اس اُمت کو ایک نیکی کے بدلے میں نیکیاں ملتی ہیں۔
- 12- سابقہ اُمتیں رات کو جو گناہ کرتیں وہ صبح کو ان کے دروازے پر لکھ دیا جاتا جبکہ یہ اُمت غلطی سے گناہ کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ ستار العیوب بھرم رکھتا ہے۔
- 13- سابقہ اُمتوں پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض تھیں جبکہ اس اُمت پر پانچ نمازیں فرض ہیں لیکن ثواب پچاس کا ہے۔
- (بحث الاشرار ابواب من الحسن الشاہ نور الانوار شرح قمر الاقدار ص 183)
- 14- قتل کے بدلے اولیاء پر قتل کا قصاص معاف کرنا حرام تھا جبکہ یہ اُمت قصاص معاف کر سکتی ہے۔
- 15- سابقہ اُمت ایام حیض میں عورتوں سے میل جول نہ رکھ سکتی تھیں جبکہ اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

16- سابقہ اُمتوں پر گوشت میں ملی ہوئی چربی اور رگیں حرام تھیں؛ جبکہ اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

17- سابقہ اُمتوں پر ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار حرام تھا؛ الحمد للہ! اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

18- سابقہ اُمتوں پر تہجد کی نماز فرض تھی؛ جبکہ اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

(بحث الشرائع السابقہ من الحکم الثلاثۃ نور الانوار شرح قمر الاقمار ص 183)

یہ جتنے بھی احکام مذکور ہیں اس اُمت کی بزرگی و شرافت کی وجہ سے اس سے ساقط ہیں؛ وگرنہ ہم پر یہ سارے احکام لازم ہوتے تو ہم جیسے کمزور بندے ان کی بجا آوری کیسے کرتے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں حد سے زیادہ نرمی تھی کہ ان کی اُمت میں شراب اور سؤر کا گوشت حلال تھا؛ جبکہ اس اُمت کو ان چیزوں سے منع کیا گیا ہے! کیونکہ اللہ عز و جل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ (المائدہ: ۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سؤر کا گوشت۔

اسی طرح مشرک عورتوں سے نکاح جائز تھا؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کیلئے فرمایا:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُوْمِنَ ۖ (البقرہ: ۲۲۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور مشرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان

نہ ہو جائیں۔ (بحث توسط الشریعہ بین الافراط والتفریط نور الانوار شرح قمر الاقمار ص 9)

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے ان کی اُمت کیلئے نماز میں کسی بھی قسم کی گفتگو حرام کر دی گئی ہے اور روزہ کی حالت میں گفتگو مباح کر دی گئی؛ جبکہ ہم سے پہلوں کیلئے بہ حالت روزہ گفتگو اس طرح ممنوع تھی؛ جیسے کھانا

پینا ممنوع ہوتا تھا اور اس طرح نماز میں ان کیلئے اپنی ضروریات کی باتیں مباح تھیں۔

(جواہر البحار فی فضائل النبی الخار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج 2 ص 571)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۔..... شاید کسی کے ذہن میں یہ دوسوہ پیدا ہو کہ اس طرح تو اس اُمت سے یہ مذکورہ آسانیاں روک دی گئیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ اشیاء حد درجہ مُضر ہیں اور مُضر چیز سے منع کرنا بھی شفقت کے قبیل سے ہے۔ ۱۲

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا حلیہ مبارک

سر تا بقدم ہے تن سلطانِ زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

تیرے تو وصفِ عیبِ تنہا ہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہِ شہینہؐ میں کیا کیا کہوں تجھے
(حدائقِ بخشش)

جانِ عالم تاجدارِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ آپ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس کی خوبیاں ہر ہر عضو مبارک کی رعنائیوں کا احاطہ کون
کر سکتا ہے؟ کہ جن کو ربِ عرش فرمائے:

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ .

(ترجمہ کنز الایمان:) اے محبوب! تمہاری جان کی قسم! بے شک وہ اپنے

نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

ان کے حسن و جمال، خوبی و کمال، عظمت و جلال، جود و نوال، خلیقہ و خصال کی ستائش بلند اقبال کا حق کون ادا کر سکتا ہے۔

اب ہم سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کا ذکر کریں گے تاکہ درود شریف کے متعلق احادیث و غیرہ پڑھ کر جب میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درودوں کے گجرے اور سلاموں کے تحفے پیش کرنا چاہیں تو حلیہ مبارک ذہن میں رہے اور پھر با ادب ان کے حسین تصور میں گم ہو کر ہدیہ درود و سلام پیش کریں، اگر ایسا ہو جائے تو اس کا لطف ہی کچھ اور ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہ دیکھا، گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار میں سورج تیر رہا ہے، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ (شفاء شریف، حصہ اول، ص 71)

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے

اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں! چاند و سورج کی طرح چمکتا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ گول تھا۔ (شفاء شریف، حصہ اول، ص 71)

یقیناً جس کے آگے چودھویں کا چاند شرمائے

تمہارا ہے وہ چہرہ نکھر نکھرا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

(وسائل بخشش)

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رخ انور سب سے حسین تر اور رنگ سب سے روشن تھا جب بھی کسی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چودھویں رات کے ماہِ کامل سے تشبیہ دیئے بغیر نہ رہ سکا بلکہ اسے یہ کہنا پڑتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو چاند سے بھی زیادہ حسین ہیں۔ (دلائل النبوة ص 576)

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

امام رازی و بیہقی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چاندنی راتوں میں دیکھا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سرخ لباس میں تھے تو کبھی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو تو بلاشبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھوں کو چاند سے زیادہ حسین معلوم ہوئے۔ (الخصائص الکبریٰ ج 1 ص 152)

اک تیرے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اُنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہی جان ہے
(حدائق بخشش)

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی
مثل چمکتا تھا۔ (شفاء شریف حصہ اول ص 71)

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب
اور ہلالِ عید ہے ابروئے حبیب ﷺ
(قبلہ بخشش)

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور غصہ چہرہ مبارک کے خطوط

سے واضح ہو جاتا، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوشی اور مسرت میں ہوتے تو چہرہ آئینے کی مانند روشن ہو جاتا اور حالت غضب میں چہرے کا رنگ بدل جاتا اور آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حالت مسرت و انبساط کا نقشہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں کھینچا ہے:

اٰمِيْنَ مُصْطَفٰى لِخَيْرِ يَدْعُوْا

كَضَوْءِ الْبَدْرِ زَايِلَةُ الظَّلَامِ

وہ برگزیدہ امین جو بھلائی کی دعوت دیتے ہیں اور چہرہ انور کی تابانی ایسے ہے جیسے اندھیرے میں بدرِ کامل صوفشاں ہو۔

تو لوگ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کرتے اور کہتے کہ: **آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی ہیں۔ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھ کر زہیر بن ابی سلمیٰ کا شعر زبان پر لے آتے:**

لَوْ كُنْتَ مِنْ شَيْءٍ سِوَى بَشَرٍ

كُنْتَ الْمُنِيرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آدمی نہ ہوتے تو چودھویں رات کے
ماہِ تاباں ہوتے۔

تو سننے والے پکار اُٹھتے کہ ہاں! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی ہیں۔
 آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب نے بھی
 آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت کر جانے کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم کے فراق میں یوں کہا تھا:

عَيْنِي جُودًا بِالدُّمُوعِ السَّوَاجِمِ

عَلَى الْمُصْطَفَى كَالْبَدْرِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ

میری آنکھوں! چھم چھم آنسو بہاؤ اس برگزیدہ ہستی پر جو آل ہاشم میں ایسے ہیں
جیسے رات میں بدرِ کابل ہو۔

عَلَى الْمُرْتَضَى بِالْبِرِّ وَالْعَدْلِ وَالتَّقَى
وَاللَّذِينَ وَالْذُنْيَا مُقِيمُ الْمَعَالِمِ

اس پر (آنسو بہاؤ) جو اپنے حسن کردار اور عدل و تقویٰ کے سبب پسندیدہ
تر اور دینی و دنیوی علوم کا مخزن ہیں۔

عَلَى الصَّادِقِ الْمَيْمُونِ ذِي الْحِلْمِ وَالنُّهَى
وَذِي الْفَضْلِ وَالِدَاعِي لَخَيْرِ التَّرَاجِمِ

اس مبارک و صادق پر (آنسو بہاؤ) جو صاحبِ حلم و فراست و فضیلت ہے
اور خوب تر عادات کے داعی ہیں۔ (دلائل النبوة، ص 576)

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

(حدائق بخشش)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک قدرے خمیدہ اور حسین تر تھے
جو نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ حد سے زائد گھنگھریالے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کنگھی استعمال کرتے تو بالوں میں حسین لہریں سی پڑ جاتیں جیسے ریت کے
میدان میں چھوٹے چھوٹے راستے بنے ہوں یا ہوا سے کسی تالاب کے سوکھ جانے پر
وہاں دراڑیں پڑی ہوں مگر جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کنگھی سے انہیں سر
کے دائیں بائیں ڈال لیتے تو وہ لہریں ختم ہو جاتیں اور زلف عنبریں چہرہ انور کے گرد
گھیرا ڈال لیتیں جیسے انگلی کو انگشتری نے لپیٹ میں لے رکھا ہوتا ہے۔

حضرت مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مَا ان رَأَيْتَ وَلَا سَمِعْتَ بِمِثْلِهِ

فِي النَّاسِ كُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ

سارے انسانوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جیسا کسی کو نہ دیکھا اور

نہ سنا۔

(صحابہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتبۃ المدینہ)

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خالو ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خلیہ مبارک بڑی عمدگی سے بیان کرتے تھے اور میں یہی چاہتا تھا کہ وہ مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خلیہ مبارک یوں بیان کریں کہ میرے لوح دل پر اس کا نقش ثبت ہو جائے تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہی نرالی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا کہ جیسے چودھویں رات کا چاند ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قد آور تھے مگر زیادہ لمبے نہیں سر مبارک بڑا اور بال مبارک قد رے خمیدہ تھے جو آسانی سے جدا کیے جاسکتے اور وہ کانوں کی نو مبارک سے متجاوز ہوتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک چمکدار جبین مبارک کشادہ اور ابرو مبارک باریک اور خمدار تھے جو باہم ملے ہوئے نہ تھے بلکہ ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت ظاہر ہو جاتی تاک مبارک اونچی باریک اور نورانی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر جاہ و جلال بہت تھا داڑھی مبارک گھنی رخسار مبارک پر کم گوشت ہونٹ مبارک باریک دانت مبارک چمکتے ہوئے جن کے درمیان کچھ فراخی تھی سینے سے ناف مبارک تک بالوں کی باریک دھاری تھی اور گردن مبارک ایسی خوبصورت تھی جس کی نظیر ہی نہیں ملتی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء مناسب اور جسم مبارک فربہ وقوی تھا

پیٹ مبارک اور سینہ مبارک ہموار تھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ، کندھے مبارک پھیلے ہوئے اور پُر گوشت اور جسم پُر نور تھا، سینے سے ناف تک بالوں کی باریک دھاری کے سوا، سینے اور پیٹ مبارک پر کوئی بال نہ تھا، البتہ کلائیوں، کندھوں اور سینے کے بالکل اوپر والی جگہ پر بال تھے۔ کلائیوں کی ہڈیاں مبارک لمبی، ہتھیلیاں مبارک کشادہ، پیٹ مبارک ہموار، ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک پُر گوشت، تمام اعضاء مبارک لمبے چوڑے پیروں کے تلوے مبارک زمین سے اٹھے ہوئے اور ان کی پشت برابر اور ہموار تھی، جس پر پانی کا قطرہ بھی ٹھہر نہ پاتا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کی رفتار آہستہ اور ہموار تھی، جب چلتے تو یوں لگتا جیسے ڈھلوان سے اتر رہے ہیں، جب کسی طرف مڑتے تو سارا وجود مسعود گھوم جاتا، نگاہ مبارک پست رہتی اور آنکھیں زیادہ تر زمین کی طرف ہی مرکوز رہتیں، دیکھنے کا انداز بڑا پُر وقار تھا، اپنے صحابہ کرام سے آگے چلتے اور ملنے والے کو سلام کرنے میں سبقت فرمایا کرتے۔

میں نے (امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کے متعلق بتلائیں! انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسلسل غم و اندوہ سے دوچار رہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ متفکر رہتے، راحت و آرام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہ تھا، حاجت کے سوانہ بولتے، طویل سکوت رکھتے، جب گفتگو شروع فرماتے تو فصاحت کے ساتھ انجام کو پہنچاتے، مختصر اور نہایت جامع الفاظ استعمال فرماتے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلام واضح تر ہوتا، جو ضرورت سے زیادہ ہوتا نہ کم، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انداز گفتگو نرم و شیریں تھا، جس میں کھر دراپن اور اہانت آمیزی نہ تھی، نعمت خواہ حقیر سی ہوتی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی قدر کرتے، اس کی مذمت ہرگز زبان مبارک پر نہ آ پاتی۔ کھانے کی بُرائی کرتے نہ تعریف (یعنی اگر وہ اچھا نہ ہوتا تو)۔ دنیا اور اس کی

نعمتیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو غضب میں نہ لاسکتیں مگر جب حق و صداقت سے بغاوت کی جاتی تو پھر اس وقت تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا غضب ٹھنڈا نہ ہوتا جب تک حق کی مدد نہ مل جاتی، اپنے نفس کیلئے کبھی غضب میں نہ آتے اور نہ ہی اپنے لیے انتقام لیتے اور دوران گفتگو اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ مبارک کے ساتھ فرماتے اور تعجب خیزی میں ہاتھ مبارک کو الٹایا کرتے اور بسا اوقات دائیں ہاتھ مبارک کی ہتھیلی مبارک بائیں ہاتھ مبارک کے انگوٹھے مبارک کی اندروالی طرف پر مارتے۔ جب کسی کی ناجائز بات پر غصہ آتا تو منہ مبارک پھیر لیتے اور اس کا انکار کر دیتے، عالم مسرت میں نگاہیں مبارک پست کر لیے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہنسی زیادہ تر تبسم ہی کی شکل میں ہوتی اور ایسے میں دندان مبارک برف کے اولوں جیسے صاف اور آبدار دکھائی دیتے۔ (دلائل النبوة ص 570)

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

واحسن منك لم تترك عيني

واجميل منك لم تلبد النساء

خلقت مبرأ من كل عيب

كبانك قد خلقت كما تشاء

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین کبھی میری آنکھوں نے دیکھا نہ ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی ہاں نے بنا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے، گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے مطابق ہوئی۔

(مقام رسول، صحابہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

اور حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

فَلَوْ سَمِعُوا فِي مِصْرَ أَوْ صَافِ خَدَه

لَمَا بَذَلُوا فِي سُومِ يَوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

لَوْ أَحْيَى زَلِيخًا لَوَرَّائِنَ جَبِينَهُ

لَا تُرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِيْدَى

اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک کے اوصاف اہل مصر سن پاتے تو جناب یوسف علیہ السلام کی قیمت لگانے میں سیم و زر نہ بہاتے۔

اگر زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جبین انور دیکھ پاتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔

(صحابہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

آپ نے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کو ملاحظہ فرمایا، اب ہم سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث شریفہ ذکر کریں گے جس میں درود و سلام کے فضائل و برکات ہوں گے، آپ اس حلیہ مبارک کو اپنے ذہن میں رکھ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں انتہائی ادب و احترام سے درود و سلام کی سوغاتیں پیش کریں اور دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کریں۔

مریض ہجر نبی کے سکونِ دل کیلئے

جہاں میں ہے فقط ایک دوا درود و سلام

ہے امتی وہ پیارا حضورِ انور کو

جو ورد کرتا ہے بے انتہاء درود و سلام

سنا رہی ہے چمن میں گلوں کو پڑھ پڑھ کر

ہر اک بلبل شیریں نوا درود و سلام

بہد خلوص، ادب، احترام سے پڑھنا
 کہ خود بھی سنتے ہیں نورِ خدا درود و سلام
 خدا کی رحمت بے حد نے اس کو گھیر لیا
 جہاں کسی نے زباں سے پڑھا درود و سلام
 نہ جن و انس و ملک پر ہے منحصر بس اک
 نبی پہ بھیج رہا ہے خدا درود و سلام

(شرح کلامِ رضا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

درود شریف کے فضائل و برکات

حدیث نمبر ۱: سرکارِ دو عالم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے:

حوضِ کوثر پر میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں کثرتِ درود کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص 173، القول البدیع ص 129، بیروت، دلائل الخیرات)

حشر کی گرمی بلا کی پیاس سے ہوں نیم جان

ساقیا! اللہ کوثر کا چھلکتا ایک جام

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲: اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب عزوجل صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور

اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص 87، رقم الحدیث: 860، الجزء الاول سعادة الدارين ج 1 ص 238، جلاء الافهام

ص 51، شفاء شریف، حصہ دوم ص 361، سنن النسائی باب الغسل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الرواجر جز اول ص 166، الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء ص 427، بیروت)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُرے بہا دیئے ہیں

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳: حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی نمایاں تھی، فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فرماتا ہے: اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی امتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجوں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی امتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔

(جواہر البحار ج 2 ص 777، شفاء شریف حصہ دوم ص 263، مصنف ابن ابی شیبہ باب فی ثواب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج 2 ص 398، مدارج النبوة ج 1 ص 481، درمنثور ج 6 ص 598، الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 406، سنن الترمذی باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، احیاء علوم الدین ج 1 ص 395، دارالاحیاء والتراث العربی بیروت، مشکوٰۃ شریف ص 87، رقم الحدیث: 866، الجزء الاول، دلائل الخیرات، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 428، بیروت)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴: حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرکارِ مدینہ سلطان باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی، پھر کہا: یا اللہ عزوجل! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کر، جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا، اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود پڑھا، تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر، تیری دعا قبول ہوگی۔

(ترمذی شریف ج 2 ص 660، مشکوٰۃ شریف ص 87، رقم الحدیث 868، الجزء الاول)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل سے مانگنا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو، لہذا حمد و صلوة کے بعد مانگو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی دعا حمد و صلوة کے بغیر قبول نہیں ہوتی، یہ دونوں قبول دعا کی شرطیں ہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج 3 ص 100، قادری پبلشرز لاہور)

دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے
ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

(سامان بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُممِ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

تم مجھ پر درود بھیجو، بے شک اللہ عزوجل تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

(درمنثور ج 6 ص 578، کشف الغمہ ج 1 ص 594، افضل الصلوة ص 150، سعادة الدارين ج 1 ص 215)

چہ وصف کند سعدی نا تمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

(شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

سعدی ناچیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کیا بیان کر سکتا ہے
اے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم پر ہر دم درود و سلام ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب.....صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۶: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

مدینے کے سلطانِ رحمتِ عالمیان سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا
فرمانِ عالیشان ہے:

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ عز و جل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا
ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: باب فی ثواب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج ۲ ص ۳۹۹، افضل
الصلوٰۃ علی سید الصلوٰۃ ص ۱۵۰، جلاء الافہام ص ۳۲، جواہر البحار ج ۲ ص ۷۷۶، انھاس الکبریٰ
ج ۲ ص ۴۰۶، کتاب الاذکار ص ۱۳۵، سعادة الدارین ج ۱ ص ۲۳۱، درمنثور ج ۶ ص ۵۷۵، بیروت، القول
البدیع ص ۱۱۰، بیروت، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص ۴۲۷، بیروت، المعجم الاوسط
ج ۳ ص ۴۰۲، رقم ۴۹۴۸، مشکوٰۃ ص ۸۱، رقم ۸۵۹)

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود

وقت سب در جبین روضہ کی جالی ہاتھ میں

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب.....صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۷: سلطانِ دو جہاں، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تین آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن کے اس کے سایہ کے بغیر کوئی سایہ نہ ہوگا، عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون خوش نصیب ہیں؟ فرمایا: ایک وہ جس نے میرے کسی امتی کی تکلیف کو دور کیا، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ جو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہو۔

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص 173، سعادة الدارين ج 2 ص 206، القول البدیع ص 128، بیروت)

جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہل سنت کی کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورتِ محمد ﷺ کی

(قبلہ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۸: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو ذکر کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں: یہاں بیٹھ جاؤ! جب قوم دعا مانگتی ہے، یہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ جب لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، یہ بھی ان کے ساتھ درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ سب فارغ ہو جاتے ہیں، پھر ایک دوسرے کو کہتے ہیں: ان لوگوں کو مبارک ہو کہ بخشے ہوئے واپس لوٹ رہے ہیں۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 202، کشف الغمہ ج 1 ص 598، القول البدیع ص 123، بیروت)

جہاں وظیفہ خیر الانام ہوتا ہے

عنایتوں کا وہاں اہتمام ہوتا ہے

فرازِ عرش سے ہوتا ہے رحمتوں کا نزول

جہاں نبی پہ درود و سلام ہوتا ہے

(صلو علیہ وآلہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۹: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے

روایت ہے:

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط کے برابر ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ج 1 ص 51 رقم 153، القول البدیع ص 125 بیروت، کشف الغمہ ج 1 ص 598،

افضل الصلوٰۃ ص 162، سعادة الدارين ج 1 ص 240)

دو جہاں میں بٹتا ہے باڑا اُسی سرکار کا

دو دنوں عالم پاتے ہیں صدقہ اُسی دربار کا

(سامان بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۰: حضرت سیدنا ابوذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردارِ مدیتے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

جس نے دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام مجھ پر درود شریف پڑھا تو اسے قیامت

کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔

(جواہر البحار ج 2 ص 783، الخصائص، الکبریٰ حصہ دوم ص 409، افضل الصلوٰۃ ص 197، نزہۃ المجالس

ج 2 ص 276، جلاء الافہام ص 99، مدارج النبوة ج 1 ص 476)

یہ عالم انبیاء ہر اُن کے سرور کی عنایت کا

جسے دیکھو لیے جاتا ہے پروانہ شفاعت کا

(سفینہ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۱: اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں:

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اسے اوپر لے جاتا ہے، حتیٰ کہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس (درود شریف) کو میرے بندہ خاص کی قبر پر لے جاؤ، یہ درود شریف اس شخص کے لیے بخشش طلب کرے اور اس سے اس (بندہ خاص) کی آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہو۔

(جلاء الافہام ص 96، سعادة الدارين ج 1 ص 283)

لیس کلامی یفی بنعة کمالہ

صل الہی علی النبی وآلہ

(مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

میرا کلام آپ کی صفاتِ کمالیہ کو پورا نہیں کر سکتا، اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلِ پاک پر!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۲: حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دن نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف

لائے اور ارشاد فرمایا:

گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمتی بل صراط پر کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی پیٹ کے بل رینگ کے چل رہا ہے اور کبھی نیچے لٹک جاتا ہے، پس اس کا درود مجھ تک پہنچا تو میں نے اس کو ہاتھ سے پکڑا اور پل صراط

پرسیدھا قائم کر دیا حتیٰ کہ وہ صحیح و سلامت گزر گیا۔

(سعادة الدارين ج ۱ ص ۲۱۲، رجتوں کی برسات ص ۷۸، کشف الخمر ج ۱ ص ۵۹۹، جواہر البحار ج ۲ ص ۷۸۳)

بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت
رہوں پل پہ ثابت قدم یا الہی

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۳: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول بے مثال بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر درود شریف سب سے زیادہ بھیجتا ہے۔

(احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۳۹۵، الروا ج حصہ اول ص ۱۶۷، سعادة الدارين ج ۱ ص ۲۰۰، جلاء الافہام ص ۴۶، شفاء شریف حصہ دوم ص ۳۶۱، جواہر البحار ج ۲ ص ۷۷۸، مدارج النبوة ج ۱ ص ۴۸۲، انصاف الکبریٰ حصہ دوم ص ۴۰۷، درمنثور ج ۶ ص ۵۷۶، بیروت، مشکوٰۃ شریف ص ۸۷، رقم ۸۶، کتاب الاذکار ص ۱۳۵، دلائل الخیرات، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص ۴۲۹، بیروت، بلوغ المرام رقم ۱۵۸۴)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے گا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ درود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنت ملتی ہے اور اس (درود شریف) سے بزمِ جنت کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (مرآۃ المناجیح)

اس قدر لطف و عنایت اپنے نافرمان پر
اپنے غم میں اپنی اُلفت میں رُلایا شکریہ

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۴: سرورِ کائنات شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم اپنی محافل کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر آراستہ کرو بے شک تمہارا درود قیامت
کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۹۹، فضل الصلوٰۃ ص ۱۹۸، سعادة الدارين ج ۱ ص ۲۱۳، القول البدیع

ص ۱۳۴، بیروت)

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا

نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۵: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے

روایت ہے:

حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے:

تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعا کا محافظ تمہارے رب کی رضا کا باعث اور
تمہارے اعمال کیلئے پاکیزگی ہے۔

(سعادة الدارين ج ۱ ص ۲۱۶، القول البدیع ص ۱۳۳، بیروت)

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں

کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۶: سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سیدِ فیض، گنجینہ صاحبِ معطر و معنبر پینہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایک دن میں مجھ پر پچاس مرتبہ درود پڑھا، بروزِ قیامت میں اس سے
مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع ص ۱۴۱ بیروت)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۷: رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا:

جس آدمی نے ایک دن میں مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف بھیجا وہ مرنے سے
پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا۔

(جلاء الافہام ص ۵۳، کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۹۹، افضل الصلوٰۃ ص ۱۶۱، سعادة الدارين
ج ۱ ص ۲۴۱، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص ۴۳۰، جز ثانی بیروت)

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے

کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

(سلمانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۸: سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان، حبیبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھے گا جنت میں سب سے زیادہ

خودیں اسے ملیں گی۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 196، القول البدیع ص 132 بیروت، افضل الصلوٰۃ ص 173، دلائل الخیرات، کشف الغمہ ج 1 ص 599)

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

(سامان بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۹: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جس پر کوئی معاملہ مشکل ہو جائے وہ مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھے، کیونکہ درود
شریف مشکل کو چل اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص 170، القول البدیع ص 219، بیروت)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو
(حدائق بخشش)
دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو
گر حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر درود شریف پڑھا کرو، بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری پاکیزگی کا

باعث ہے۔ (جلاء الافہام ص 33، جواہر البحار ج 2 ص 780، مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 399)

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں

کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۱: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے

روایت ہے:

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجے اس کے لیے میرے غضب سے امان واجب ہوگئی۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 218، افضل الصلوة ص 162)

سدا کیلئے ہو جا راضی خدا
ہمیشہ ہو لطف و کرم یا الہی
(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۲: سرور کائنات شاہ موجودات محبوب رب الارض والسماوات

عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے دونوں محافظوں (کراماتین) سے فرماتا ہے: اس کے تین دن تک کوئی گناہ نہ لکھیں۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 241، افضل الصلوة ص 198، نزہۃ المجالس ج 1 ص 559)

مجرم ہوں میرے عیبوں کی کچھ انتہاء نہیں

پردہ خدا نے رکھا ہے صدقہ حضور کا

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۳: حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کس قدر درود بھیجا کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی وقت؟ فرمایا: جو چاہو اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا: آدھا وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے میں نے عرض کیا: دو تہائی وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ کہتے ہیں: میں نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! سارا وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا رہوں گا، فرمایا: یہ تیرا غم و الم دور کرنے کو کافی ہے اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(الترغیب والترغیب، کتاب الذکر والدعاء ص 429، بیروت، مشکوٰۃ شریف ص 87 رقم 867، شفاء شریف حصہ 2 ص 362، الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 407، جلاء الافہام ص 63، مدارج النبوة ج 1 ص 482، جواہر البحار ج 2 ص 779، کشف الغمہ ج 1 ص 598، افضل الصلوٰۃ ص 175، سعادة الدارين ج 1 ص 224، الزواجر حصہ اول ص 167)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں، تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پر سلطانِ دیں، تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۴: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرکارِ دو عالم، شفیعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بندے جو باہم محبت کرتے ہوں، ان میں سے ایک دوسرے سے ملاقات کرے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے گزشتہ اور بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(جلاء الافہام ص 54، افضل الصلوٰۃ ص 199، سعادة الدارين ج 1 ص 232، جذب القلوب ص 332، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 431، بیروت)

مشکلیں اُن کی حل ہوئیں قسمتیں اُن کی کھل گئیں

وَرَدِ جنہوں نے کر لیا صل علی محمد

(دیوان سالک)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۵: حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک بار ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ پڑھا کرو پس اس شخص نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق یکشادہ کر دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پڑوسیوں اور قریبی رشتہ داروں پر رزق کے دروازے کھول دیئے۔

(القول البدیع ص 135 بیروت)

وہ بے مثال بھیک شہ بے مثال دے

جو عمر بھر نہ فرصت عرض سوال دے

ایسا کریم ان کے سوا اور کون ہے

دل سے ضرورتوں کے جو کانٹے نکال دے

(صلو علیہ وآلہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۶: سرکارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوکاھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابوکاھل! جو شخص مجھ سے محبت اور میری ملاقات کے شوق میں روزانہ تین بار دن میں اور تین بار رات کو درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اپنے فضل و کرم سے اس کے اس دن

اور رات کے تمام گناہ معاف فرما دے۔

(افضل الصلوٰۃ ص 162، کشف الغمہ ج 1 ص 598، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 430 بیروت)

تو چاہے وہ جو رب چاہے رب چاہے وہ جو تو چاہے

چاہا تیرا رب کا چاہا ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ“

(سامان بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۷: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم

رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب تم کچھ بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو انشاء اللہ تعالیٰ یاد آ جائے گا۔

(القول البدیع ص 227 بیروت، افضل الصلوٰۃ ص 199، سعادة الدارين ج 1 ص 195، مدارج النبوة

ج 1 ص 477)

دو جہاں میں بٹا ہے باڑا اسی سرکار کا

دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

(سامان بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۸: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے

ہیں:

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزانہ سو

مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ستر ان میں

سے آخرت کی اور تیس ان میں سے دنیا کی ہوں گی۔ (القول البدیع ص 134 بیروت)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 حدیث نمبر ۲۹: حضور پر نور شافع یوم النشور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم اپنی نماز میں بیٹھو تو کبھی بھی مجھ پر درود پڑھنا نہ چھوڑنا کیونکہ یہ نماز کی
 زکوٰۃ ہوتا ہے (یعنی اسے ستر کرنا ہے)۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۴۹)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 (حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 حدیث نمبر ۳۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
 سرور کائنات شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں
 لکھا رہے گا فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

(المعجم الاوسط ج ۱ ص ۴۹۷ رقم ۱۸۳۵، باب من اسمہ احمد احياء علوم الدين ج ۱ ص ۳۹۵، سعادة
 الدارين ج ۱ ص ۲۴۴، شفاء شریف حصہ ۲ ص ۳۵۶، افضل الصلوٰۃ ص ۱۹۹، جواهر البحار ج ۲ ص ۷۸۵،
 مدارج النبوة ج ۱ ص ۴۷۸، انھاض الکبریٰ حصہ دوم ص ۴۱۰، دلائل الخیرات)

فقط اک تیری ذات ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 جس نے ہر جگہ میری عزت بڑھائی

(عطاری غنی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 حدیث نمبر ۳۱: حضرت سیدنا خالد بن طہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 فرماتے ہیں:

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر و معنبرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اس کی سو ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔

(الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 408، القول البدیع ص 134 بیروت، جواہر البحار ج 2 ص 781، سعادة

الدارین ج 1 ص 242)

یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطاء ہو یہ عطاء ہو

وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۲: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی اکرم رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھو،

کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لیے کفارہ ہے۔

(جواہر البحار ج 2 ص 781، الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 408)

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکارِ محمد ﷺ نے جانے نہ دیا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۳: اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پاک بھیجے گا، وہ بندہ عرش کے زیر سایہ ہوگا۔

(الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 409، جواہر البحار ج 2 ص 783)

یہ چمک یہ چمک یہ مہک یہ لہک

ہے بہارِ قدم تاجدارِ حرمِ محمد ﷺ

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:
نبی کریم رُوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنے
وضو سے فارغ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ“ کی شہادت دے پھر وہ مجھ پر درود بھیجے جس وقت اس نے یہ کہا تو اس
کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 195، جواہر البحار ج 2 ص 785، انصاف الکبریٰ ج 2 ص 410، جلاء الافہام ص 410)

سختات تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے
تیرے در کا سوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۵: تاجدارِ حرم شفیق اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ
پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔

(القول البدیع ص 110 بیروت، جواہر البحار ج 2 ص 777، نزہۃ المجالس ج 2 ص 264، سعادة

الدارين ج 1 ص 238، الزواجر حصہ اول ص 166، افضل الصلوٰۃ ص 161، مشکوٰۃ ص 88، رقم 873)

ہو درود و سلام میرے رب پر مدام

ہر گھڑی دم بدم تاجدارِ حرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(وسائل بخشش)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۶: حضرت سیدنا یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے فرماتے ہیں:

سرور کائنات شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب عزوجل کی جانب سے آنے والا آیا اور اس نے کہا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنی دعا کا آدھا وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے تو بڑھالے۔ اس نے عرض کیا: میں دو تہائی وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر اور بڑھائے تو اچھا ہے اس نے کہا: اپنی دعا کا سارا وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص کرتا ہوں فرمایا: اس وقت اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کے غم میں کفایت کرے گا۔

(الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۴۰۷ 'جواہر البحار ج ۲ ص ۷۷۹)

اُن کے ثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۷: حضرت سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ مدینہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے تو ہم اپنی نماز میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے درود پڑھیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چپ رہے اس پر پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے خیال کیا کہ یہ سوال نہ کرتا تو اچھا ہوتا اتنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي
الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

اور سلام یوں پڑھو جیسے تمہیں بتایا گیا۔

(درمنثور ج 6 ص 573 بیروت، کشف الغمہ ج 1 ص 249، موطأ امام محمد، باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم، رقم 286، صحیح مسلم ج 1، رقم 907، سعادت الدارین ج 1 ص 191)

یا نبی سلام علیک..... یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک..... صلوۃ اللہ علیک

(دیوانِ سالک)

صَلُّوا عَلٰى الْحَبِیْبِ..... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۸: تاجدارِ مدینہ، قریبِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مجھ پر شام کو درود پڑھے تو صبح ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی
ہے اور جو مجھ پر صبح کے وقت درود پڑھے تو شام ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی
جاتی ہے۔ (رحمتوں کی برسات ص 86)

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زباں رہے

میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلٰى الْحَبِیْبِ..... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۹: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم
موذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو جو ایک

مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا، اللہ عزوجل اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا، پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرو یہ جنت میں ایک مقام ہے جو صرف اللہ عزوجل کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا، میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا، جو میرے لیے اللہ عزوجل سے وسیلہ کا سوال کرے گا، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

(رحمتوں کی برسات ص 299، بحوالہ صحیح مسلم ج 1 ص 288، رقم الحدیث: 384، القول البدیع

ص 190، بیروت، مدارج النبوة ج 1 ص 475)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۰: تاجدارِ حرم، شفیع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے

شک جو مجھ پر درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا، اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص 197)

سُرور رہتا ہے کیف دوام رہتا ہے

لبوں پہ میرے درود و سلام رہتا ہے

بری ہیں نارِ جہنم سے خدا کی قسم!

جن کو ذکرِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کام رہتا ہے

(صلو علیہ وآلہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۱: حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ہر روز ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

قبرِ انور کا طواف کرتے ہیں حتیٰ کہ اپنے بازوؤں سے قبرِ انور کو ڈھانپ لیتے ہیں اور

قبرِ انور کو اپنے جلو میں لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے

ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ترقی کمالات کے طالب رہتے ہیں، شام

تک ان کا یہی مشغلہ رہتا ہے اس کے بعد فرشتوں کی یہ جماعت آسمان پر چلی جاتی ہے پھر اسی طرح دوسری ستر ہزار فرشتوں کی جماعت اتر آتی ہے جو صبح تک اسی طرح مشغول رہتی ہے (جیسے کہ پہلی تھی) 'قیامت تک ایسا ہوتا رہے گا' پھر جب قیامت قائم ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں قبر انور سے تشریف لائیں گے۔ (جواہر البحار ج 2 ص 614 'آپ کوثر ص 134' القول البدیع ص 60 بیروت مشکوٰۃ شریف باب الکرامات رقم 5700 ص 555)

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۲: حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن پیاس محسوس نہ ہو! تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! کیوں نہیں! اللہ عز و جل نے فرمایا: تو پھر میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھتے رہا کرو۔ (جواہر البحار ج 2 ص 786)

اپنے مہمانوں کا صدقہ اک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم
مشکلیں ان کی حل ہوئیں قسمیں ان کی کھل گئیں
ورد جنہوں نے کر لیا صل علی محمد

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۳: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں مکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا ایک بار ہم مکہ کی کسی جانب پہاڑوں اور درختوں میں سے گزر رہے تھے جب بھی پہاڑ یا درخت کے قریب سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گزرتے اس سے آواز آتی: ”السلام عليك يا رسول الله“۔

(مشکوٰۃ باب فی المعجزات ص 549 رقم 5664، دلائل النبوة ص 366، جواہر البحار ج 2 ص 112)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ ہمارا یہ عرض کرنا کہ ”الصلوة والسلام عليك يا رسول الله“ شرک یا حرام نہیں بالکل جائز ہے اسے تو پتھر درخت بھی حرام نہیں سمجھتے۔ اس کے منکرین پتھروں جانوروں سے بھی بدتر ہیں ہم نماز میں پڑھتے ہیں: ”السلام عليك ايها النبي“۔

(مرآۃ المناجیح ج 2 ص 205، قادری پبلشرز)

اُن پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
اُن پر سلام جن کو تحت شجر کی ہے
(حدائق بخشش)

یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
شر دین و دنیا سلام علیکم
(قبلہ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۴: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جان عالم تاجدار اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکہ مکرمہ میں

ایک پھر بعثت کی راتوں میں مجھ پر سلام کرتا تھا، میں اب بھی اسے پہچان لیتا ہوں، جب اس کے پاس سے گزرتا ہوں۔ (رحمتوں کی برسات ص 98 بحوالہ مسند احمد)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۵: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے:

میں نماز پڑھ رہا تھا اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لیے دعا کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو مانگ تجھے عطاء کیا جائے گا، تو مانگ تجھے عطاء کیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ص 86، رقم 869)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے، دوسرے یہ کہ دعا میں ترتیب یہ ہو کہ پہلے حمد کرے پھر درود شریف پڑھے پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دوران دعا میں بار بار درود شریف پڑھتا رہے درودوں سے بھری ہوئی دعا انشاء اللہ رد نہیں ہوگی۔

(مرآۃ المناجیح ج 2 ص 100، قادری پبلشرز)

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

(ذوقِ نعت)

ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکیں ہم
جنت میں ہمیں ایسی جگہ پیارے خدا دے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۶: نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کی تاریکی کے وقت نور ہوگا اور جسے
یہ پسند ہو کہ اسے قیامت کے دن یہ نور اور اجر و ثواب پورا پورا ملے تو اسے چاہیے کہ مجھ
پر بکثرت درود بھیجے۔

(کشف الخفاء ج 1 ص 595، سعادة الدارين ج 1 ص 216، رحمتوں کی برسات بحوالہ القول البدیع ص 53)

یا الہی! جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ حرم شفیع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اور جس
نے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا اور جس نے جذبِ
شوق سے زیادہ درود بھیجا، میں قیامت کے دن اس کے لیے شفیع اور گواہ ہوں گا۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 238، القول البدیع ص 110 بیروت)

تجھے ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا کہ محشر میں
جہنم کی طرف روتا ہوا تیرا گدا نکلے

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب.....صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۸: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:
اللہ کے محبوب داناے غیوب منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا:

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو
مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ
درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ایک ہزار مرتبہ
درود بھیجے جنت کے دروازے پر اس کا شانہ (کندھا) میرے شانہ سے چھو جائے گا۔

(القول البدیع ص 115 بیروت سعادة الدارین ج 1 ص 239 'نہۃ المجالس ج 2 ص 277)

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں

ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

(کلیات اقبال)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب.....صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۹: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جان عالم تاجدار اُمّ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اور جو
مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو
مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان نفاق اور نارِ جہنم سے بری ہونا لکھ
دیتا ہے اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ اٹھائے گا۔

(سعادة الدارین ج 1 ص 239 'أفضل الصلوة ص 159 'نہۃ المجالس ج 2 ص 264 'كشف الغمہ

ج 1 ص 596 'الروا ج 1 ص 166 'مجمع الرواۃ کتاب الادعیۃ ج 10 ص 253 رقم 17298 'القول

البدیع ص 111 بیروت الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء ص 427 بیروت)

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۰: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
سرور کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرا
ذکر کرے اور مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس
خطائیں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بڑھا دیتا ہے۔
(سعادة الدارين ج 1 ص 233، الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 407، جواہر البحار ج 3 ص 777، القول
البدیع ص 111 بیروت)

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۱: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے جس
امتی نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس
کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دس درجے بلند فرما دیتا ہے اور یہ اس کیلئے دس غلام
آزاد کرنے کے اجر و ثواب کے برابر ہے۔

(افضل الصلوة ص 161، القول البدیع ص 115، بیروت، جلاء الافہام ص 78، سعادة الدارين
ج 1 ص 239، الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء ص 428 بیروت)

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۲: حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے مسلسل اس کے لیے رحمت کی دعا مانگتے ہیں، پس بندہ چاہے تو اسے (رحمت کی دعا کو) کم کرے اور چاہے تو زیادہ کرے۔

(جلاء الافہام ص 60، الزواجر حصہ اول ص 167، احیاء علوم الدین ج 1 ص 395 بیروت، سنن ابن ماجہ رقم 907، مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 398، شفاء شریف حصہ دوم ص 362، الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 407، جواہر البحار ج 2 ص 778، دلائل الخیرات، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 429 بیروت)

آ رہی ہے صداً باب رحمت ہے وا

پڑھتے جاؤ درود لیتے جاؤ عطاء
(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۳: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: سرکار والا تبار ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں پیش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو چکا ہو تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرے۔

(افضل الصلوٰۃ ص 172، سعادة الدارين ج 1 ص 237)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضاء محمد

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۴: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرمؐ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

بے شک اللہ تعالیٰ بخشش طلب کرنے پر تمہارے گناہ بخش دیتا ہے پس جو شخص سچی نیت سے بخشش طلب کرے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پڑھے گا اس کا (نیکیوں والا) پلڑا بھاری ہو جائے گا اور جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجے تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (جلاء الافہام ص 96)

نہیں حسنِ عمل کوئی میرے اعمال نامے میں
تری رحمت میری بخشش کا ساماں یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۵: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

صاحبِ جود و کرم، شفیعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کے حلقے ڈھونڈتے ہیں پھر جب وہاں آتے ہیں تو ان پر چھا جاتے ہیں پھر اپنے قاصد اللہ عز و جل کی بارگاہ میں آسمان کی طرف بھیج دیتے ہیں وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عز و جل! ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری نعمتوں کی تعظیم کرتے اور تیری کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان پر میری رحمت پھیلا کر ڈھانپ دو وہ عرض کرتے ہیں: یا الہی! ان میں فلاں بڑا گنہگار بھی تھا جو ویسے ہی ان میں آن ملا تھا تو اللہ عز و جل فرماتا ہے: اس پر بھی میری رحمت کا سایہ کر دو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بد بخت نہیں رہتا۔

جہاں وظیفہ خیر الانام ہوتا ہے
عنایتوں کا وہاں اہتمام ہوتا ہے
فرازِ عرش سے ہوتا ہے رحمتوں کا نزول
جہاں نبی ﷺ پر درود و سلام ہوتا ہے

(صلو علیہ وآلہ)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۶: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی
شفاعت کروں گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص 197، جلاء الافہام ص 95، سعادة الدارين ج 1 ص 241)

بخشائیں گے ان سب کو محشر میں میرے آقا ﷺ

بھیجی ہیں درودوں کی جس جس نے بھی سوغاتیں

(عبدالحمید صدیقی)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۷: علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انہوں نے آنکھیں کھولیں تو
عرش پر اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا دیکھا عرض کیا: اے میرے رب! کیا مجھ
سے بڑھ کر بھی تیری بارگاہ میں کوئی معزز ہے؟ فرمایا: ہاں! یہ نام تیری اولاد میں سے
ایک نبی کا ہے جو تجھ سے بڑھ کر میرے ہاں معزز ہے اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ
آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمین کو نہ جنت کو نہ جہنم کو پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی پسلی سے
حضرت سیدتنا حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا کیا تو آدم علیہ السلام نے نگاہ اٹھا کر دیکھا
تو ایک ایسی مخلوق کو دیکھا جس کے مشابہ کوئی مخلوق نہ تھی اللہ عزوجل نے حضرت آدم

علیہ السلام میں خواہش پیدا کی انہوں نے عرض کی: یا اللہ! یہ کون ہیں؟ فرمایا: حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا! عرض کیا: ان کو میرا جوڑ بنا دیجئے! فرمایا: تم اس کا مہر ادا کرو عرض کیا: ان کا مہر کیا ہے؟ فرمایا: اس نام والے پردس مرتبہ درود بھیجنا عرض کیا: اگر میں نے ایسا کر لیا تو میرا جوڑ بن جائے گا؟ فرمایا: ہاں! فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پردس مرتبہ درود بھیجا یہ تھا مہر حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ سعادت الدارین)

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے

بالا سے بالا عظمت والے

سب سے برتر عزت والے

صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

(سامان بخشش)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۸: حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

فرماتے ہیں:

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے اور ایک طویل سجدہ کیا، حتیٰ کہ مجھے ڈر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض نہ کر لی ہو، فرماتے ہیں کہ میں آیا، تاکہ دیکھوں، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر انور اٹھایا اور فرمایا: اے عبدالرحمن! تمہیں کیا ہوا؟ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: کیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری نہ دوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جو آدمی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا، میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرے گا، میں اس کو سلامتی عطاء کروں گا۔

(جلاء الافہام ص 61، مشکوٰۃ شریف ص 68، رقم 875، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسند احمد حدیث عبدالرحمن بن عوف الزہری رقم 1669، ج 1 ص 243، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 427 بیروت)

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے برا ہو کہ بھلا ہو
(ذوق نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
حدیث نمبر ۵۹:

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ﷺ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ ﷺ
وعلی آک واصحابہ یا نور اللہ ﷺ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اپنے رب عزوجل کی حمد بیان کی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تحقیق اس نے خیر کو اپنی جگہ سے ڈھونڈ لیا۔ (القول البدیع ص ۱۳۵ بیروت)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

(شرح کلام رضا)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۶۰: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ مسجد کے اوتار ہوتے ہیں جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اگر ان کو دیکھیں تو مرحبا (خوش آمدید) کہتے ہیں اگر وہ کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کو پاؤں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق ہوتے ہیں اور سونے کے قلم وہ سرکار علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود لکھتے ہیں اور کہتے ہیں: ذکر کیے جاؤ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے! زیادہ کرو اللہ عزوجل تمہیں زیادہ عطاء فرمائے! جب وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور حور عین ان کی طرف جھانکتی ہیں اللہ تعالیٰ ان پر خصوصی رحمت کی توجہ فرماتا ہے جب تک وہ کسی اور گفتگو میں مصروف نہ ہو جائیں یا ادھر ادھر بکھر نہ جائیں جب وہ منتشر ہو جاتے ہیں تو زیارت کرنے والے فرشتے بھی اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگتے ہیں۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 203 'القول البدیع ص 122 بیروت)

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافع روزِ جزاء تم پہ کروڑوں درود
دافع جملہ بلاء تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۶۱: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الادب المفرد میں حضرت سیدنا انس بن مالک اور حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے اور کوئی دوسرا آدمی نہ تھا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جاتا، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو بہت گھبرائے اور ایک لوٹے میں پانی لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل پڑے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک حوض کے پاس سر بسجود ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذرا ہٹ کر پیچھے کی طرف بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھالیا اور فرمایا: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے سر بسجود دیکھ کر تم نے اچھا کیا کہ پیچھے کو ہٹ گئے میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: حضور! جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (سعادة الدارين ج 1 ص 208)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

حدیث نمبر ۶۲: حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوں گے آپ علیہ السلام پر دو سبز کپڑے ہوں گے اپنی اولاد میں سے ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جا رہا ہوگا اور اپنی اولاد میں سے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جا رہا ہوگا اسی اثناء میں آدم علیہ السلام سرکارِ دو عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اُمتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے! آدم علیہ السلام پکاریں گے: یا احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یا احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: لبیک اے ابوالبشر! آدم علیہ السلام کہیں گے: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اُمتی دوزخ میں جا رہا ہے! پس میں بڑی چستی کے ساتھ تیز تیز فرشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! وہ کہیں گے: ہم مقرر کردہ فرشتے ہیں جس کام کا ہمیں اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے! ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے! جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے اپنی اُمت کے بارے میں رسوا نہ کرے گا! عرش سے نداء آئے گی: اے فرشتو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو! پھر میں اپنی گود سے سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے دائیں میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں کہوں گا: ”بسم اللہ“ پس وہ نیکیوں والا پلڑا بُرائیوں والے پلڑے پر بھاری ہو جائے گا! آواز آئے گی: خوش بخت ہے سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے! اسے جنت میں لے جاؤ! وہ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار کے فرشتو! ٹھہرو! میں اس بندہ سے بات تو کر لوں جو اپنے رب کے حضور بڑی کرامت رکھتا ہے! وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا چہرہ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی شکل کتنی خوبصورت ہے! آپ نے میری لغزشوں کو معاف فرما دیا ہے اور میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا (آپ کون ہیں؟) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے جو تو مجھ پر بھیجتا تھا! اس نے تجھ کو پورا نفع پہنچایا جتنا کہ تجھے اس کی ضرورت تھی۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ ابن ابی الدنیائی حسن الظن باللہ رقم 80، الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 409)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
 ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
 کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
 کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہو گا
 کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
 وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا
 کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر
 کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہو گا
 ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
 پکار سن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا
 عزیز بچہ گو ماں جس طرح تلاش کرے
 خدا گواہ یہی حال آپ ﷺ کا ہو گا
 غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے
 عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا
 میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
 حسن فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

اے اُمتِ محبوب! رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو ہم پر اتنے مہربان
 ہیں کہ عرصہ محشر میں جب کوئی کسی کا پرسانِ حال نہ ہو گا اس وقت بھی ہمارے لیے
 آنسو بہا رہے ہوں گے مگر آہ ہم کتنے نادان ہیں کہ شب و روز گناہوں میں مبتلا اپنے
 آقا و مولیٰ کی سنتوں سے دور احکامِ خداوندی سے لاپرواہی برت رہے ہیں۔ اے

انسان! غور کر کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے کس مقصد کیلئے پیدا کیا..... تو کیا کر رہا ہے..... اور کیا خبر کہ مرنے کے بعد تیرا ٹھکانہ جنت ہو یا.....

ہاں ہاں! آخرت میں اعمالِ صالحہ ہی کام آئیں گے جس نے دنیا کے اندر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کر لیا، وہ فلاح پا گیا کیونکہ قبر کے تمام معاملات آسان ہوں گے تو وہ اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت عالم برزخ کے مراحل اچھے ہوں گے تو انہیں کی رضا سے محشر کے دن کی سختیاں آسان ہوں گی تو انہیں کی نظر عنایت سے آج کا انسان وقت کے ساتھ چلنے کی دلیلیں دیتا ہے کہ جدید دور ہے، کبھی کہتا ہے کہ نماز کے لیے وقت نہیں، کپڑے خراب ہیں، کبھی کہتا ہے: رات کو لیٹ آتا ہوں، کبھی کہتا ہوں کہ گھر میں اکیلا ہوں، سب سے بڑا ہوں، کمانہ لاؤں تو گزارہ کیسے ہوگا؟ یہ سارے بہانے رب قہار عزوجل کی بارگاہ میں نہیں چلیں گے، بس وہاں پر شریعت کے احکام جو فرض واجب وغیرہ کی صورت میں ہم پر لازم ہیں، انہیں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، اگر یہ درست تو سارے معاملات درست اسی وجہ سے اے پیارے مسلمان! اپنی عبادات پر غور کر لے کہ کتنا وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دیتا ہے اور کتنا دنیا کے کاموں میں صرف کرتا ہے، اگر دنیا کے کاموں میں وقت زیادہ دیتا ہے تو کیا دنیا کے کام اتنے اہم ہیں کہ تو رب عزوجل کے احکام کو چھوڑ بیٹھا..... اور اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رضا سے راضی ہوگا، اب سوچ تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا راضی کیا؟ ہاں ہاں! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنا ہے تو کثرت سے درود و سلام ان کی بلند بازگاہ میں پیش کر، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر مناسب مقام پر ان کی خدمت اقدس میں درود و سلام کے گجرے نچھاور کر، پھر دیکھ کہ عطا نہیں کیا کیا ہوتی ہیں، آج عمل کا دن ہے، کل بدلے کا دن ہے تو آج کے دن کو غنیمت جان کر زیادہ سے زیادہ عمل کر، ورنہ کل.....

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
 باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سماتا ہے

ان کے جو غلام ہو گئے
 وقت کے امام ہو گئے

کب تک ار دنیا میں زندہ رہے گا تنویر
 نیک عمل کہ بوت نے آنا ہے لحد میں جانا ہے

(عطاری غنی عند)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

جمعرات و جمعۃ المبارک کے دن میں درود پڑھنے کے فضائل

جمعۃ المبارک اور جمعرات کے فضائل بے شمار ہیں، ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں یہ دن اور اس کی فضیلتیں عطاء فرمائی ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے، یہ جمعہ ہی ہے کہ اس کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ نے کلام مقدس میں ایک پوری سورت ”سورۃ الجمعۃ“ نازل فرمائی، یہ جمعہ ہی ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے عمامہ باندھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں، یہ جمعہ ہی ہے کہ اس دن میں جو ناخن کاٹتا ہے اس کی بیماری چلی جاتی ہے اور شفاء مل جاتی ہے اور رحمت آتی ہے اور گناہ چلے جاتے ہیں، یہ جمعہ ہی ہے کہ اس کی نماز مسکینوں اور غریبوں کا حج ہے، یہ جمعہ ہی ہے کہ اس میں ایک حج اور عمرہ کا ثواب موجود ہے، یہ جمعہ ہی ہے جو تمام دنوں کا سردار ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی جمعہ میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی میں انہیں زمین پر اتارا، اسی میں انہیں وفات دی، اسی میں ہی ایک ایسی ساعت موجود ہے کہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے اور اسی میں جو بندہ مر گیا عذاب قبر سے بچ جائے گا اور قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی، یہ جمعہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے چوبیس گھنٹوں میں ایک کروڑ چوالیس لاکھ لوگوں کو جہنم سے نکالتا ہے، کیونکہ حدیث پاک ہے کہ ”جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں، کوئی گھنٹا ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گئی تھی۔“ (نماز کے احکام) یہ جمعہ ہی ہے کہ یہ اور اس سے ماقبل

یا ما بعد دن کا روزہ رکھیں تو دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور اس میں جہنم کو نہیں بھڑکایا جاتا اسی طرح جو جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین بار ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ“ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور جو شخص جمعہ یا شب جمعہ ”سورۃ حم الدخان“ پڑھے اس کیلئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا اسی طرح صرف شب جمعہ کو پڑھنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے مطابق جمعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستر حج کے برابر ہے جمعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا ہے اور گناہ کا عذاب بھی ستر گنا ہے اس کا شرف بہت زیادہ ہے اسی وجہ سے۔ (ملخصاً از فیضانِ جمعہ رسالہ نماز کے احکام) آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جمعۃ المبارک کے کیا فضائل ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں جمعۃ المبارک کی اہمیت اپنے دلوں میں اجاگر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے! اب ہم جمعرات اور جمعۃ المبارک میں درود شریف پڑھنے کی فضیلتیں پیش کریں گے توجہ سے پڑھیں اور دل کے مدنی گلدستے میں جگہ دیں۔

حدیث نمبر ۱: سرور کائنات خیر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت ہوگی لہذا مجھ پر اس دن کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

(مدارج النبوة ج 1 ص 480، جذب القلوب ص 337، مطالع المسرات ص 93)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 حدیث نمبر ۲: سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کی رات میں مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں
 پوری فرمائے گا، ستر دنیا کی اور تیس آخرت کی۔ (جذب القلوب ص 338)
 ہو جائے، دائمی جو وظیفہ درود کا
 دنیا ہے راحتوں میں تو عقبیٰ نعیم میں
 (ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
 حدیث نمبر ۳: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر و معنبر
 پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی
 کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور یہ اُن لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو جمعرات کو
 مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہوتے ہیں۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 195، نزہۃ المجالس ج 2 ص 271)

صلوا علیہ وسلموا تم بھی پڑھو درود
 مات نوریوں کی سرِ عرش سے چلی
 (ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 حدیث نمبر ۴: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:
 تاجدارِ حرم، شفیعِ اُمم، صاحبِ جود و کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک نور ہوگا اگر وہ نور مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 257، مطالع المسرات ص 130، نزہۃ المجالس ج 2 ص 271، القول البدیع ص 199 بیروت دلائل الخیرات)

ملا جب نور مہر و ماہ کو یاں پر ان کے صدقے میں
تو پھر محشر میں یہ عاشق ضیائیں کیوں نہ پائیں گے

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵: سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعرات اور جمعۃ المبارک کو مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ سوائے جمعہ اور جمعرات کے بقیہ تمام دنوں میں فرشتے تمہارا درود میرے پاس پہنچاتے ہیں اور ان دو دنوں میں تمہارا درود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(آب کوثر ص 88، نزہۃ المجالس ج 2 ص 271)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۶: اللہ کے محبوب داناے غیوب منزہ عن العیوب عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعرات کے دن جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(جذب القلوب ص 340)

ساٹلو! دامن نخی کا تھام لو

کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۷: رسولِ بے مثال بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ فی ثواب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ج 2 ص 399، درمنثور

ج 6 ص 579، سعادة الدارين ج 1 ص 198، جلاء الافہام ص 394)

مجھے کس قدر تم نے بے نوازا یا رسول اللہ

کہ منگتا اپنے در کا ہے بنایا یا رسول اللہ

پڑھوں تم پہ درود پاک تو زندہ تمہیں جانوں

یہ مجھ کو آپ نے ہی ہے سکھایا یا رسول اللہ

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۸: حضورِ پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے اپنا

ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔ (افضل الصلوٰۃ ص 169)

فصلِ خدا سے مالکِ کونین ہیں آپ ﷺ

دونوں جہاں آپ ﷺ کے ہیں اختیار میں

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۹: حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر و معنبرِ پسینہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھو، جو شخص مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک بھیجے گا، اس کا مقام مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

(جواہر البحار ج 2 ص 783، سعادة الدارين ج 1 ص 198، مطالع السمرات ص 93، افضل الصلوة

ص 168، جلاء الافہام ص 71، الترغیب والترہیب باب الذکر والدعاء ص 430، بیروت)

تو چاہے وہ جو رب چاہے
رب چاہے وہ جو تو چاہے
چاہا تیرا رب کا چاہا
صلی اللہ علیک وسلم

(سامان بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

حدیث نمبر ۱۰: سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بکثرت درود بھیجو، جو اس طرح کرے گا، قیامت کے دن میں اس کا گواہ و شفیع ہوں گا۔

(انھاس الکبریٰ ج 2 ص 409، افضل الصلوة ص 168، مطالع السمرات ص 94، جواہر البحار ج 2 ص 783)

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۱: حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

خاتم المرسلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر جمعہ کے دن زیادہ درود پڑھو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ (درود پڑھنے والا) فارغ ہو جائے میں نے عرض کیا: کیا موت کے بعد بھی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ باب ذکر وفاتہ ودفنہ رقم 1637 ص 263 بیروت: منشور السنۃ ص 167 کتاب الاذکار ص 135 مشکوٰۃ شریف باب الجمعہ رقم 1285 ج ۱۱ الفہام ص 70 - معادۃ الدارین ج 1 ص 198 الترغیب والترہیب باب الذکر والدعاء ص 430 بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نہیں کہ درود پہنچانے والا فرشتہ سارے درودوں کا تھیلا ایک دم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچائے بلکہ اگر کوئی سو بار درود شریف پڑھے تو یہ فرشتہ سو بار اس کے اور گنبد خضراء کے درمیان چکر لگائے گا اور ہر درود الگ الگ پیش کرے گا۔

(مرآۃ المناجیح ج 2 ص 318 قادری پبلشرز لاہور)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ!

میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۲: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ حرم شفیع امم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا جو مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سوجا جتیں پوری فرمائے گا ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو اسے لے کر میری قبر میں اسے پہنچاتا ہے جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں جس نے درود بھیجا مجھے وہ اس کا نام نسب اور خاندان بتاتا ہے جسے میں اپنے محفوظ سفید رنگ کے رجسٹر میں لکھ لیتا ہوں۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 200، درمثور ج 6 ص 578)

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلی الصلوٰۃ والسلام

(قبلہ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۳: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:
اللہ کے محبوب داناے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا بروز قیامت اس کی شفاعت میرے ذمہ ہوگی۔ (افضل الصلوٰۃ ص 169، سعادة الدارين ج 1 ص 243)

بخشائیں گے ان سب کو محشر میں میرے آقا
بھیجی ہیں درودوں کی جس جس نے بھی سوغاتیں

(عبدالحمید صدیقی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مصطفیٰ جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر ۱۴: روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ کا دن) میں مجھ

پر کثرت سے درود پڑھو۔ (افضل الصلوٰۃ ص 168، جذب القلوب ص 338)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۵: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر و معنبر
پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو، بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے
جبریل علیہ السلام ابھی میرے پاس آئے اور کہا: روئے زمین پر جو مسلمان آپ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے میں اور میرے ملائکہ اس پر دس
مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(افضل الصلوٰۃ ص 167، جلاء الافہام ص 79، سعادت الدارین ج 1 ص 197)

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام
(قبائیل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۶: تاجدارِ عرب و عجم، رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا تو اس کے اسی سال کے گناہ

بخش دیئے جائیں گے۔ (افضل الصلوٰۃ ص 168، سعادت الدارین ج 1 ص 241)

کر مغفرت میری تیری رحمت کے سامنے

میرے گناہ یا خدا ہیں کس شمار میں

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

حدیث نمبر ۱۷: جمعہ کے دن تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے سلام عرض کرو کیونکہ وہ تمہاری جانب سے ہر جمعہ کو (خصوصیت کے ساتھ) پیش کیا جاتا ہے۔ (شفاء شریف ج 2 ص 365)

زبے نصیب مدینہ مقام ہو جائے

در حبیب ﷺ پہ اپنا سلام ہو جائے

تیری جناب مقدس میں اے رسول کریم ﷺ

قبول اپنا درود و سلام ہو جائے

(امیر مینائی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۸: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سلطان مکہ مکرمہ تاجدار مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ہوگا اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود

بھیجے اس کے اسی سال کے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 216، القول البدیع ص 198 بیروت)

یا الہی! جب چلو تاریک راہ پل صراط

آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۹: حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا زید

بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے زید! جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود شریف کا

پڑھنا ترک مت کرو اور یہ درود پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ -

(القول البدیع ص 197 بیروت: جذب القلوب ص 339)

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۰: حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جمعرات کے دن عصر کے وقت اللہ عزوجل آسمان سے زمین پر فرشتے اتارتا ہے

جن کے ساتھ چاندی کے دفتر اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں ماور وہ اس دن اور دوسرے

دن کی رات سورج غروب ہونے تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے

جانے والے درود کو لکھتے رہتے ہیں۔ (رحمتوں کی برسات بحوالہ القول البدیع ص 198 بیروت)

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تم بھی پڑھو درود

بارت نوریوں کی سرعرش سے چلی

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۱: تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ فیضِ گنجینہ صاحبِ معطر و معنبر

پینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(سعادة الدارین ج 1 ص 195 آب کوثر ص 79)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

آدابِ درود شریف

- 1- جسم پاک ہو، ظاہر نجاست اور بد بودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔
- 2- لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔
- 3- مکان یا جس جگہ درود پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔
- 4- با وضو درود پاک پڑھا جائے۔
- 5- درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگر تہی وغیرہ سلگائے۔
- 6- قبلہ رو مصلیٰ پر بیٹھ کر بہ آواز بلند یا آہستہ مکمل شوق و ذوق حضور و خلوص سے پڑھے۔
- 7- ریا سے پاک ہو کر پڑھے۔
- 8- ثواب کی نیت اور امید شفاعت پر پڑھے۔
- 9- ظاہر اور باطن دونوں پڑھیں، یعنی جیسے زبان سے پڑھے دل بھی اسی میں لگائے۔
- 10- درود پاک پڑھتے وقت ایسا سمجھے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے درود پاک پڑھ رہا ہوں۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
- 11- یہ بھی سمجھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے ہیں اور خود بھی سن رہے ہیں۔ (ایضاً)
- 12- رقتِ قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے۔
- 13- درود پاک پڑھتے ہوئے کسی سے باتیں نہ کرے۔
- 14- ہنسی، ٹھٹھہ کے وقت بھی نہ پڑھے۔
- 15- جہاں ناچ رنگ ہو وہاں بھی نہ پڑھے۔
- 16- جب کبھی سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک نے

تو درود پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہہ لے ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگائے، اگرچہ یہ کام فرض و واجب نہیں، لیکن باعث صد برکات ہے، اصل میں یہ محبت کا سودا ہے، جس کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہوگی، وہ اس مبارک فعل سے انکار نہیں کرے گا اور اگر کسی کا دل محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہو تو اس کا کیا علاج؟ ایسا شخص اس بابرکت فعل ”جس پر بخشش کی نوید ہے“ سے انکار کرے تو یہ اس کے خبیث باطن کی آواز ہے۔

17- جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، کم از کم اتنا کہہ لے: ”وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“۔

18- جہاں کہیں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نائی اسم گرامی آئے تو لفظ ”سیدنا“ کا اضافہ کرے، اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو۔

ایک مرتبہ ایک ترکی نو جوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دلائل الخیرات پڑھنے لگا، جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک آتا تو وہ سیدنا نہیں کہتا تھا، حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا: حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ سیدنا بھی کہہ! اس نے کہا کہ جب کتاب میں سیدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں؟ حضرت شیخ قدس سرہ نے ہر طرح سے سمجھایا، مگر وہ نہ مانا۔ رات جب وہ ترکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ خواب میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اس کے پیٹ پر بخیر رکھ دیا اور پوچھا: بتا! تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم پاک کے ساتھ سیدنا کہے گا یا نہیں؟ وہ تو سید العالمین ہیں، تو کس گنتی میں ہے (وہ تو جنوں کے بھی سردار ہیں، انسانوں کے بھی، وہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو نوریوں کے بھی)۔

(آپ کوثر ص 274، شرح کلام رضا ص 967)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ..... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

عاشقوں کا درود و سلام محبوب علیہ السلام خود سماعت فرماتے ہیں

ایک عاشق صادق جب درود و سلام پڑھتا ہے تو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے خود سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں الحمد للہ! ہمارا عقیدہ ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اپنی امت کے احوال ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ زندہ ہیں اور یہ بات عادت کے اعتبار سے محال ہے کہ کوئی دن اور رات ایسے ہوں جن میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام نہ پڑھا گیا ہو اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں ہیں۔ میں اور جسم شریف کو زمین نہیں کھا سکتی اور اجماع بھی اسی بات پر ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں۔

(القول البدیع، ص 171 بیروت)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: انبیاء کرام علیہم السلام اسی حقیقی حیات کے ساتھ زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔ (بہار شریف حصہ اول)

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ!
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائق بخشش)

اب آپ اس تصور کے ساتھ درود شریف کے فضائل پڑھ کر درود و سلام پڑھیں کہ سرکار علیہ السلام سماعت فرما رہے ہیں۔

حدیث نمبر ۱: دو عالم کے مالک و تاجدار سرورِ ذی وقار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جو لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں اور وہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ تو ہم عاشقوں کے دل کے چین، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پہنچایا جاتا ہے۔ (آب کوثر ص 86، دلائل الخیرات)

جو گدا محو یاس رہتے ہیں
اُن کے غم میں اداس رہتے ہیں
دیکھنے کو وہ دور ہیں خالد
اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتے ہیں

(خالد محمود خالد)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲: حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

حضور پر نور شافع یوم النشور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے سیاحت کرنے والے کچھ فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پیش کرتے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 8 ص 399، احیاء علوم الدین ج 1 ص 396، دار احیاء التراث العربی)

بیروت، سعادة الدارين ج 1 ص 202، افضل الصلوة ص 152، جذب القلوب ص 264، مدارج النبوة

ج 1 ص 484 'جلاء الافہام ص 48' مشکوٰۃ شریف ص 87 'رقم 862' الترغیب والترہیب 'کتاب الذکر والدعاء ص 429 بیروت)

تیری فرش پہ حکومت تیری عرش پہ حکومت
تو شہنشاہ زمانہ مدنی مدینے والے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳: حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے اللہ عزوجل
نے ساری مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطاء فرمائی ہے تو قیامت تک جب بھی میر
اکوئی اُمتی میری بارگاہ میں درود پڑھے گلے تو وہ فرشتہ مجھے اس شخص کا اور اس کے باپ کا
نام پیش کرتا ہے اور عرض کرتا ہے: فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
پر درود بھیجا ہے۔

(مجمع الزوائد ج 10 ص 251 رقم 17291 کتاب الادعیۃ الزواجر ج 1 ص 167 'نزہۃ المجالس'
ج 2 ص 264 'الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء ص 429 بیروت)

یہ جہاں تو کیا ہے ہر جہاں کے گوشوں سے
درود آتا ہے ان پر سلام آتا ہے
تمام ارض و سما اس کو چوم لیتے ہیں
حضور پاک کا جس لب پہ نام آتا ہے

(اقبال نواز)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو میری قبر انور کے پاس سلام عرض کرتا ہے اسے میں خود سماعت کرتا ہوں اور جو دور سے بھیجتا ہے اسے میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔

(مدارج النبوة ج 1 ص 484، شفاء شریف ج 2 ص 365، افضل الصلوٰۃ ص 153، جلاء الافہام ص 40، مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ص 88، رقم 872، سعادة الدارين ج 1 ص 242)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”مرقاۃ المفاتیح“ کتاب میں (خود سماعت کرتا ہوں) کے تحت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بغیر واسطہ کے حقیقی طور پر سنتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح ج 2 ص 347)

بزبانِ زائریں تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر و معنبرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے تو اس پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتا ہے جو مجھ تک وہ درود پہنچا دیتا ہے اور یہ اس کے دنیا و آخرت کی حاجات حل کرنے کو کافی ہوتا ہے اور قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا شفیع ہوں گا۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 242، درمنثور ص 579 ج 6، جذب القلوب ص 264)

یہ جہاں تو کیا ہر جہاں کے گوشوں سے
درود آتا ہے ان پہ سلام آتا ہے
تمام ارض و سما اس کو چوم لیتے ہیں
حضور پاک کا جس لب پہ نام آتا ہے

(اقبال نواز)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۶: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے گھروں کو قبور نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عید بناؤ اور مجھ پر صلوٰۃ (درود) بھیجو
بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے خواہ تم جہاں بھی ہو۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 227، کتاب الاذکار ص 136، شفاء شریف ج 3 ص 365، جلاء

الافہام ص 138، مشکوٰۃ شریف ص 87، رقم 864)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”میری قبر کو عید نہ بناؤ“ کے تحت فرماتے
ہیں: یعنی جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے ہیں ایسے میرے مزار پر نہ آؤ
بلکہ اکثر حاضری دیا کرو یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میلوں میں جاتے ہیں
ایسے تم ہمارے روضہ پر بے ادبی سے نہ آیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔

(مرآۃ المناجیح ج 2 ص 97، قادری پبلشرز)

إِنْ نِلْتَ يَا رَوْحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ

بَلِّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَمُ

(امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے بادِ صبا! اگر تیرا گزر سرزمینِ حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ اقدس کو

پہنچا جس میں نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو حق تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے اور
میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 5 ص 245، باب زیارة القبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شفاء شریف
جلد دوم ص 364، کتاب الاذکار ص 136، الزواجر ج 1 ص 166، افضل الصلوٰۃ ص 154، مدارج النبوة
ج 1 ص 478، جذب القلوب ص 263، مشکوٰۃ شریف ص 87، رقم 863، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم جلاء الافہام ص 39، احیاء علوم الدین ج 1 ص 396، بیروت، سعادة الدارين ج 1 ص 232، نزہۃ
المجالس ج 2 ص 278، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 429، بیروت)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۸: حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
مجھ پر بکثرت درود پڑھو، بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر کے پاس ایک فرشتہ
مقرر فرما دیا ہے، جب میرا کوئی امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے، مجھ سے وہ فرشتہ کہتا ہے: یا محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر
درود بھیجا ہے۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 197)

بزبان زائرین تو میں سلام بھیجتا ہوں

کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۹: حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

بے چین دلوں کے چین، سرورِ کونین، سلطانِ الحرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم جہاں بھی ہو وہیں سے مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پہنچتا ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص ۱۵۲، جلاء الافہام ص ۷۴، شفاء شریف حصہ دوم ص ۳۶۵، سعادة الدارين ج ۱ ص ۲۰۷، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص ۴۲۹ بیروت)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

احادیث طیبہ کی روشنی میں درود شریف کے فوائد

- 1- درود پاک اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے۔
- 2- درود شریف گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔
- 3- درود شریف درجات بلند کرتا ہے۔
- 4- بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے۔
- 5- درود شریف پڑھنے والے کو ثواب اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔
- 6- اس کی نیکیوں کا پورا وزن کیا جائے گا۔
- 7- دنیا کے تمام اُمور صحیح ہوتے ہیں۔
- 8- غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
- 9- غم و فکر سے محفوظ رہتا ہے۔
- 10- درود شریف پڑھنے والا دہشت سے بری رہتا ہے۔
- 11- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محشر میں شفاعت نصیب ہوگی۔
- 12- اللہ عز و جل کی رحمت اور خوشنودی حاصل ہوگی۔
- 13- اللہ عز و جل کے غضب سے محفوظ رہے گا۔
- 14- میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔
- 15- وہ حوض کوثر سے جام پئے گا۔
- 16- دوزخ کے قہر اور غضب سے بچ جائے گا۔

- 17- پل صراط سے بجلی کی رفتار سے گزرے گا۔
- 18- مرنے سے پہلے ہی اپنی جگہ جنت میں دیکھ لے گا۔
- 19- جنت میں حورؤں کی خدمت میسر ہوگی۔
- 20- راہِ خدا میں جنگیں لڑنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔
- 21- وہ پاک اور طاہر ہوگا۔
- 22- ایک درود پاک سے ایک سو حاجتیں پوری ہوں گی۔
- 23- وہ اہل سنت میں شامل ہوگا۔
- 24- رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا۔
- 25- میدانِ محشر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ مبارک میں ممتاز رہے گا۔
- 26- اللہ تعالیٰ کا قرب اور سرکار علیہ السلام کی بارگاہ تک رسائی ہوگی۔
- 27- پل صراط پر نور کی روشنی ہوگی۔
- 28- ہر دشمن پر فتح پائے گا۔
- 29- لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی۔
- 30- ہر جگہ اتفاق کی دولت نصیب ہوگی۔
- 31- ہر منافق اس سے حسد کرے گا۔
- 32- خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا۔
- 33- اس کی غیبت کم ہوگی۔
- 34- دنیاوی فائدے حاصل ہوتے رہیں گے۔
- 35- درود پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نصیب ہوگی۔
- 36- اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔
- 37- وہ حسرت کی موت نہیں مرے گا۔

- 38- وہ بخل کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔
- 39- میدانِ محشر میں جنت کی راہیں کھلی ملیں گی۔
- 40- اس کے بدن سے خوشبو آ یا کرے گی۔
- 41- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہوگا اور ہوتا رہے گا۔
- 42- اسے نیکی کی خواہش ہر وقت رہے گی۔
- 43- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا نام لیا جائے گا۔
- 44- وہ مرتے دم تک ایمان پہ قائم رہے گا۔
- 45- اس پر اللہ تعالیٰ کے احسانات وارد ہوتے رہیں گے۔
- 46- دل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ مبارکہ نقش ہو جائے گی۔
- 47- اس میں مرشدِ کامل کی خصوصیات پیدا ہوں گی۔
- 48- اس کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔
- 49- اس کی دعائیں بارگاہِ الہی عز و جل میں قبول ہوں گی۔
- 50- میدانِ محشر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوگا۔
- 51- بھولی ہوئی چیز یاد آ جایا کرے گی۔
- 52- جنت میں بلند درجات نصیب ہوں گے۔
- 53- اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود اس کو ایک خاص مقام لے کر دے گا۔
- 54- اللہ عز و جل اس کے اعمال اس کی عمر اس کی ذات و اولاد میں برکت دے گا۔
- 55- اس کے مال و اسباب میں برکت ہوگی۔
- 56- چار پشتوں تک برکت کے آثار ظاہر ہوں گے۔
- 57- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر پائے گا۔
- 58- اس کی زبان پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جاری رہے گا۔

59- دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

60- گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

61- فرشتے اس پر درود پڑھتے رہیں گے۔

62- اس کے گناہوں پر پردہ پڑا رہے گا۔

63- اس کا گھر روشن رہے گا۔

64- ملائکہ اس کے درود کو سنہری حروف میں لکھ کر بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرتے ہیں۔

65- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

66- موت سے پہلے اسے توبہ کی توفیق ملے گی۔

67- جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا۔

68- اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

69- اس کے چہرے پر نور اور گفتار میں حلاوت پیدا ہوگی۔

70- اس کی مجلس میں بیٹھنے والے مسرور رہیں گے۔

71- اس کی دعوت کا ثواب دس گنا ہوگا۔

72- وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار رہے گا۔

73- وہ فرشتوں کا امام بنے گا۔

74- وہ اوامر و نواہی کا احترام کرنے گا۔

75- وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قوی و فعلی اتباع کرے گا۔

76- اس کی کشتی طوفان سے پار ہوگی۔

77- وہ ہمیشہ نیک ہدایت حاصل کرے گا۔

78- وہ دنیا کے مشاغل سے فارغ رہے گا۔

79- اس کو فوز و فلاح کے مراتب حاصل ہوں گے۔

- 80- نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میدانِ محشر میں اس کے کفیل ہوں گے۔
- 81- جنت میں اس کا گھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے ساتھ ہوگا۔
- 82- درود شریف کی برکت سے بہشتی رہن سہن میں وسعت ہوگی۔
- 83- درود پڑھنے والا طاعون کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا۔
- 84- اس سے بلائیں دور رہیں گی۔
- 85- درود شریف پڑھنے والا تھوڑے ہی عرصہ میں غنی ہو جاتا ہے۔
- 86- دنیا میں مشہور و معروف ہو جاتا ہے۔
- 87- میدانِ محشر میں درود پاک پڑھنے والے کی زبان سے نور کی کرنیں نکلیں گی۔
- 88- روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھنے والے کو دنیا میں ہی اس کا جنتی ٹھکانہ نظر آ جائے گا۔
- 89- قیامت میں عرشِ معلیٰ کے سائے میں جگہ ملے گی۔
- 90- درود شریف پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور علیہ السلام کے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔ سبحان اللہ!
- 91- درود شریف پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔
- 92- درود شریف تمام نفلی عبادتوں سے افضل ہے۔
- 93- درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔
- 94- قیامت کے دن سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچایا جائے گا۔
- 95- جنت میں کثرت سے حوریں ملیں گی۔
- 96- درود شریف پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ سے فوائد

97- درود پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔

98- درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

99- درود پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہو جاتی ہے۔

100- درود پاک کی کثرت سے بندہ اولیاءِ کرام کے حلقہ میں شامل ہو جاتا ہے۔

101- درود پاک ساری نقلی عبادتوں سے افضل ہے۔

102- درود پاک ہر خیر کو پانے والا اور ہر شر کا دافع ہے۔

103- درود پاک فتوحات کی چابی ہے۔

104- درود پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

105- درود پاک جنت کا راستہ ہے۔

106- درود پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

107- درود پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

108- درود پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائے گی نہ کیڑے۔

109- درود پاک اسمِ اعظم ہے جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیا

کے کام ہوں یا آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی درود

پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

110- قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اُس جہاں میں روئے گا اور

جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے گا جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں

مصیبتوں میں پھنس جائے گا لیکن درود پاک پڑھنے والے کے لیے یہاں بھی

عیش وہاں بھی عیش یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

(شرح کلامِ رمضان 982 آپ کثر ص 14)

کاش ہر گھڑی رہے لب پر درود اور سلام
 اس کے علاوہ آئے نہ بے جا کبھی کوئی کلام
 تیری نظر پاک کا تنویر بھی ہے منتظر
 یا رسول اللہ! نگاہِ کرم ہو اس پر مدام
 (عطاری عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

درود شریف کے بارے میں اقوالِ مبارکہ

ہمارے اسلام میں سے چاہے مفسرین گزرے یا محدثین، محققین گزرے یا مدققین، متقدمین گزرے یا متاخرین، متکلمین گزرے یا کوئی اور ان میں سے ایک تعداد ہے جنہوں نے درود و سلام کے فیوض و برکات کے بارے میں اپنے لبہائے مبارکہ کو جنبش دی جو پھول مبارک جھڑے وہ اس وقت کے کاتب حضرات یا وہ خود مدنی گلدستے میں لکھ لیتے اور آنے والی نسلوں کے لیے خوشی کا سامان پیدا کرتے۔ انہی بزرگانِ دین کے اقوالِ مبارکہ پیش خدمت ہیں پڑھئے اور قلوب و اذہان کو معطر کیجئے:

قول نمبر ۱: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے جو کوئی درود و سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتا ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش ہوتا ہے۔ (شفاء شریف حصہ دوم ص 365)

بزبانِ زائریں تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۲: ”مسالك الخفاء“ میں ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: اے موسیٰ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے

دن کی پیاس نہ لگے! عرض کی: ہاں! یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے پیارے کلیم! میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کر۔

(جذب القلوب ص 332)

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھے اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا
(حدائق بخشش)

تپش مہر قیامت کو سہیں ہم کیسے
اپنے دامانِ کرم کا ہمیں سایہ دے دو
(سفینہ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۳: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا، گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(درمنثور ج 6 ص 578، آب کوثر ص 118)

سخاوت تیرے گھر کی ہے، عنایت تیرے گھر کی ہے

تیرے در کا سوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۴: اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں:

مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے
لہذا مجالس کو درود پاک سے آراستہ کرو۔ (آپ کوثر)

تزئین مجلسوں کی درود و سلام سے ہے
تسکین عاشقوں کی درود و سلام سے ہے
اُٹھ والہانہ کہہ یہ شہباز قادری
تعیین سنیوں کی درود و سلام سے ہے

(ابوالخیر غفر عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۵: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

نبی کریم رُوفِ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کا
راستہ ہے۔ (ایضاً)

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلی الصلوٰۃ والسلام

(قبلہ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۶: حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا

کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک
کی کثرت کرو۔ (ایضاً)

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
 قول نمبر ۷: حضرت سیدنا وہب بن منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
 سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی
 عبادت ہے۔ (ایضاً)

لطف و کرم ان پر عام رہتا ہے
 جن کے لب پہ درود و سلام رہتا ہے
 تنویر ہے اللہ کی عبادت یہ یقیناً
 پھر کیوں تجھے اس کے سوا کام رہتا ہے
 (عطاری غنی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
 قول نمبر ۸: سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:
 میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے
 پڑھے۔ (ایضاً)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
 قول نمبر ۹: امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
 اہل سنت و جماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم پر درود و سلام کی کثرت کرنا ہے۔ (القول البدیق ص 60 بیروت)
 میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
 میرا لاشہ بھی کہے گا: الصلوٰۃ والسلام
 (قبلہ بخشش)

یقیناً یہ تیرا انعام ہے کہ مل گئے مجھ کو
شہنشاہ بریلی اعلیٰ حضرت یا رسول اللہ ﷺ!
مجھے تم مسلک احمد رضا پر استقامت دو
بنوں خدمت گزار اہل سنت یا رسول اللہ ﷺ!

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
قول نمبر ۱: پیران پیر گیارھویں والی سرکار حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا:

”عَلَيْكُمْ بِلَزُومِ الْمَسَاجِدِ وَكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ“
اے ایمان والو! تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم پر درود پاک کو لازم کر لو (آپ کوثر)

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلی الصلوٰۃ والسلام

(قبلہ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
قول نمبر ۱۱: حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب ”مطالع المسرات“
نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درود پاک اپنی رضا اور اپنا قرب حاصل کرنے کا
سبب بنایا ہے لہذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا حق
دار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس
کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔

(آپ کوثر)

سائلو! دامنِ خنی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۱۲: حضرت سیدنا خضر اور حضرت سیدنا الیاس علیہما السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (ایضاً)

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بعض اخبار میں ہے:

قول نمبر ۱۳: اللہ عزوجل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تجھے دس ہزار کانوں کی قوتِ سماعت عطاء فرمائی، حتیٰ کہ تو نے میرے کلام کو سن لیا اور دس ہزار زبانوں کی قوتِ گویائی عطاء فرمائی، حتیٰ کہ تو نے جواب دیا: تو میرا محبوب اور قریبی تب ہو گا جب تو میرا ذکر کرے گا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۱۷۳، رحمتوں کی برسات، بحوالہ القول البدیع ص ۱۳۷، بیروت)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۱۴: پیر محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ درود پاک کو اسم اعظم قرار دیتے تھے۔ (آپ کوثر)

جیسے اسم اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں، یوں ہی درود پاک سے بھی سارے کام پورے ہو جاتے ہیں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اخروی..... تو ان کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے۔ (از منتہی محمد امین مدظلہ العالی)

اے چشمہ رحمت بآبی انت و انہی

دنیا پہ تیرا لطف سدا عام رہا ہے

(مسدّد حالی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۱۵: ڈاکٹر عبد المجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا: یہ کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب (حیرت) سے پوچھا: وہ کیسے؟ تو علامہ اقبال نے فرمایا: میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(آپ کوثر بحوالہ روزنامہ نوائے وقت، 21 اپریل 1988ء)

رتے بلند ہوتے ہیں درود و سلام سے

خزینہ کرم ملتے ہیں درود و سلام سے

(عطاری غنی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ضروری مسئلہ..... توجہ فرمائیں

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک جب بھی سنیں منہ سے ادا کریں یا لکھیں تب درود و سلام ان کی ذاتِ عالی پر پڑھنا اور لکھنا باعثِ صد ثواب ہے لیکن آج کل لوگ ایسے بھی ہیں جو جلدی میں یا کاغذ کی بچت کیلئے ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کی جگہ ”صلعم“، ”علیصم“ لکھتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام مقدس کے ساتھ جنج اور انبیاء کرام کے اسماء مبارکہ کے ساتھ ”اور صحابہ کرام و اولیائے کرام کے اسماء کے ساتھ رضیٰ رح لکھتے ہیں۔ ان کا یہ فعل بالکل غلط ہے ایسا کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ سوچئے! ایک بچہ امتحان دینے کے لیے جائے اور کسی سوال کے جواب میں یہ لکھنا پڑے کہ میں کراچی میں رہتا ہوں وہ بچہ اس جملہ کی جگہ صرف یہ لکھ دے: م۔ ک۔ م۔ ر۔ ہ کیا جواب چیک کرنے والا اسے پاس کرے گا؟ نہیں نا! تو جو لوگ درود شریف کی جگہ ”صلعم“ وغیرہ اور اللہ تعالیٰ کے نام انبیاء کرام کے نام اور صحابہ کرام و اولیائے کرام کے نام کے ساتھ مخفف صورتیں لکھ دیتے ہیں کیا وہ مطمئن ہیں کہ ان کا یہ فعل مقبول ہوگا بالکل نہیں! بلکہ الٹا عتاب کا شکار ہوگا کیونکہ شفاء الاسقام میں ایک کاتب کی زبانی یہ حکایت نقل کی گئی کہ وہ جب بھی صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہتا تو اس کی جگہ ”صلعم“ لکھ دیتا وہ اس وقت تک نہ مراجب تک اس کا ہاتھ کاٹ نہ دیا گیا۔ اس کاتب نے یہ بات بھی بتائی کہ ایک کاتب لفظ ”صلعم“ لکھا کرتا تھا تو مرنے سے پہلے اس کی زبان کاٹی گئی اس کا بیان ہے کہ ایک کاتب جب درود و سلام لکھنا چاہتا تو یوں لکھتا: علیصم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سو وہ اس وقت تک نہیں مراجب تک اس کا آدھا جسم بیکار نہیں ہو گیا۔ ایک اور کاتب کا طرزِ عمل بھی ایسا ہی تھا سو وہ ایک آنکھ سے اندھا ہو

کر مرا یہ شخص بازاروں میں بھیک مانگا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین ج 1 ص 362)

پڑھئے! غور سے پڑھئے!

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہار شریعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھے، بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے۔

(بہار شریعت حصہ اول)

دیکھا آپ نے کہ براہ اختصار جو یہ فعل کرتا ہے وہ حرام کا مرتکب ہوتا ہے تو اس حرام و ناجائز فعل سے بچئے اور محبت و شوق سے مکمل درود و سلام لکھئے اور پڑھئے۔ جو شخص مکمل درود لکھے گا اس کے فضائل بے شمار ہیں چنانچہ عبید اللہ بن عمر میسرۃ القواریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی کاتب تھا میں نے اسے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا: تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا برتاؤ کیا؟ اس نے کہا: مجھے بخش دیا میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہنے لگا: میں حدیث پاک کو لکھنے کے دوران جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا۔ سبحان اللہ!

النمیری نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ روایت نقل کی کہ میرا ایک بھائی تھا وہ مر گیا میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہا: میں حدیث شریف کی کتابت کیا کرتا تھا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا اس سے میری نیت حصول ثواب کی ہوتی بس اسی سے میری مغفرت ہو گئی سبحان اللہ! (سعادۃ الدارین ج 1 ص 352-355)

سابقہ فعل سے توبہ کے ساتھ ساتھ یہ نیت کر لیجئے کہ انشاء اللہ کبھی بھی یہ مخفف الفاظ نہیں لکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

درود شریف پڑھنے کے مقامات

اب آپ کے سامنے وہ مقامات ذکر کیے جائیں گے جن کے بارے میں تاکید یا اجر و ثواب اور فضیلت بہت ہے:

- 1- آخری قعدہ میں التحیات کے بعد
- 2- نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد
- 3- جمعہ المبارک کے دونوں خطبوں میں
- 4- نماز عیدین میں
- 5- خطبات عیدین میں
- 6- سورج اور چاند گہن کے وقت
- 7- اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ!
- 8- اقامت نماز کے وقت
- 9- پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد
- 10- دعا سے پہلے اور دعا کے بعد
- 11- مسجد سے باہر آتے اور جاتے وقت
- 12- وضو کرتے وقت
- 13- دعا کے درمیان
- 14- حاجی تلبیہ کے بعد
- 15- قیام عرفات میں

- 16- مسجد خیف شریف میں
- 17- صفا و مروہ پہاڑ پر
- 18- حجر اسود کو بونہ دیتے وقت
- 19- زیارتِ روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وقت
- 20- صبح اور شام کے وقت
- 21- جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اسی بار
- 22- مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت
- 23- جمعہ کی رات کثرت سے
- 24- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک، صفاتِ مبارک وغیرہ پڑھتے اور لکھتے وقت
- 25- ہر مجلس ذکر میں
- 26- حفظ قرآن کے لیے
- 27- وعظ و تقریر کے وقت
- 28- سوتے وقت اور جب سو کر اٹھے
- 29- گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت
- 30- کسی چیز کے بھول جانے کے وقت
- 31- نکاح کے وقت
- 32- مفلس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا صدقہ درود شریف ہے۔
- 33- مصیبت اور سختی کے وقت
- 34- فتویٰ لکھتے وقت
- 35- احباب سے ملتے وقت
- 36- پاؤں کے سن ہو جانے پر

37- کان کے درود کے وقت

38- الزام سے بری ہونے کے لیے

39- طلب شفا کے مرض کے لیے

40- جس کو نیند نہ آئے پہلے

41- گھر میں داخل ہونے کے وقت۔ (شرح کلام رضا ص 985)

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زبان رہے

میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

فضائل و برکات والے درود شریف

بعض لوگ کہتے ہیں کہ درودِ ابراہیمی ہی ہر وقت پڑھنا چاہیے، صرف اسی کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ درودِ ابراہیمی کے علاوہ اور بھی بے شمار درود شریف سرکار علیہ السلام صحابہ کرام و بزرگانِ دین رحمہم اللہ! جمعین سے منقول ہیں، خود محدثین کرام نے اپنی کتب کے اندر اسم مبارک کے ساتھ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ لکھا ہے، بہر حال ہم عشق کے بندے ہیں، کیوں بات بڑھائی ہے۔

ابھی ہم انشاء اللہ عزوجل وہ درود شریف ذکر کریں گے جو احادیث طیبہ اور بزرگانِ دین سے ثابت ہیں اور ان کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

۱۔ خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے کہا: ”جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ“ تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔

(افضل الصلوٰۃ ص 240، سعادة الدارين ج 1 ص 245، كشف الغمہ ج 1 ص 595، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 431 بیروت)

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا روفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

۲- تاجدارِ عرب و عجم، شفیع اُمم، صاحبِ جود و کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا:

جس نے یہ درود شریف پڑھا: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْمُقَرَّبِ

عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 245، شفاء شریف جلد دوم ص 361، مشکوٰۃ شریف ص 88 رقم 874، کشف

الغمہ ج 1 ص 595، افضل الصلوٰۃ ص 233، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 431 بیروت)

بخشائیں گے ان سب کو محشر میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

بھیجی ہیں درودوں کی جس جس نے بھی سونا تیں

(عبدالحمید صدیقی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۳- حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے کہا: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ“ وہ کھڑا تھا

تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے بخش دیا جائے گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص 240)

ہر خطا تو درگزر کر بے کس و مجبور کی

یا الہی! مغفرت کر بے کس و مجبور کی

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۴- حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے:

جو شخص یہ چاہے کہ نبی علیہ السلام کے حوض سے پورا پیالہ پئے تو وہ یہ پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ اَجْمَعِيْنَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ“۔

(شفاء شریف ج 2 ص 359، القول البدیع ص 55 بیروت، افضل الصلوٰۃ ص 254)

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے کہ بُرا ہو کہ بھلا ہو

(ذوقِ نعت)

قربان! سرِ محشر ہم پیاس کے ماروں کو
بھر بھر کے وہ کوثر کے جام پلاتے ہیں

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْمَحَبِّیْبِ..... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۵۔ حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم رسول پاک صاحبِ لولاک سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ باہر نکلے یہاں تک کہ ہم ایک چوک میں جا کھڑے ہوئے ایک اعرابی آیا اور
اس نے کہا: ”السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ“۔ حضور علیہ
السلام نے فرمایا: وعلیک السلام! جب تم میرے پاس آئے تھے تو تم نے کیا کہا تھا؟ اس
نے عرض کی: میں نے کہا تھا:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلٰوۃُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃُ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا
تَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ“۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اتنے فرشتوں کو

دیکھ رہا ہوں کہ آسمان کے کنارے بھر گئے ہیں۔ (سعادة الدارين ج 1 ص 207)

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَمْ بھي پڑھو درود

بارت نوريوں كي سر عرش سے چلي

(ابوالخير عفي عنه)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۶۔ خلق کے حاکم رزق کے قاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ان الفاظ میں مجھ پر درود پاک پڑھا:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي
الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ“ وہ خواب میں مجھے دیکھے گا اور جس نے مجھے
خواب میں دیکھا وہ قیامت کے دن بھی مجھے دیکھے اور جس نے مجھے قیامت کے روز
دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض
سے سیراب ہوگا اور اللہ عزوجل اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص 234، کشف الغمہ ج 1 ص 595)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے

وہ کیسے جلے جو کہ غلام مدنی ہو

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۷۔ حضرت سیدنا جابر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا: جو میرا امتی صبح و شام یہ درود شریف پڑھے:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى

لَكَ اللَّهُمَّ يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ وَأَعْطِ مُحَمَّدًا بِالدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ وَالْوَسِيلَةِ فِي الْجَنَّةِ
 اللَّهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَأَعْطِ مُحَمَّدًا (صلى الله تعالى عليه وآله وسلم) مَا هُوَ أَهْلُهُ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ "اس نے ستر
 لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک تھکا دیا اور اس نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر دیا اور اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت ہو
 گئی۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 624)

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا
 ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا
 اُن کے در نے سب سے مستغنی کیا
 بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا

(ذوق نعت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۸- تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے درمیان کوئی نہیں بیٹھتا تھا ایک دن ایک شخص آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم نے اس کو اپنے اور اُن کے درمیان بٹھایا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس پر تعجب
 ہوا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص مجھ پر
 اس طرح درود شریف پڑھتا ہے:

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ"

(سعادة الدارين ج 1 ص 225 'القول البدیع ص 57 بیروت)

حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب القول

البدیع' اسی کے تحت فرماتے ہیں کہ مذکورہ شخص کو اسلام پر ہمیشہ ثابت قدم رہنے یا حاضرین مجلس کو اسی طرح درود شریف پڑھنے کی ترغیب دینا مقصود ہوگی اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی اور شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب اور محبوب ہوگا۔ (القول البدیع ص 57)

ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہرِ یار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۹۔ جو کوئی دن میں تینتیس مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قبرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان سے حجاب دور فرمادے گا وہ درود شریف یہ ہے:

”اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا

وَلِحَقِّهِ اَدَاءٌ“۔ (سعادة الدارين ج 1 ص 628)

نظروں میں رہے جس کے جمالِ شہِ والا
اس شخص کی دنیا میں اُجالا ہی اُجالا

(سرورِ کیفی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۰۔ کسی شخص نے حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس درود پاک کی برکت سے میری بخشش فرمادی:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الدَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ“

(مدنی پنج سورہ بحوالہ افضل الصلوات)

آمنہ کے دل بر و دلدار پر لاکھوں بہلام
انبیاء کے سرور و سردار پر لاکھوں سلام

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۱- صاحب روح البیان فرماتے ہیں: جو شخص اس درود پاک کو پڑھے گا اس کا
مال و دولت بڑھتا رہے گا:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ“۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ روح البیان)

عنایت تیرے گھر کی ہے سخاوت تیرے گھر کی ہے
تیرے در کا سوا لی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۲- بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی
رات) اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت
سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت
بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے قبر میں اپنے
رحمت بھرے ہاتھوں سے اتار رہے ہیں۔

(مدنی پنج سورہ بحوالہ افضل الصلوات)

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِیْبِ

الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

دم آخر مجھے دیدار ہو محبوبِ عالم کا
خدا کے آخری پیہر نورِ مجسم کا
تیرا لطف و کرم مجھ پر رہے میدانِ محشر میں
نگاہوں کو تیرا دیدار ہو پُرھول منظر میں

(جمشید علی رزاقی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۱۳۔ جو یہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے ستر دروازے کھول دیئے

جاتے ہیں: ”صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ“۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ القول البدیع)

لطف و کرم ان پہ عام رہتا ہے
جن کے لبوں پہ درود و سلام رہتا ہے
تنویر اللہ کی عبادت ہے یہ یقیناً
پھر کیوں تجھے اس کے سوا کام رہتا ہے

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۱۴۔ حضرت احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں:

اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا

ہے۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ فصل الصلوات)

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً
بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ۔“

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہل ایمان سلام کہتے ہیں

تیرے عشاق تیرے دیوانے جانِ جاناں سلام کہتے ہیں (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۱۵- یہ درود شریف ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے سو مرتبہ پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

(مدنی پنج سورہ بحوالہ الوظیفۃ الکریمہ)

‘صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِلَهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ
وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ’۔

آمنہ کے دلبر و دلدار پہ لاکھوں سلام

انبیاء کے سرور و سردار پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۱۶- درود تجینا کے بارے میں ایمان افروز مدنی بہار

علامہ ابن فاکہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب ”الفجر المنیر“ میں اس درود شریف کے بارے میں ایک واقع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پارسا شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ بذریعہ کشتی سمندری سفر پر روانہ ہوئے راستہ میں شدید طوفان نے آلیا جسے ”اقلابیہ“ (الٹ پلٹ کر دینے والا) کہتے ہیں بہت کم لوگ ہیں جو اس طوفان میں پھنس کر ڈوبنے سے بچتے ہیں لوگ ڈوبنے کے خوف سے چیخ و پکار کرنے لگے مجھے نیند آ گئی خواب میں نبی اکرمؐ نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کشتی والوں کو کہو کہ وہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّينَا بِهَا“ سے لے کر ”بَعْدَ الْمَمَاتِ“ تک پڑھیں میں بیدار ہوا اور کشتی والوں کو خواب بیان کی ہم نے مل کر تین سو مرتبہ پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے طوفان سے نجات عطاء فرمائی۔

شیخ مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے شیخ حسن بن علی اسوانی کے

حوالے سے بیان کیا کہ جو شخص یہ درود پاک (درود تحینا) کسی بھی مشکل، آفت یا مصیبت میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان فرمادے گا اور اس کا مقصد پورا فرمادے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَّاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا
مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (مدنی پنج سورہ بحوالہ مطالع المسرات)

فریاد اُمتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۷۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے
یہ پسند ہو کہ اس کو پورا ثواب ملے تو جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو کہے:
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مشکوٰۃ شریف ص 88، رقم 810، درمنثور ج 6 ص 572، بیروت، ابوداؤد ج 1 ص 148، شفاء شریف ج 2 ص 358)

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(تصیدہ بروہ شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۱۸- با وضو مریض کو یہ درود شریف لکھ کر دیں کہ زبان سے چائے یا پانی میں گھول کر پلا دیں شفاء ہونے تک یہ عمل برابر کرتے رہیں باذن اللہ موت کے سوا ہر مرض کو مفید ہے۔ (مدنی پنج سورہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ
الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَّائِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ .

شافع روزِ جزاء تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
یشانی و بنانی ہو تم، کافی و دانی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۱۹- اس درود پاک کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے نیز اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو یہ درود پاک پانچ سو بار پڑھے ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ افضل الصلوات)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ النُّوْرِ الدَّائِي
وَالسَّارِیْ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالْصِّفَاتِ .

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

۲۰۔ درودِ تاج کے فضائل:

- 1- جو شخص چاند کی پہلی سے چودھویں تک شبِ جمعہ میں بعد نمازِ عشاءِ با وضو پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ایک سو ستر بار اس درود پاک کو پڑھ کر سوز ہے گیارہ شب متواتر اسی طرح کرے انشاء اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔
 - 2- سحر و آسیب جن و شیطان کے دفع کیلئے اور چپک کیلئے گیارہ بار پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔
 - 3- قلب کی صفائی کیلئے ہر روز بعد نمازِ صبح ساٹھ بار اور بعد نمازِ عصر تین بار اور بعد نمازِ عشاء تین بار ورد رکھے۔
 - 4- دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اور غم و غربت دور ہونے کے لیے چالیس شب متواتر بعد نمازِ عشاء ۴۱ بار پڑھے۔
 - 5- روزی میں برکت کیلئے سات بار بعد نمازِ فجر ہمیشہ ورد رکھے۔
 - 6- بانجھ عورت کے لیے ۲۱ چھوہاروں پر سات سات بار دم کر کے ایک چھوہارا روز کھلا دے اور پاکی کے دنوں میں ہمبستر ہو، بفضلِ خدا نیک فرزند پیدا ہوگا۔
 - 7- اگر حاملہ کو تکلیف ہو تو سات دن برابر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔
 - 8- جائز محبت مثلاً میاں بیوی اور ہر مقصود کیلئے آدھی رات کے وقت با وضو چالیس بار صدق کے ساتھ پڑھے انشاء اللہ مطلوب دلی حاصل ہوگا: (مدنی شیخ سورہ)
- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
وَالْمِعْرَاجِ وَالْبَرَقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ
وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَّرْفُوعٌ مَّشْفُوعٌ مَّنْقُوشٌ فِي
اللُّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مُّعْطَرٌ
مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحَى بَذْرِ الدُّجَى

صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ الْوَرَى مَصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيلِ
 الشِّيمِ شَفِيعِ الْأَمَمِ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَاللَّهُ عَاصِمُهُ
 وَجَبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبَرَّاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ
 الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابُ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ
 وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ
 الْمُنْذِيينَ أَنْبِيَاسِ الْغَرِيِّينَ رَحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ رَاحَةِ الْعَاشِقِينَ
 مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مَصْبَاحِ
 الْمُقَرَّبِينَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
 نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ
 قَوْسَيْنِ مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ
 وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

”مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ“

(قصيدة برده شريف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

درود و سلام پڑھنے کی مدنی بہاریں

بہار نمبر ۱: جب ابوالعباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو ان کو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اپنی جامع مسجد کے پاس کھڑے دیکھا، حلقہ پہنے اور سر پر جواہر سے مرصع تاج رکھے ہوئے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا: مجھے بخش دیا، مجھے عزت دی اور مجھے جنت میں داخل فرمایا، کہا: کس سبب سے؟ فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کثرت سے پڑھا کرتا تھا۔ سبحان اللہ عزوجل!

(سعادة الدارين ج 1 ص 331، القول البدیع ص 123 بیروت)

بخشش کا وسیلہ ہے درود و سلام
عاشق کا خزانہ ہے درود و سلام
دنیا کے رنج و الم سے پریشان نہ ہوتنویر
دلوں کا سکینہ ہے درود و سلام

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّي اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲: ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اُس نے اُن کافروں سے کچھ سوال کیا، انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاؤ! وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا، اور اُس نے کہا: اللہ کے واسطے! مجھے کچھ دیجئے،

تنگ دست ہوں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا: ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا، جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: تجھے کیا ملا ہے؟ اس نے مٹھی کھول کر دکھائی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی، یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (آب کوثر)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی

مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۳: ایک بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا، بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں، اُس نے قاصد بھیجا کہ تشریف لائیں، جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا: فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا، یہ ساری برکت درود پاک کی ہے۔ (آب کوثر)

شانی و نانی ہو تم، کافی و دانی ہو تم

درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۴: حضرت سعد زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مصر میں ہمارے پاس ایک عابد زاہد شخص رہتا تھا جسے ابوسعید خیاط کے نام سے پکارا جاتا تھا، وہ لوگوں سے میل جول نہ رکھا کرتا تھا اور نہ ہی محفلوں میں حاضر ہوتا، پھر اچانک اس نے ابن

رشیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ہمیشہ بلا تاغہ آنا شروع کر دیا اس پر لوگوں کو حیرانگی ہوئی اور انہوں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی وہ بولا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن رشیق کی مجلس میں حاضر ہوا کرو کہ اس محفل میں مجھ پر بکثرت صلوٰۃ و سلام بھیجا جاتا ہے۔ (سعادة الدارين ج 1 ص 330 القول البدیع ص 60 بیروت)

ترنم مجلسوں کی درود و سلام سے ہے
تسکین عاشقوں کی درود و سلام سے
اٹھ والہانہ کہہ یہ شہباز قادری
تعمین سُنّیوں کی درود و سلام سے ہے

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۵: بلخ شہر میں ایک مالدار تاجر رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے وہ تاجر مر گیا اور اس کے دونوں بیٹوں نے اس کا مال آپس میں نصف نصف تقسیم کر لیا ان کے باپ کے ترکہ میں سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک (بال) بھی تھے دونوں نے ایک ایک بال مبارک لے لیا اور ایک بال مبارک رہ گیا بڑے بھائی نے کہا: ہم بال توڑ کر نصف نصف کر لیتے ہیں دوسرے نے کہا: نہیں! خدا کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بال مبارک توڑا نہیں جاسکتا یہ اس کی عظمت کے خلاف ہے۔ اب بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا کہ باپ کے ترکہ میں سے تم یہ تینوں بال مبارک لے لو! اور باقی سارا سامان مجھے دے دو چھوٹے نے کہا: مجھے یہ پسند ہے اب بڑے بھائی نے سارا مال سمیٹا اور چھوٹے بھائی نے تینوں بال مبارک حاصل کر لیے یہ تینوں بال مبارک اس نے اپنی جیب میں رکھ لیے۔

اب وہ ان کو نکالتا ان کی زیارت کرتا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا اور پھر جیب میں رکھ لیتا جب کچھ عرصہ گزرا تو بڑے بھائی کا سارا مال و متاع ختم ہو گیا اور چھوٹے بھائی کی دولت بڑھ گئی۔ چھوٹا بھائی کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا ایک مردِ صالح نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضور علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے کہہ دو جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو وہ اس کی قبر پر آئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت پوری ہونے کا سوال کرے پس لوگ اس کی قبر پر آنے لگے اب یہ حال تھا کہ جو سوار اس کی قبر کے پاس سے آتا تو سواری سے اتر جاتا اور پیدل گزرتا۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 336 آپ کوثر)

ان کے جو غلام ہونگے، خلق کے امام ہونگے

آقا پہ درود جب پڑھا میرے سارے کام ہونگے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۶: ایک عورت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا: اے شیخ! میری بچی فوت ہو گئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ ایک مرتبہ سورہ ”الْهٰکُمُ التَّکْوِیْنُ“ پڑھو اور یہ نماز عشاء کے بعد پڑھنا پھر لیٹ جاؤ اور سوتے وقت تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہو۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا پس اس نے خواب میں اس بچی کو عذاب میں گرفتار دیکھا اس پر تانبے کا لباس تھا ہاتھ جکڑے ہوئے اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں جب وہ بیدار ہوئی تو حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئی اور تمام واقعہ عرض کیا فرمایا: کوئی صدقہ کرو شاید اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے۔ رات کو حضرت

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں ایک تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک حسین و جمیل لڑکی ہے جس کے سر پر نور کا تاج ہے کہنے لگی: آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں! عرض کیا: میں اسی عورت کی لڑکی ہوں جسے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نے تو تیری کچھ اور ہی حالت بتائی تھی، جو کہ ایسی نہ تھی۔ لڑکی نے کہا: میری حالت ایسی ہی تھی جیسی میری ماں نے آپ کو بتائی تھی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر تو اس درجہ تک کیسے پہنچی؟ وہ بولی: جیسا کہ میری والدہ نے آپ سے بیان کیا ہے کہ ہم ستر ہزار اشخاص سزا بھگت رہے تھے تو ایک مرد صالح کا ہماری قبروں پر گزر ہوا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود شریف پڑھا اور اس کا ثواب ہم کو ایصال کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کو قبول فرمایا اور ہم سب کو اس عذاب سے آزاد فرما دیا اور مجھے یہ مرتبہ ملا جو آپ ملاحظہ فرما رہے

ہیں۔ (سعادة الدارين ج 1 ص 338)

عمل ہے نہ کوئی سنانے کے قابل

نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل

شفاعت کے صدقے میں جنت ملی ہے

عمل تھے جہنم میں جانے کے قابل

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۷: حضرت ابوبکر بن محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر تھا، حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے ابوبکر رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے ان سے معاف کیا اور ان کی

آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا میں نے کہا: حضور! آپ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

اتنے ادب سے پیش آئے حالانکہ خود آپ اور بغداد کے تمام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شخص مجنون ہے؟ فرمایا: میں نے ان سے وہی سلوک کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے کرتے دیکھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ برتاؤ فرما رہے ہیں تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا: یہ نماز کے بعد یہ آئیہ کریمہ پڑھتے ہیں:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

اور اس کے بعد مجھ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 243 آپ کثر)

شیخ محقق علامہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت کریمہ کو درود شریف پڑھنے سے پہلے پڑھنا حرمین شریفین کے ان حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور ذکر و میلاد بیان کرتے ہیں اس آئیہ کریمہ کے بعد وہ حضرات یہ آئیہ کریمہ ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ“

يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ (الایہ) پڑھتے ہیں پھر اس حکم کی بجا آوری میں "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ" پڑھتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج 1 ص 486)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
(مسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۸: عبدالرحیم بن عبدالرحمن بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حمام میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر سخت چوٹ لگی، شدید درد ہو رہا تھا اور ہاتھ درم زدہ (سوج گیا) تھا، میں رات کو اسی درد میں مبتلا تھا کہ آنکھ لگ گئی، خواب میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، سرکار علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا! تمہارے درود و سلام نے مجھے متوجہ کیا، صبح اٹھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے نہ درد تھا نہ درم (سوجن)۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 343، القول البدیع ص 167 ہمدت)

فریادِ امتی جو کرے حالِ زار میں

ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خیر نہ ہو

(مدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلِّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۹: حضرت ابوالموہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو سرکار علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تم ایک لاکھ کی شفاعت کرو گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شرف مجھے کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا: اس ثواب کا بدلہ جو تم درود پڑھ کر مجھے اس کا ثواب ایصال

کرتے ہو۔ (سعادة الدارين ج 1 ص 364)

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۰: حضرت خلد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب نزع کا وقت آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک رقعہ دیکھا جس میں لکھا تھا کہ یہ خلد بن کثیر کا جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ ہے پس لوگوں نے ان کے اعمال کے متعلق دریافت کیا تو ان کے گھر والوں نے بتایا کہ وہ ہر جمعۃ المبارک کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود و سلام پڑھا کرتے تھے ان الفاظ سے: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مُحَمَّدٍ“ اس درود شریف کی بے کثرت سے کفن و دفن حشر و نشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 376، جذب القلوب ص 339، آب کوثر، تحفہ الصلوٰۃ ص 441)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے
وہ کیسے جلتے جو کہ غلامِ مدنی ہو

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۱: امیر اہل سنت بانی دعوتِ اسلامی ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ”رفیق المستترین“ میں لکھتے ہیں: دو یا تین سال پہلے کا واقعہ ہے ایک پچاسی سالہ بڑھیا حج کے لیے آئی تھی مدینہ منورہ میں سنہری جالیوں کے سامنے صلوٰۃ و سلام عرض کرنا شروع کیا ناگاہ (اچانک) ایک خاتون پر نظر پڑی جو ایک کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بڑے ہی عمدہ القاب کے ساتھ صلوٰۃ و سلام

عرض کر رہی تھی یہ دیکھ کر بے چاری اُن پڑھ بڑھیا کا دل ڈوبنے لگا، عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو پڑھی لکھی ہوں نہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شایانِ شان القاب کے ساتھ سلام عرض کروں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان واقعی بہت بلند و بالا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو انہیں کا سلام قبول فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے، ظاہر ہے مجھ اُن پڑھ کا سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں پسند آئے گا، دل بھر آیا، رو دھو کر چپ ہو رہی رات کو جب سوئی تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، کیا دیکھتی ہے کہ سر ہانے اُمت کے والی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں، لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی، پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: مایوس کیوں ہوتی ہو، ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔

تم اس کے مددگار ہو تم اس کے طرف دار
جو تم کو نکلے سے نکلا نظر آئے
لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۲: بعض روایات میں ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص انتہائی گنہ گار تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے بغیر کفن و دفن کے پھینک دیا، اللہ عز و جل نے اپنے پاک نبی موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اسے غسل دو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو کیونکہ میں نے اسے بخش دیا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: یا رب! تو نے کس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا؟ اللہ عز و جل نے فرمایا: اس نے ایک دن تورات کو کھولا اور اس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا ہوا پایا، محبت سے اسے بوسہ دیا اور ان کی ذات والا صفات پر درود پاک پڑھا، اس لیے میں نے اس کے تمام گناہ معاف فرما

دیئے ہیں۔

(افضل الصلوات ص 175، القول البدیع ص 124 بیروت، نزہۃ المجالس ج 2 ص 223، آپ کوثر)

بخشش ہوئی ہے اس کی جس نے پڑھا درود

جنت ملی ہے اس کو جس نے پڑھا درود

(عطاری غنی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۳: ایک تجارتی جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک شخص عاشق درود

بھی موجود تھا جو روزانہ درود پڑھا کرتا تھا ایک دن وہ اونچی آواز سے درود شریف پڑھ رہا تھا کہ ایک مچھلی نے درود شریف کی آواز سنی تو مست ہو گئی اور جھوٹی ہوئی جہاز کے پیچھے پیچھے تیرتی رہی اور درود پاک سنتی رہی اتفاق سے وہی مچھلی ماہی گیر کے جال میں پھنس گئی، ماہی گیر اس مچھلی کو بیچنے کے لیے بازار لے آیا ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نیت سے خرید فرمائی کہ پکا کر مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گا چنانچہ اُن کی زوجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولہے پر رکھ کر جلانا چاہا تو آگ نہ جلی جب بھی آگ جلائی جاتی بجھ جاتی تھک ہار کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماجرا عرض کیا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی آگ تو کیا اس کو تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود شریف پڑھ رہا تھا اور یہ سنتی رہی تھی۔

سبحان اللہ! جب ایک مچھلی صرف درود شریف سننے کی برکت سے آگ سے محفوظ رہ سکتی ہے تو پھر اگر کوئی مسلمان محبت و شوق میں ڈوب کر اٹھتے بیٹھتے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتا رہے گا تو وہ جہنم کی آگ میں کیوں کر جلے گا؟ (حکایات درود و سلام)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے ہو کہ غلامِ مدنی ہو

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۲: ایک دن آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو!

جب کھانا کھانے لگا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنھناتی ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا: یہ کہہ رہی ہے کہ لکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے گا؟ ہم اسے اٹھا کر نہیں لاسکتیں۔

پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیارے علی (کرم اللہ وجہہ الکریم)! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں جا کر شہد مصفاً نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور بھنھنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے تو فرمایا: میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اُس کا

جواب دے رہی ہے میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہیں میں نے پوچھا: پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی اور بد مزہ بھی تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے ہم اس کے تابع ہیں جب بھی پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بد مزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے..... اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بد مزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔

یوں ہی درود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور نامتمام سجدے و دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ (آپ کوثر)

آپ کا نام نامی اے صل علی

ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۵: مؤلف دلائل الخیرات حضرت شیخ امام محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ سفر میں تھے کہ نماز کا وقت آ گیا آپ وضو فرمانے کیلئے اٹھے لیکن کوئی چیز نہ مل سکی جس کے ذریعے کنوئیں سے پانی نکالتے اسی اثناء میں ایک بچی نے انہیں بالا خانہ سے دیکھا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تعارف کرایا تو بچی کہنے لگی: آپ کی تو بہت تعریف کی جاتی ہے لیکن آپ اس معاملہ میں اس قدر پریشان ہیں کہ کنوئیں سے پانی کس طرح نکالا جائے اور ساتھ ہی اس نے

کنویں میں اپنا تھوک گرا دیا تو کنویں کا پانی کناروں سے اُبل کر زمین پر بہنے لگا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ بتاؤ نے یہ مرتبہ کیسے پایا؟ لڑکی نے کہا: اس ذاتِ اقدس پر کثرتِ درود سے کہ اگر وہ صحرا میں تشریف لے جائیں تو وحشی جانور بھی ان کے دامنِ رحمت سے چمٹ جاتے ہیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس واقعہ کا اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے بارے میں کتاب لکھنے کی قسم کھالی اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”دلائل الخیرات“ ہے۔
(افضل الصلوات ص 220، آپ کوثر)

گر کچھ مرتبہ چاہے تو تھام درود و سلام
اسی سے منفرد ہوا امام جزولی کا مقام
(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
بہار نمبر ۱۶: 1965ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شہر میں ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا تو اسی۔ اے زبیری کا بیان ہے: مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو چنانچہ میں اور میرے ساتھ صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمین ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔ (آپ کوثر بحوالہ کوہستان 25 اکتوبر 1965ء)

مشکل میں ہمیں سہارا ہے درود و سلام کا
تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نبی عالی مقام کا
(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱: ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا اُن دونوں نے گواہی بھی دے دی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطاء فرمائے گا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا اونٹ آیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ! میں کون ہوں اور یہ کیا ماجرا ہے؟

اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ہٹا ہٹا۔

یا رسول اللہ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا: وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض کیا: حضور! میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتے بیٹھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس عمل پر قائم رہ! اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔

اور نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے

فرمایا: اے میرے پیارے صحابی! جب تو پل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں۔

(آپ کوثر)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تم پہ درود اور سلام
مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(قصیدہ بردہ شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۸ شب معراج سروردو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات ملاحظہ فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ ایک فرشتہ ہے جس کے پر جلے ہوئے تھے یہ دیکھ کر فرمایا: اے جبریل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی: یا رسول اللہ! اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کیلئے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اُسے رحم آ گیا یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔ یہ سن کر حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی: قرآن کریم میں موجود ہے: ”وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ“ (طہ: ۶۲) (ترجمہ کنز الایمان:) بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی۔

یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دربار الہی میں عرض کی: یا اللہ! اس پر رحم فرما! اس کی توبہ قبول فرما! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے آپ نے اُس فرشتے کو حکم سنایا تو اُس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُس کو بال و پر عطا فرمائے اور وہ اوپر کواڑ گیا اور ملائکہ میں یہ

شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ”کروپین“ پر رحم فرمایا ہے۔
(آپ کثر)

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہر! ہم بھی ہیں

(ذوقِ منت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۹: کتب تاریخ کا مطالعہ رکھنے والے اس بات سے لاعلم نہیں ہیں کہ سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں ایک ماہر جنگجو مجاہد اور حکمران تھے وہاں وہ عاشقِ رسول عابد و زاہد انسان تھے عام مسلمانوں کی طرح وہ پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرتے رمضان المبارک کے پورے روزے رکھتے لیکن سلطان عادل کا ایک پوشیدہ عمل یہ بھی تھا کہ وہ ہر رات سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بڑے پرسوز لہجے میں درود و سلام بھیجتے یہاں تک کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور پھر وہ اسی حالت میں سو جاتے پھر اہل ایمان کی طرح سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی ایک ہی خواہش تھی کہ کسی دن خواب میں رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہیں بھی اپنے دیدار سے مشرف فرمائیں۔ سلطان عادل کا یہ درود و سلام والا عمل برسوں سے جاری تھا مگر ابھی تک ان کی یہ آرزو پوری نہیں ہوئی تھی۔ پھر 557ھ کی ایک رات جب وہ سوئے تو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی تشنہ آرزو سیراب ہو گئی۔ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والی شام کو مخاطب فرما رہے تھے: نورالدین! یہ دونوں آدمی مجھے ستارے ہیں جلدی اٹھو اور ان کے شرکا خاتمہ کرو۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بعد سلطان

نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دو اور نورانی چہرے نظر آئے، ان دونوں کی بڑی بڑی داڑھیاں تھیں اور رنگ بہت زیادہ گورا تھا، پھر وہ دونوں نورانی چہرے بھی غائب ہو گئے۔

سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھل گئی اور وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھے، بہت ہی عجیب خواب تھا، ایک طرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلطان عادل کو اپنی زیارت سے مشرف یاب کیا تھا اور یہ بھی فرما دیا کہ دو آدمی مجھے ستارے ہیں، سلطان اس خواب کی تعبیر سمجھنے سے قاصر رہے، صبح کو دربار میں صحیح طریقے بیٹھ بھی نہ سکے (یہ واقعہ دمشق میں اقامت کے دوران پیش آیا تھا) دوسری رات آئی، سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمازِ عشاء کے بعد حسب معمول سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں والہانہ انداز میں انتہائی شوقِ محبت سے اچھے کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر درود و سلام پیش کیا، اس دوران سلطان کی آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں تھا، پھر اسی گریہ و زاری کی حالت میں یہ دعا کرتے ہوئے سو گئے:

اے اللہ! میں نے یہ کیسا خواب دیکھا ہے، تو اس گناہ گار بندے پر اس کی تعبیر ظاہر فرما دے!

پھر جیسے ہی سلطان کی آنکھ لگی، خواب میں وہی منظر دوبارہ نظر آیا، رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والی شام کو فرما رہے تھے:

نورالدین! یہ دو آدمی مجھے بہت ستارے ہیں، جلدی اٹھو اور ان کے شر کا خاتمہ کرو۔

سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بعد سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہی دو نورانی چہرے لمبی لمبی سفید عبائیں، سفید داڑھیاں، وہی دلکش خدو خال، جن سے شرافت جھلک رہی تھی، پھر یہ چہرے غائب ہو گئے۔

گھبرا کر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھل گئی، پورا جسم پسینے سے شرابور تھا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے مقدس کلمات کی بازگشت پھر سنائی دی: نور الدین! یہ لوگ مجھے بہت ستا رہے ہیں۔

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ سارا دن بے چیتی سے گزر گیا، خواب کی تعبیر بھی ظاہر نہ ہوئی، تمام دن عبادت کے ساتھ یہ دعا کرتے رہے: اے اللہ! اپنے عاجز و ناتواں بندے کو ہدایت دے اور میری مشکل کشائی فرما! پھر تیسری رات بھی سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی خواب دیکھا، ہدایت مل چکی تھی، خواب ختم ہوا تو سلطان عادل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

والی شام بستر سے اترے اور مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے دست بستہ کھڑے ہو گئے، پھر نہایت رقت آمیز لہجے میں عرض کرنے لگے:

یا رسول اللہ! اس غلام کے ہوتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ کوئی ملعون و بد بخت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچائے۔

اگلے دن سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مملکت کے اُمور اپنے معتمد خاص کے حوالے کیے اور قریبی دوستوں اور لشکر کے کچھ قابل نوجوان سپاہی بھی ساتھ لے لیے اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے، دمشق سے مدینہ منورہ کا سفر 25 دن کا تھا، لیکن انہوں نے یہ طویل فاصلہ اپنی تیز رفتاری سے 15 دنوں میں طے کر لیا اور سولہویں دن نماز فجر کے بعد سلطان عادل اور ان کے مصاحب و سپاہی گھوڑوں سے اتر کر مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوئے، یہ اس شہر مقدس کا احترام تھا۔

سلطان عادل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گورنر مدینہ سے مل کر پورے شہر کی ناکہ بندی کر دی، پھر ایک طویل میدان کو عارضی طور پر قاتلوں سے بند کر دیا گیا اور کسی کو بھی مدینہ سے باہر جانے کی اجازت نہ دی گئی اور ساتھ ہی اعلان کر دیا گیا کہ کل ہماری

طرف سے تمام اہل مدینہ کی ضیافت ہے اور جو اس دعوت میں شریک نہ ہوگا وہ سزا پائے گا۔

پھر دوسرے دن تمام مہمانوں کی پر تکلف کھانوں سے ضیافت کی گئی، سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے افسران کے ساتھ مرکزی دروازے پر کھڑے ہو گئے، جو شخص بھی فارغ ہو کر جاتا، وہ اسے بغور دیکھتے اور پھر جانے دیتے، سارے امراء وزراء پریشان کہ سلطان کس کو ڈھونڈ رہے ہیں (کیونکہ سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا وہ خواب کسی کو نہ بتایا تھا) جب دعوت کا آخری مہمان بھی چلا گیا تو سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی مایوس اور اداسی سے کہا: ان میں سے کوئی بھی نہیں! اور پریشان بھی ہو گئے۔ گورنر مدینہ نے پوچھا: سلطان! آپ کس کو ڈھونڈ رہے ہیں؟ سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اصل بات بتانے کے بجائے گورنر مدینہ سے پوچھا: کیا اس ارض مقدس کے سارے لوگ اس دعوت میں شرک ہوئے تھے؟

میرا تو یہی خیال ہے، گورنر نے جواب دیا، اس قدر سخت احکامات تھے۔ گورنر کی بات سن کر سلطان مزید پریشان ہو گئے، اچانک ایک انتظامی افسر نے سلطان عادل کو مخاطب کیا: حضور! صرف دو افراد اس دعوت میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

سلطان نے جلدی سے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟

اس افسر نے جواب دیا: وہ دونوں نہایت ہی عابد و زاہد ہیں، دن رات عبادت کرتے رہتے ہیں، کسی دعوت میں شریک ہونا تو دور کی بات، وہ لوگوں سے ملنا بھی گوارا نہیں کرتے، اگر انہیں کچھ وقت ملتا ہے تو جنت البقیع میں لوگوں کو پانی پلاتے ہیں۔

پھر سلطان نے گورنر سے کہا کہ ان کو دربار میں حاضر کیا جائے۔

پھر جب وہ دونوں عابد و زاہد انسان دربار میں آئے تو سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نظر میں انہیں پہچان لیا، یہ وہی تھے جن کو تین بار خواب میں دکھایا گیا تھا اور

انہی کے بارے میں ارشادِ پاک تھا کہ یہ مجھے بہت ستا رہے ہیں۔ ان دونوں کو دیکھ کر سلطان نے اپنے جوش و جذبات پر قابو پا کر تحمل سے ان دونوں سے پوچھا: تم لوگ کون ہو اور مدینہ منورہ میں کیا کرتے ہو؟

وہ دونوں سلطان کو نہیں پہچانتے تھے اسی وجہ سے بے نیازی سے کہنے لگے: ہم قربتِ رسول چاہتے ہیں اس کے سوا ہمیں دنیا کی کسی شے سے غرض نہیں۔

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دونوں کا انداز گفتگو دیکھ کر چونک اٹھے پھر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سختی سے کہا کہ تم اپنے بیان کی وضاحت کرو کہ آخر کس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت تلاش کرتے ہو؟

ان دونوں نے اسی بے نیازی سے جواب دیا: ہم نے روضہ رسول کے قریب کرائے پر مکان لیا ہے اسی میں دن رات عبادت کرتے رہتے ہیں یا پھر گنبدِ رسول کی زیارت کرتے ہیں تاکہ قلب و نظر کو سکون حاصل ہو۔

یہ ایک سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غضب ناک لہجے میں پوچھا: سچ بتاؤ! تم لوگ کون ہو؟

ان میں سے ایک نے بلند آواز سے کہا جیسے وہ ان پر اپنے زہد و تقویٰ کا رعب ڈال رہا ہو کہ ”کیا مسلمان کے علاوہ کوئی اور بھی روضہ رسول کی قربت کا طلب گار ہو سکتا ہے؟“

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غصہ سے فرمایا: تمہاری ظاہری شکلیں تو اہل ایمان کی طرح ہیں مگر تم مجھے اندر سے مسلمان نظر نہیں آتے۔

دوسرے شخص نے انتہائی ناگوار لہجے میں کہا: ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ دوسرے مسلمان کے ایمان میں شک کرے دلوں اور نیتوں کا حال تو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

بے شک! سلطان علیہ الرحمۃ نے پُر جلال لہجے میں کہا: مگر میں نے ایسا کوئی

مسلمان نہیں دیکھا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لے اور اسم مقدس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہے اتنی طویل گفتگو میں تم نے ایک بار بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجا پھر تم کس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کے طلب گار ہو سکتے ہو اللہ تعالیٰ میری بدگمانی معاف کرے! مگر مجھے تمہارے اہل ایمان ہونے کے بارے میں شک ہے۔ یہ کہہ کر سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا: جب تک میں نہ آ جاؤں ان دونوں کو اپنی تحویل میں رکھنا اور سخت نگرانی کرنا۔

پھر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مصاحبوں اور امراء و وزراء و گورنر وغیرہ کے ساتھ ان دونوں کے مکان پر پہنچے یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا جس میں مختصر سامان مکیںوں کی زائدانہ زندگی کی گواہی دے رہا تھا بظاہر وہاں کوئی قابل اعتراض چیز نہ نظر آ رہی تھی سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کمر سے تلوار کھولی اور اس سے فرش کو ٹھوکنا شروع کر دیا ایک جگہ انہیں چٹائی کے نیچے فرش ہلتا ہوا محسوس ہوا سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چٹائی اٹھائی تو نیچے ایک سوراخ تھا جو کسی سرنگ کی نشاندہی کر رہا تھا۔

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس سرنگ میں مشعل روشن کر کے داخل ہو گئے کچھ دور جانے کے بعد وہ سرنگ ختم ہو گئی پھر جو منظر سلطان عادل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیش نظر تھا اسے دیکھ کر ان کے جسم پر لرزا طاری ہو گیا اور بے اختیار آنسو بہنے لگے..... سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پائے اقدس نظر آ رہے تھے۔ سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مضطرب ہو کر اپنے دونوں ہونٹ پائے اقدس پر رکھ دیئے وہ قدم جنہیں چومنے کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان بے چین رہتے تھے آج وہ عظیم سعادت سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حصہ میں آئی تھی۔ اے اللہ! میں گنہگار اس قابل نہیں! سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پائے اقدس سے آنکھیں مل رہے تھے اور زار و قطار رو رہے تھے۔ پھر جب سلطان عادل کا پورا چہرہ آنسوؤں سے دھل

گیا تو انہوں نے آخری بار سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس قدموں کو بوسہ دیا اور اُلٹے پاؤں واپس لوٹے، پھر جب سرنگ سے باہر لوٹے تو سارے امراء وغیرہ ساکت کھڑے تھے، پوچھنے پر فقط اتنا ہی بتایا کہ یہ دونوں شیطان سرنگ کھو کر میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس قدموں تک پہنچ گئے تھے۔

یہ سن کر تمام لوگوں کا خون کھول اُٹھا، مگر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صبر و تحمل کی تلقین کی اور دوبارہ مجرموں کو اپنے روبرو طلب کر لیا، اب ان کے لیے کوئی راہ فرار نہ تھی، مجبوراً انہیں اعتراف کرنا پڑا: اے سلطان! ہم یہودی ہیں اور اپنی قوم کی طرف سے تمہارے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا جسم چرانے پر مامور ہوئے ہیں، ہمارے نزدیک اس سے بڑھ کر کارِ ثواب کوئی اور نہیں، لیکن افسوس تم نے ہمیں اس وقت گرفتار کر لیا، جب ہمارا بہت تھوڑا کام باقی وہ گیا تھا، اگر ہمیں دو تین دن کی مہلت اور مل جاتی تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے ہوتے۔ ان دونوں کی ناپاک گفتگوں کو سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غصے سے بے قابو ہو گئے اور چیختے ہوئے ان سفید شیطانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے: تم اپنے ناپاک مقاصد میں کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے جبکہ تمہاری نقل و حرکت کی نگرانی وہ آنکھ کر رہی تھی جسے کبھی اونگھ نہیں آئی۔ یہ کہہ کر سلطان عادل مسند سے اترے، اپنی شمشیر بے نیام کی اور دونوں کے سر قلم کر دیئے، پھر جب لاشیں ٹھنڈی ہو گئیں تو سلطان عادل نے دوسرا حکم جاری کیا کہ ان دونوں کے سروں کو نیزوں پر بلند کر کے ارضِ مقدس کے گلی کوچوں میں پھراؤ اور اعلان کرو کہ اہل مدینہ لوگوں کے چہروں اور لباسوں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ گھمانے کے بعد ایک آگ کے بہت بڑے الاؤ میں ان کی لاشوں کو سلطان عادل نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر ڈال دیا، پھر جب راکھ ہو گئی تو سلطان عادل نے انہیں مخاطب کر کے کہا: یہ آگ تو بجھ گئی مگر وہ آگ کبھی سرد نہ ہوگی جس کا مزہ تم قیامت میں چکھو گے۔ اس کے بعد سلطان علیہ الرحمۃ نے پورے مدینے کا طواف کیا، آنکھیں اشک

برسار ہی تھیں اور زبان سے بس ایک ہی کلمہ جاری تھا: میرے آقا! میں اپنی قسمت پر نازاں ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس خدمت کے لیے غلام کو چنا۔ طوافِ مدینہ کے بعد سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارضِ مقدس کے باشندوں میں عطیات تقسیم کئے پھر سلطانِ عادل نے اپنی نگرانی میں روضہ اطہر کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا پھر اس خندق کو سیسہ سے بھر دیا یہ سیسے کی دیوار آج بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کے گرد موجود ہے اور انشاء اللہ! قیامت تک موجود رہے گی۔

آج بھی اہل مدینہ سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نہایت محبت و احترام سے لیتے ہیں اور ان کا شمار ایسے برگزیدہ انسانوں میں کرتے ہیں جن پر خود سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔

(فاتح اعظم صلاح الدین ایوبی بتصرف ما)

یہ سب درود و سلام کی برکتیں ہیں کہ اولاً تو دیدارِ نصیب ہوا اور پھر ان شیطانوں کو دفع کرنے کی خدمت سونپی گئی اور یہ بھی پتہ چلا کہ گستاخِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے وہ واجب القتل ہے چاہے جتنی نمازیں پڑھے لمبے سجدے و قیام کرے اور زمانے بھر میں معزز و مکرم ہو الا یہ کہ سچی توبہ کرے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۰: ایک نوجوان طوافِ کعبہ کرتے ہوئے فقط درود شریف ہی پڑھ رہا تھا کسی نے اس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور دعائے طواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: ہاں دعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حج کیلئے نکلے تھے میرے والد راستے میں بیمار ہو کر فوت ہو گئے پھر کچھ وقت کے بعد اُن کا چہرہ سیاہ ہو گیا آنکھیں پھر گئیں اور پیٹ پھول گیا میں بہت رویا اور کہا: انا لله وانا اليه راجعون! افسوس! میرے والد مسافری کے عالم میں وطن سے دور

جنگل میں انتقال کر گئے۔ جب رات ہو گئی تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک حسین و جمیل ہستی کی زیارت کی جو سفید لباس میں ملبوس تھے اور خوشبوؤں سے مہک رہے تھے انہوں نے میرے والد کی میت کے قریب تشریف لا کر اپنا نورانی ہاتھ اُن کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا دیکھتے ہی دیکھتے میرے مرحوم باپ کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہو گیا اور پیٹ بھی اصلی حالت پر آ گیا جب وہ بزرگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن اقدس تھام لیا اور عرض کی: اے میرے سردار! آپ کو اُس کی قسم جس نے آپ کو اس جنگل میں میرے والد کیلئے رحمت بنا کر بھیجا! آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: تو ہمیں نہیں پہچانتا! ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں تیرا یہ باپ نہایت گنہ گار تھا مگر یہ ہم پر درود شریف بہت پڑھتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس نے ہم سے فریاد کی لہذا ہم نے اس کی فریادری کی ہے اور ہم ہر اُس شخص کی فریادری کرتے ہیں جو اس دنیا میں ہم پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔ (رفیق الحرمین)

فریاد اُمتی جو کوئے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۱: حضرت سیدنا ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض دوستوں نے ہمیں بتایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ جو ابن ثابت کے نام سے مشہور تھے رہتے تھے۔ متواتر ساٹھ سال تک وہ ہر سال فقط حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوتے رہے۔ ایک سال کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تو ایک دن انہوں نے اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے کچھ غنودگی کی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: ابن ثابت! تم ہماری زیارت کو نہ آئے تو ہم تمہاری زیارت کو آ گئے۔ (ایضاً)

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا
خود آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرح
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۲: حضرت السید نور الدین یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو عرض کیا: ”السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ“ تو جتنے لوگ اُس وقت وہاں حاضر تھے اُن سب نے سنا کہ روضہ انور سے جواب آیا: ”وَعَلَیْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِی“ (یعنی اور تجھ پر سلام ہوا اے میرے بیٹے!)

(ایضاً)

تم کو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پر فدا ہوا!

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۳: امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زبردست عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قبحر عالم تھے کم و بیش سچاس علوم پر دسترس رکھتے تھے۔

علمائے حرین طبیین نے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد کہا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دین کو باطل کی آمیزش سے پاک کر کے احیائے سنت کے لیے زبردست کام کیا، ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں جو شمع عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدھم پڑتی جا رہی تھی اُسے از سر نو فروزاں کیا، آپ بے شک فنا فی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے بارہا مدنی سرکار صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تھے۔

دوسری بار جب مدینہ پاک کی حاضری ہوئی تو بیداری میں زیارت کی حسرت لیے مواجہہ شریف میں پوری رات حاضر ہو کر درود پاک کا ورد کرتے رہے پہلی رات کی قسمت میں یہ سعادت نہ تھی دوسری رات آگئی، مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے اور در و فراق سے بے تاب ہو کر ایک نعتیہ غزل پیش کی جس کے چند شعر یہ ہیں:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغ مزار پر قدی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

مقطع میں اعلیٰ حضرت نے ازراہ تواضع اپنے آپ کو کُتا فرمایا ہے، امیر اہل سنت امیر دعوتِ اسلامی ابو بلال مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: میں نے ادباً اس کی جگہ شیدا لکھ دیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔

آپ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں درود و سلام پیش کرتے رہے، آخر کار راحت العاشقین، مراد المشتاقین نے اپنے عاشق حقیقی کے حال زار پر خاص کرم فرمایا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور..... قسمت انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھی، نقابِ رُخ اٹھ گیا، خوش نصیب عاشق نے عین بیداری میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کا چشمانِ سر (سر کی آنکھوں) سے دیدار کیا۔ (ایضاً)

شربت دید نے اک آگ لگائی دل میں
تپش دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اسے گمانے نہ دیا
سجدہ کرتا اگر اس کی اجازت ہوتی
کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۲: پنجاب کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کی مقیم اسلامی بہن کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میری عملی حالت انتہائی ابتر تھی، ماڈرن سہیلیوں کی صحبت کے باعث میں فیشن کی پتلی اور مخلوق تفریح گاہوں کی بے متوالی تھی، معاذ اللہ! نہ نماز پڑھتی نہ ہی روزے رکھتی اور برقع سے تو کوسوں دور بھاگتی تھی، بس T.V اور V.C.R. ہوتا اور میں خود سراتنی تھی کہ اپنے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتی تھی، اُن دنوں میں کالج میں فٹ ایئر کی طالبہ تھی، ایک روز مجھے کسی نے مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنتوں بھرے بیان کی کیسٹ بنام ”وضو اور سائنس“ تحفے میں دی، بیان معلوماتی اور خاصا دلچسپ تھا۔ اس بیان سے متاثر ہو کر میں نے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں جانا شروع کر دیا۔ مدنی ماحول کا نور میری تاریک زندگی کو منور کرنے لگا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ الحمد للہ عزوجل! میں اپنی بُری باتوں سے توبہ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے حاصل ہونے والی برکت سے کچھ ہی عرصے میں مدنی برقع پہننے لگی، میرے گھر والے رشتے دار اور میری سہیلیاں اس حیرت انگیز تبدیلی پر بہت حیران تھے۔ انہیں یہ سب خواب لگ رہا تھا، مگر یہ سو فیصدی

حقیقت تھی! الحمد للہ! اب میں اپنے گھر میں فیضانِ سنت سے درس دیتی ہوں، دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر مدنی کام کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ مند ہوتی ہوں، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعہ مدنی انعامات کے رسالے کے خانے پر کر کے ہر ماہ جمع کروانا میرا معمول ہے، ایک روز مجھ پر رب عزوجل کا ایسا کرم ہوا کہ میں جتنا بھی شکر کروں، کم کم اور کم ہے، ہوائیوں کہ ایک رات میں سوئی تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے، میں جس جگہ بیٹھی ہوں، وہاں کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے، میں نے بے ساختہ کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھا تو آسمان پر بادل نظر آتے ہیں، میں بے اختیار یہ سلام پڑھنا شروع کر دیتی ہوں:

اے صبا! مصطفیٰ سے کہہ دینا

غم کے بلدے سلام کہتے ہیں

اچانک میرے سامنے ایک حسین و جمیل اور نورانی چہرے والے بزرگ سفید لباس میں ملبوس سبز عمامہ شریف کا تاج سر مبارک پر سجائے مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے، میں ابھی نظارے ہی میں گم تھی کہ کسی کی آواز سنائی دی: یہ حضور اکرمؐ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی، میں اپنی سعادتوں کی اس معراج پر شدتِ جذبات سے رونے لگی، دل چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کروں اور بار بار وہی منظر دیکھوں۔ اب بھی ہر رات اسی اُمید پر درودِ پاک پڑھتے پڑھتے سوئی ہوں کہ کاش! میرے بھاگ دوبارہ جاگ اٹھیں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز)

کیا خبر آج کی شب دید کا ارمان نکلے

اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۵: ایوب کالونی، لطیف آباد نمبر 11 (حیدر آباد) کے مقیم اسلامی بھائی

کے بیان کا خلاصہ ہے کہ رمضان المبارک 1425ھ کی 27 ویں شب میں درود پاک کے درود میں مشغول تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا، خدا کی قسم! عین بیداری کے عالم میں مجھے دو جہاں کے سلطان، شہنشاہ کون و مکان، سرورِ دیشان، محبوبِ رحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدارِ عالی شان نصیب ہو گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: الیاس قادری کو میرا سلام کہنا! (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغامِ عطار کے نام) اللہ عزوجل کی امیر اہل سنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو (آمین!)

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر نکلتی ہیں رستہ تیرا
(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۶: باب الاسلام سندھ کے مشہور شہر حیدرآباد کے مقیم اسلامی بھائی نے حلفیہ (یعنی خدا کی قسم کھا کر) بیان کیا ہے کہ مجھے 4 رمضان المبارک 1429ء مدینہ شریف حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، 5 شوال المکرم 1429ھ بروز پیر شریف یا منگل دوپہر تقریباً اڑھائی بجے الوداعی حاضری کیلئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عین سنہری جالیوں کے سامنے اپنا اور دیگر حضرات کا سلام پیش کر رہا تھا، اس دوران جب میں اپنے پیر و مرشد، شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا تو جالی مبارک کے پیچھے سے آواز آئی: میرے الیاس کو بھی سلام کہنا! میں ایک دم چونکا اور ادھر ادھر دیکھا تو ہر طرف ماحول پرسکون تھا، عید گزر جانے کے باعث وہاں بہت کم لوگ تھے، میں نے ایک بار پھر اپنے

پیر و مرشد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا تو دوبارہ جالی مبارکہ کے پیچھے سے آواز آئی:

میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا۔

یہ سن کر مجھ پر رقت ظاری ہو گئی اور بے اختیار میں نے ایک بار پھر اپنے پیر و مرشد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا تو خدا کی قسم! میں نے بیداری کے عالم میں تیسری بار پھر یہ سنا کہ میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا!

میں کافی دیر کھڑا رہا، کچھ دنوں بعد میں پاکستان لوٹ آیا۔

چونکہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ ان دنوں ملک سے باہر تھے لہذا میں آپ کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام نہ پہنچا سکا۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی وطن واپسی کے بعد بھی میں کافی عرصہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام آپ دامت برکاتہم العالیہ کو نہ پہنچا سکا۔ 30 صفر المظفر 1430ھ بروز جمعرات جب میں نے مدنی چینل پر سنہری جالیوں کا رُوح پرور منظر دیکھا تو یکایک وہی آواز مجھے پھر سنائی دی الفاظ کچھ یوں تھے:

میرے الیاس کو تم نے ابھی تک میرا پیغام نہیں پہنچایا۔

میں بے قرار ہو گیا اور آخر کار 3 ربیع النور شریف بروز اتوار بعد نمازِ عشاء والد صاحب کے ہمراہ عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کے لیے جا پہنچا۔

نصیب سے سحری میں پیر و مرشد دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت ملی تو موقع ملنے پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں سرکارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور سکون کا سانس لیا کہ مرنے سے پہلے پہلے میں نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

پیغام اپنے پیرومرشد امیر اہل سنت وامت برکاتہم العالیہ تک پہنچا دیا اس سے پہلے میں نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی آپ (یعنی رسالے کے مرتب) اور والد صاحب کو بھی آج ہی بتا رہا ہوں۔ (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام)

اللہ عزوجل کی امیر اہل سنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو (آمین!)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲: آج بھی جلوے عام ہیں

ایک عاشق رسول کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: شب عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکری گراؤنڈ باب المدینہ کراچی میں دعوت اسلامی کی طرف سے منعقد کردہ بڑی رات کے غالباً دنیا کے سب سے بڑے اجتماع میلاد میں ہم چند اسلامی بھائی حاضر ہوئے۔ برسبیل تذکرہ ایک اسلامی بھائی کہنے لگے: دعوت اسلامی کے اجتماع میلاد میں پہلے کافی رقت ہوا کرتی تھی اب وہ بات نہیں رہی۔ یہ سن کر دوسرا بولا: یار! آپ کی یہاں بھول ہو رہی۔ اجتماع میلاد کی کیفیت تو وہی ہے مگر ہمارے دلوں کی کیفیت پہلے کی سی نہیں رہی ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھلا کیسے بدل سکتا ہے! ہماری ذہنیت تبدیل ہو گئی ہے! اگر آج بھی ہم تنقید کی خشک وادیوں میں بھٹکنے کے بجائے بصد عقیدت تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حسین تصور میں ڈوب کر نعت شریف سنیں تو انشاء اللہ عزوجل کرم بالائے کرم ہو گا۔ پہلے اسلامی بھائی کا شیطانی وسوسوں پر مبنی غیر ذمہ دارانہ اعتراض اگرچہ قدموں کو متزلزل کر کے بوریٹ دلا کر اجتماع میلاد سے محروم کر کے واپس گھر پہنچانے والا تھا مگر دوسرے اسلامی بھائی کا جواب صد کروڑ مرحبا! کہ وہ نفسِ لواہ کو جگانے والا اور شیطان کو بھگانے والا تھا۔ چنانچہ وہ جواب بالصواب تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گیا میں نے ہمت کی قدم اٹھائے اور اجتماع میلاد کے وسط میں جا پہنچا اور عاشقان

رسول کے اندر جم کر بیٹھ گیا اور نعتوں کے پُر کیف نغموں میں کھو گیا۔ صبح صادق کا سہانا وقت قریب آیا۔ تمام عاشقانِ رسول صبح بہاراں کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اجتماع پر ایک وجد سا طاری تھا، ہر طرف مرجبا کی دھو میں مچی تھیں، شاہ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں درود و سلام کے گلدستے پیش کیے جا رہے تھے، عاشقانِ رسول کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھے، ہر طرف سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں، مجھ پر بھی عجیب کیف و مستی طاری تھی، میری گنہگار آنکھوں نے ہر طرف ہلکی ہلکی بند کیاں اور خوشگوار پُھوار برستی دیکھی، گویا سارے کا سارا اجتماع بارانِ رحمت میں نہا رہا تھا، میں سر کی آنکھیں بند کیے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حسین تصور میں گم درود و سلام پڑھنے میں مشغول تھا۔ یکا یک دل کی آنکھیں کھل گئیں، سچ کہتا ہوں، جس کا جشنِ ولادت منایا جا رہا تھا، اُسی شہنشاہِ اُمم، نورِ مجسم، نبیِ محترم، رسولِ محتشم، حبیبِ ربِّ اکرم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سرِ اُپا گنہگار و سزاوارِ ذم پر کرم بالائے کرم فرما دیا اور مجھے اپنا جلوہٴ زیبا دکھا دیا۔ الحمد للہ! دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا۔ واقعی اُس اسلامی بھائی نے بالکل سچ کہا تھا کہ دعوتِ اسلامی کا اجتماع میلاد تو حسبِ سابق سوز و رقت والا ہی ہے مگر ہماری اپنی کیفیت بدل گئی ہے، اگر ہم متوجہ رہیں تو آج بھی اُن کے جلوے عام ہیں۔

آنکھ والا تیرے جوین کا تماشہ دیکھے
دیدہ گور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے
کوئی آیا پا کے چلا گیا، کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

(رسالہ - صبح بہاراں از امیرِ اہلسنت و امت برکاتیم العالیہ)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

درود پاک نہ پڑھنے پر وعیدیں

آپ نے گزشتہ احادیث اقوال و مدنی بہاروں میں ملاحظہ فرمایا کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر درود و سلام پڑھنے کے کیا کیا فضائل و برکات ہیں اور عاشقوں کو کیا کیا سعادتیں ملتی ہیں۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے بارے میں جہاں بے شمار فضائل ہیں وہاں نہ پڑھنے پر بے شمار وعیدیں بھی ہیں۔

ابھی کچھ احادیث اسی موضوع پر بیان کی جائیں گی:

حدیث نمبر ۱: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی پاک صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مجلس میں بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نہ اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن کے لیے ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی، اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں معاف فرما دے اور چاہے تو ان کو عذاب دے۔

(جلاء الافہام ص 31، درمنثور ج 6 ص 577، جواہر البحار ج 2 ص 778، شفاء شریف ج 2 ص 364، مدارج النبوت ج 1 ص 476، افضل الصلوات ص 203، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 387 بیروت)

رسولِ مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے

خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علی کہیے

(ماہر القادری)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ سوئی گم ہو گئی اور چراغ بجھ گیا، اتنے میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے سارا گھر بقیعہ نور بن گیا، ان کو سوئی مل گئی، عرض کیا: حضور! آپ کا چہرہ اقدس کتنا نورانی ہے! فرمایا: اس کے لیے خرابی جو قیامت کے دن میرے دیدار سے محروم رہے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: حضور! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے کون محروم رہے گا؟ فرمایا: بخیل، عرض کیا: بخیل کون ہے؟ فرمایا: جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔ (سعادة الدارين ص 248، القول البدیع ص 157 بیروت)

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
رات کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳: حضرت سیدنا عبداللہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، جہنم میں جائے گا۔

(سعادة الدارين ج 1 ص 235، کشف الغمہ ج 1 ص 600، افضل الصلوات ص 203)

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی

خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب..... صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴: حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ زیادتی ہے

کہ میرا کسی آدمی کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(افضل الصلوات ص 203، شفاء شریف ج 2 ص 264، مدارج النبوت ج 1 ص 487، سعادة

الدارین ج 1 ص 234، مصنف عبدالرزاق ج 2 ص 217، رقم 3121)

تُوبُوا اِلٰی اللّٰہِ..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

حدیث نمبر ۵: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

رسول اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین طرح

کے لوگ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے: (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) میری سنت کا

تارک (۳) اور جو اپنے سامنے میرا ذکر سن کر بھی مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(سعادة الدارین ج 1 ص 228، القول البدیع ص 156 بیروت)

تُوبُوا اِلٰی اللّٰہِ..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

حدیث نمبر ۶: حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدار رسالت، شمع بزم ہدایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو قوم مجلس

میں بیٹھے اور اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو وہ ان کے

لیے حسرت کا باعث ہوگی، اگرچہ دوسری نیکیوں کی وجہ سے وہ لوگ داخل جنت بھی ہو

جائیں۔

(شفاء شریف ج 2 ص 364، جلاء الافہام ص 32، جواہر البحار ج 2 ص 781، سعادة الدارین

ج 1 ص 228، نزہۃ المجالس ج 2 ص 487، مدارج النبوت ج 1 ص 487، درمنثور ج 6 ص 577)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۷: حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی انسان کے
بخیل ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود
پاک نہ بھیجے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 399، احیاء علوم الدین ج 1 ص 395، کتاب الاذکار ص 136، جلاء
الافہام ص 102، کشف الغمہ ج 1 ص 600، سعادة الدارين ج 1 ص 207، جذب القلوب ص 326،
الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 407، دلائل الخیرات)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۸: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر و معنبرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کچھ لوگ جمع ہوں پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود
شریف پڑھے بغیر کھڑے ہو جائیں تو وہ مردار کی بدبو سے کھڑے ہوتے ہیں۔
(جلاء الافہام ص 78، مدارج النبوت ج 1 ص 487، افضل الصلوات ص 203، شفاء شریف
ج 2 ص 364، درمنثور ج 6 ص 577، سعادة الدارين ج 1 ص 230)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۹: رسول اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا:

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، وہ بد بخت ہے۔
(کتاب الاذکار ص 136، کشف الغمہ ج 1 ص 600، مدارج النبوت ج 1 ص 472، سعادة الدارين
ج 1 ص 214، افضل الصلوات ص 204، آب کوثر ص 94)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۱۰: کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت میں جانے کا حکم ہوگا، لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

(آب کوثر ص 89، نزہۃ المجالس ج 2 ص 272)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۱۱: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک گرد آلود ہو! جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ

بھیجے۔

(شفاء شریف ج 2 ص 355، افضل الصلوات ص 202، مدارج النبوت ج 1 ص 478)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۱۲: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ عرب و عجم، شفیعِ اُمم، صاحبِ جود و کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، یقیناً اس نے جنت کی

راہ بھلا دی۔

(مدارج النبوت ج 1 ص 486، کشف الغمہ ج 1 ص 600، نزہۃ المجالس ج 2 ص 268، شفاء

شریف ج 2 ص 236، جواہر البحار ج 2 ص 780، التواجر جزء اول ص 165، بیروت، جلاء الانہام ص 74

93- 103، دلائل الخیرات، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 433، بیروت)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۱۳: سرور کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص اللہ عزوجل کی رحمت سے دور ہوا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۰)

وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اُس کی ہوئی

وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۴: سرور کونین، نبی الحرمین، نانائے حسنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص ذلیل ہوتا ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(کتاب الاذکار ص ۱۳۶، کشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۰)

جو تیرے در پر جھکا وہ سر بلندی پا گیا

جو اکڑ کر رہ گیا بے شک ذلیل و خوار ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ.....صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۵: ابن ماجہ شریف میں حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا وضو کامل نہیں ہے جس

نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا۔

(مدارج النبوت ج ۱ ص ۴۷۶، کشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۱، سعادة الدارين ج ۱ ص ۲۲۸، جلاء الافہام ص ۴۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں کہ ظاہر

مطلب یہ ہے کہ وضو کے درمیان میں درود بھیجے۔ (مدارج النبوت ج 1 ص 477)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۱۶: امام دارقطنی اور امام بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی ہے: سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

(الصواعق المحرقة ص 527، سعادة الدارين ج 1 ص 243)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۱۷: حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

فرمایا:

دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور ان میں سے کوئی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

(مشکوٰۃ شریف ص 88، رقم 876، مدارج النبوة ج 1 ص 474، الخصائص الکبریٰ ج 2 ص 409، جلاء الافہام ص 58، شفاء شریف ج 2 ص 354، کتاب الاذکار ص 137، جواہر البحار ج 2 ص 782، افضل الصلوات ص 200، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 431 بیروت)

دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے

ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

(سامان بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ

پر درود شریف نہ پڑھا اس کا دین نہیں۔

(جلاء الافہام ص 45، مشکوٰۃ النعمہ ج 1 ص 601، سعادة الدارين ج 1 ص 248)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۱۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرکارِ ذی وقارِ دو عالم کے مالک و مختار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ کلام جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور مجھ پر درود بھیجے بغیر کی جائے وہ برکت سے محروم اور نامکمل رہتا ہے۔ (سعادة الدارين ج 1 ص 226)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ..... اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

حدیث نمبر ۲۰: تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک

آدمی گزرا جس کے پاس ایک ہرنی تھی جسے اس نے شکار کیا تھا اللہ عزوجل نے اس ہرنی کو قوتِ گویائی عطاء فرمائی ہرنی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں دودھ پلاتی ہوں اب وہ بھوکے ہوں گے اس شکاری کو حکم فرمائیے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں اپنے بچوں کو جا کر دودھ پلاؤں پھر میں واپس آ جاؤں گی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ پھر ہرنی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح اللہ عزوجل کی لعنت ہو جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے یا اس آدمی کی طرح مجھ پر لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: میں اس کا ضامن ہوں۔ چنانچہ ہرنی دودھ پلا کر واپس آ گئی پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل سلام ارشاد فرماتا ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی امت پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے اس ہر فی کو اپنی اولاد سے شفقت ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہر فی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹ آئی۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ القول البدیع ص 153 بیروت سعادة الدارین ج 1 ص 283 'نہمة المجالس

ج 2 ص 277)

رتے سے آنجناب کے انسان کو کیا خبر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۱: حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: منبر لے آؤ! ہم منبر لے آئے جب آپ پہلے زینہ پر چڑھے تو فرمایا: آمین! پھر دوسرے پر چڑھے تو فرمایا: آمین! جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیچے تشریف لے آئے تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آج ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک سے ایسی بات سنی ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کبھی نہیں سنی تو نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے دعا کی کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو میں نے کہا: آمین! جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے پاس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا: آمین! جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت

میں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کروادیں (یعنی وہ اپنے والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لے) تو میں نے کہا: آمین!۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ المستدرک علی المحسنین رقم 7256، جلاء الافہام ص 90، سعادة الدارين ج 1 ص 212، افضل الصلوات ص 202، شفاء شریف ج 2 ص 363، الزواجر حصہ اول ص 164 بیروت، درمنثور ج 1 ص 575 بیروت، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص 431 بیروت)

اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے

اسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے

درود ان پہ بھیجو سلام ان پہ بھیجو

یہی مومنوں سے خدا چاہتا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ..... صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عطاء سے یہ کتاب اختتام پذیر ہوئی، اللہ عزوجل کی بارگاہ عالیہ میں دست بستہ دعا ہے کہ اس کے ہر قاری کو نہایت خلوص سے پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

(آمین بجاہ ظہ و لیلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

کروڑوں درود و سلام

تاجدارِ حرمِ اے شہنشاہِ دیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 ہو نگاہِ کرم مجھ پر سلطانِ دیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 دور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
 کاش طیبہ میں اے میرے ماہِ مبیں!
 دفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 کوئی حسنِ عمل پاس میرے نہیں
 پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولیٰ کہیں
 اے شفیعِ امم لاج رکھنا تمہیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
 سب حسینوں سے بڑھ کر تمہیں ہو حسین
 قاسمِ رزق ربِ العلیٰ ہو تمہیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 فکرِ امت میں راتوں کو روتے رہے
 عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے

تم پہ قربان جاؤں مرے مہ جبیں!

تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھول رحمت کے ہر دم لٹاتے رہے

ہم غریبوں کی بگڑی بناتے رہے

مخوض کوثر پہ نام بھول جانا کہیں

تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

کافروں کے ستم ہنس کے سہتے رہے

پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے

کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغ دین

تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

موت کے وقت مگر دوئے نگاہ کرم

کاش اس شان سے یہ نکل جائے دم

سنگ در پہ تمہارے ہو میری جبیں

تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

اب مدینے میں سب کو بلا لیجئے

اور سینہ مدینہ بنا دیجئے

از پئے غوثِ اعظم امامِ مبین

تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے

لب پہ ہر دم مدینہ مدینہ رہے

بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطانِ دین

تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

دور ہو جائیں دنیا کے رنج و الم
 ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ غم
 مال و دولت کی کوئی تمنا نہیں
 تم پر ہر دم کروڑوں درود و سلام
 پھر بلا لو مدینے میں عطار کو
 یہ بڑپتے ہیں طیبہ کے دیدار کو
 کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
 تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش)

مآخذ ومراجع

قرآن مجید

نام کتاب

مصنف

مطبوعہ

- ۱- کنز الایمان
- ۲- تفسیر ابن عباس
- ۳- تفسیر درمنثور
- ۴- صحیح مسلم
- ۵- سنن ترمذی شریف
- ۶- سنن نسائی شریف
- ۷- سنن ابن ماجہ شریف
- ۸- المستدرک علیٰ یحییٰ
- ۹- مسند احمد
- ۱۰- مؤطا امام محمد
- ۱۱- مشکوٰۃ شریف
- ۱۲- مرقاۃ المفاتیح
- ۱۳- مرآۃ المناجیح
- ۱۴- معجم الاوسط
- ۱۵- مجمع الزوائد
- ۱۶- سنن للبیہقی
- ۱۷- الترغیب والترہیب
- ۱۸- مصنف عبدالرزاق
- ۱۹- مصنف ابن ابی شیبہ
- ۲۰- احیاء علوم الدین
- امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
- امام حافظ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- الامام الحافظ مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمۃ
- الامام الحافظ ابو یحییٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
- الامام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب زہبی علیہ الرحمۃ
- الامام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی علیہ الرحمۃ
- الامام الحافظ ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ
- الحافظ الامام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ
- الحافظ الامام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ
- الامام شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی علیہ الرحمۃ
- محدث شہیر ملا علی بن سلطان محمد القاری علیہ الرحمۃ
- حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ
- الامام الحافظ ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
- الحافظ نور الدین علی بن ابوبکر حیتمی علیہ الرحمۃ
- الامام الحافظ ابوبکر احمد بن حسین عسکری علیہ الرحمۃ
- الامام الحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبد القوی المندری علیہ الرحمۃ
- الحافظ ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام علیہ الرحمۃ
- امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ
- الامام ابو حامد محمد بن غزالی علیہ الرحمۃ
- فتاویٰ القرآن پبلی کیشنز لاہور
- فرید بک سٹال لاہور
- دار احیاء التراث العربی، بیروت
- قدیمی کتب خانہ کراچی
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- مکتبہ رحمانیہ لاہور
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- دار المعرفۃ - بیروت
- نشر السنۃ - ملتان
- مکتبہ رحمانیہ - لاہور
- مکتبہ رحمانیہ - لاہور
- مکتبہ اندلسیہ - ملتان
- قادری پبلشرز - لاہور
- دار الکتب العلمیہ - بیروت
- دار الفکر - بیروت
- ادارۃ النیافت اشرفیہ - ملتان
- دار الکتب العلمیہ - بیروت
- مجلس علمی - کراچی
- کتب الاسلامیہ - ملتان
- دار احیاء التراث العربی - بیروت

- ۲۱- کتاب الاذکار امام ابو ذکریا یحییٰ بن شرف النووی علیہ الرحمۃ ضیاء القرآن پبلی کیشنز- لاہور
- ۲۲- دلائل النبوة ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی علیہ الرحمۃ ضیاء القرآن پبلی کیشنز- لاہور
- ۲۳- نزہۃ المجالس علامہ عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری علیہ الرحمۃ قادری رضوی کتب خانہ- لاہور
- ۲۴- انحصار النسخ الکبریٰ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ شبیر برادرز- لاہور
- ۲۵- شفاء شریف ابو الفضل قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ زوایہ پبلشرز لاہور
- ۲۶- مطالع المسرات امام محمد مہدی قاسی علیہ الرحمۃ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
- ۲۷- جواہر البحار الامام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ مکتبہ حامد یہ لاہور
- ۲۸- کشف الغمہ الامام عبد الوہاب بن احمد شعرائی علیہ الرحمۃ ادارہ پیغام القرآن لاہور
- ۲۹- بلوغ المرام الامام احمد علی ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ مکتبہ رحمانیہ- لاہور
- ۳۰- دلائل الخیرات شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ مکتبہ قادریہ- لاہور
- ۳۱- القول البدیع امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی علیہ الرحمۃ دار الکتاب العربی- بیروت
- ۳۲- سعاده الدارین الامام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ ضیاء القرآن پبلی کیشنز- لاہور
- ۳۳- جذب القلوب شیخ محقق حضرت عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ شبیر برادرز- لاہور
- ۳۴- افضل الصلوات الامام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ مکتبہ نبویہ- لاہور
- ۳۵- جلاء الافہام شمس الدین ابن قیم الجوزی علیہ الرحمۃ فرید بک شال- لاہور
- ۳۶- تحفۃ الصلوٰۃ مولانا محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی مدظلہ العالی ضیاء القرآن پبلی کیشنز- لاہور
- ۳۷- آپ کوثر الحاج مفتی محمد امین مدظلہ العالی مکتبہ سلطانیہ سردار آباد (فیصل آباد)
- ۳۸- صلوا علیہ وآلہ سید محمد حسین تنویر مشہدی علیہ الرحمۃ کاہنہ نو- لاہور
- ۳۹- رحمتوں کی برسات شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی مکتبہ اہلسنت سردار آباد (فیصل آباد)
- ۴۰- حکایات درود سلام امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- دامت برکاتہم العالیہ
- ۴۱- ازواج عن اقتراف ابو عباس احمد بن محمد بن علی ابن حجر کی علیہ الرحمۃ دار الکتب العلمیہ- بیروت
- ۴۲- کشف المحجوب شیخ المشائخ السید علی بن عثمان البجوری علیہ الرحمۃ شبیر برادرز- لاہور
- ۴۳- الرسالۃ التفسیریہ الامام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری علیہ الرحمۃ دار الکتاب العربی بیروت
- ۴۴- تنبیہ الغافلین فقیہ ابواللیث نصر بن محمد ابراہیم ثمرقندی علیہ الرحمۃ شبیر برادرز- لاہور
- ۴۵- مقام رسول حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ ضیاء القرآن پبلی کیشنز- لاہور
- ۴۶- شان حبیب الرحمن حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ قادری پبلشرز- لاہور

- ۴۷- جمال مصطفیٰ علامہ سید تراب الحق شاہ مدظلہ العالی بزم رضا - کراچی
- ۴۸- معارف اسم محمد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ ادارہ مسعودیہ - کراچی
- ۴۹- ملفوظات اعلیٰ شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی) حضرت
- ۵۰- بہار شریعت صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- ۵۱- مدنی بیچ سورہ امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- ۵۲- صبح بہاراں امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- ۵۳- نماز کے احکام امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- ۵۴- اسلامی بہنوں کی نماز امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- ۵۵- سرکار کا پیغام عطار مجلس المدینہ العلمیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- ۵۶- رفیق الحرمین امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
- ۵۷- صحابہ کرام کا عشق مولانا محمد اکرم رضوی علیہ الرحمۃ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی) رسول
- ۵۸- سوانح کربلا صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی) الرحمۃ
- ۵۹- الصواعق المحرقة شیخ الاسلام احمد بن حجر کی علیہ الرحمۃ شبیر برادرز - لاہور
- ۶۰- فاتح اعظم خان آصف القریاشی جلی کیشنر لاہور
- ۶۱- شرح کلام رضا حضرت مولانا غلام حسن قادری مدظلہ العالی مشتاق بک کارنر - لاہور
- ۶۲- ماہنامہ بقیع مولانا محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ العالی جمعیت اشاعت اہلسنت کراچی
- ۶۳- نور الانوار مولانا شیخ احمد المعروف ملا جیون علیہ الرحمۃ مکتبہ رحمانیہ - لاہور
- ۱- قصیدہ بردہ شریف حضرت امام محمد شرف الدین ابو صیری علیہ الرحمۃ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

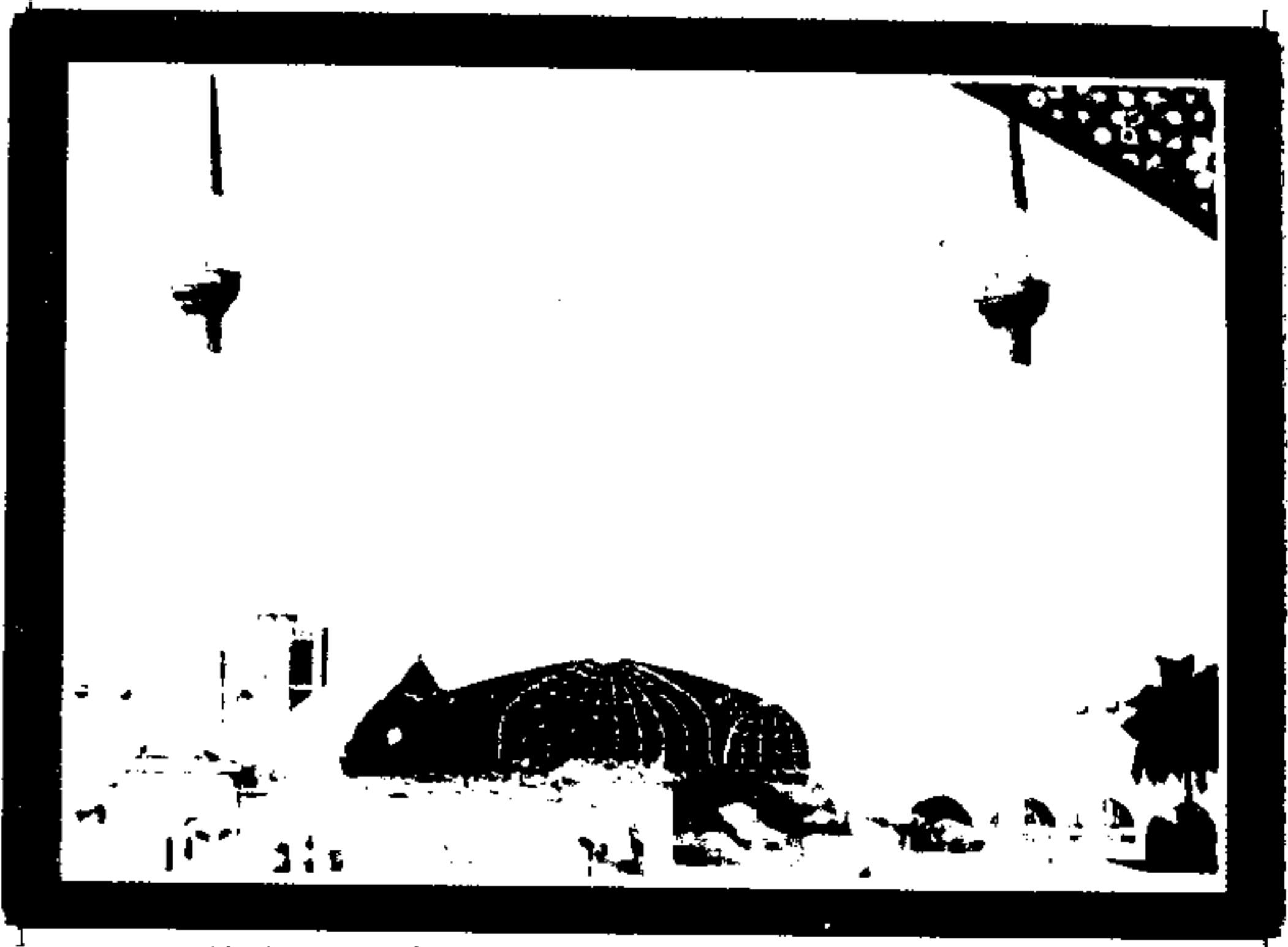
حدائق بخشش	امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ	مسلم کتابوی لاہور
ذوق نعت	مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ	ضیاء الدین پبلی کیشنز - کراچی
سامان بخشش	شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ	اکبر بک سیلرز لاہور
قبالہ بخشش	مولانا محمد جمیل الرحمن قادری علیہ الرحمۃ	مدینہ پبلی کیشنز - لاہور
دیوان سالک	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ	مکتبہ اسلامیہ - لاہور
سفینہ بخشش	مولانا اختر رضا خان ازہری مدظلہ العالی	برکاتی پبلشرز کراچی
وسائل بخشش	امیر اہل سنت ابوبلال محمد الیاس عطار قادری	مکتبہ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
کلیات اقبال	شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال	فیضان الکیڈمی - لاہور
مسدس حالی	خواجہ الطاف حسین حالی	مکتبہ خلیل لاہور

۱۴۳۲ھ کو عرسِ داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے موقع پر لکھی گئی نظم

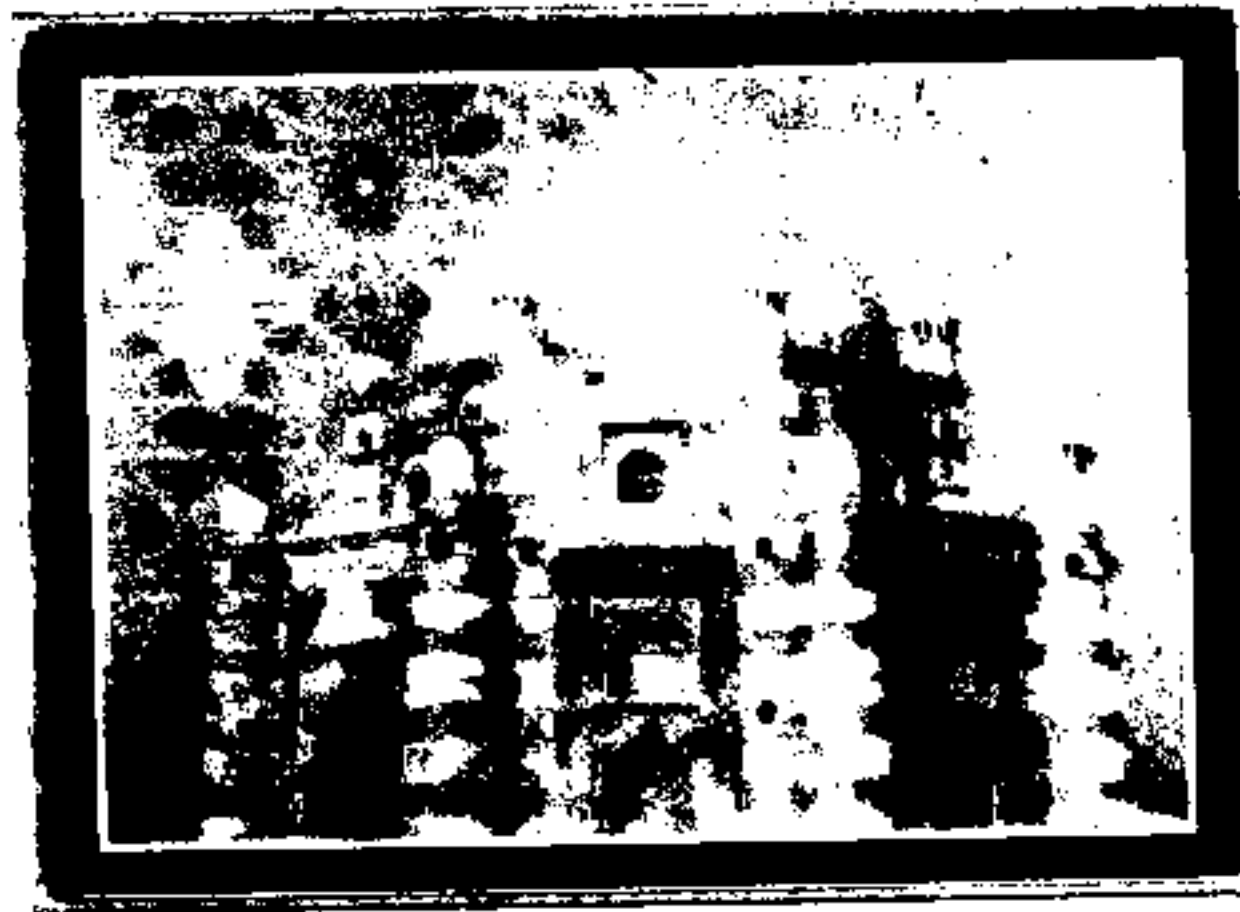
داتا کا آستانہ کیا جگمگا رہا ہے
احسان مند جس کے ہیں رہبرانِ عالم
گلشن بنانے کے لیے اس ارضِ آتشیں کو
تعمیل حکم مرشد جس نے رکھی مقدم
دھرتی کے باسیوں میں کوئی تھابت کا راع
ذلت کی پستیوں میں تھے چلتے پھرتے مردے
گنگا کے طالبوں کو جمنا کے خالفوں کو
سو سو خداؤں والے تھے جو حقیقی مشرک
کاٹیں جڑیں شرک کی کہ بتا دیا جہاں کو
بندگانِ کبریا سے من کی مرادیں پانا
تو محبت اولیاء پہ چھاپے شرک کے فتوے
”من عمل صالحاً“ یہ جو بھی ہے عمل پیرا
دیکھو مزارِ پاک پہ آ کے او منکرو
اہلِ عجم یہ ایماں جو دل میں ہے تمہارے
رکھو ادب کو لازم کرو اجترامِ پیہم
صدیوں سے اہلِ دل کی امید گاہ رہا ہے
وہ مرتبہ عزت حق نے اسے دیا ہے
داتا پیا کی ذات کو اول چنا گیا ہے
بستے دیار چھوڑے جنگل ممہا لیا ہے
آتش کا کوئی ساجد کوئی یونہی کھڑا ہے
دے کے شرابِ ایماں زندہ انہیں کیا ہے
یادِ محمدی سے کوثر کا لب دیا ہے
رخِ پھیر کے دلوں کے انہیں اک خدا دیا ہے
معبود اک خدا ہے اور وہ ہی اک الہ ہے
یہ فیض احمدی ہے جو رب کی ہی عطا ہے
وہ خبیث کہہ رہا ہے وہ غلیظ بک رہا ہے
”قُلْنَا حَيِّتَہُ“ رب نے خود اس کو کہہ دیا ہے
کیسا ظہورِ آیت ربی کا ہو رہا ہے
فیضانِ گنج بخش سے تم کو ملا ہوا ہے
سائل کا مدعا بس یہیں ختم ہو گیا ہے
(از ابوالخیر عفی عنہ)

گنج بخش عالم مرقد شریف اتصال الہیہ کمال کا لالہ

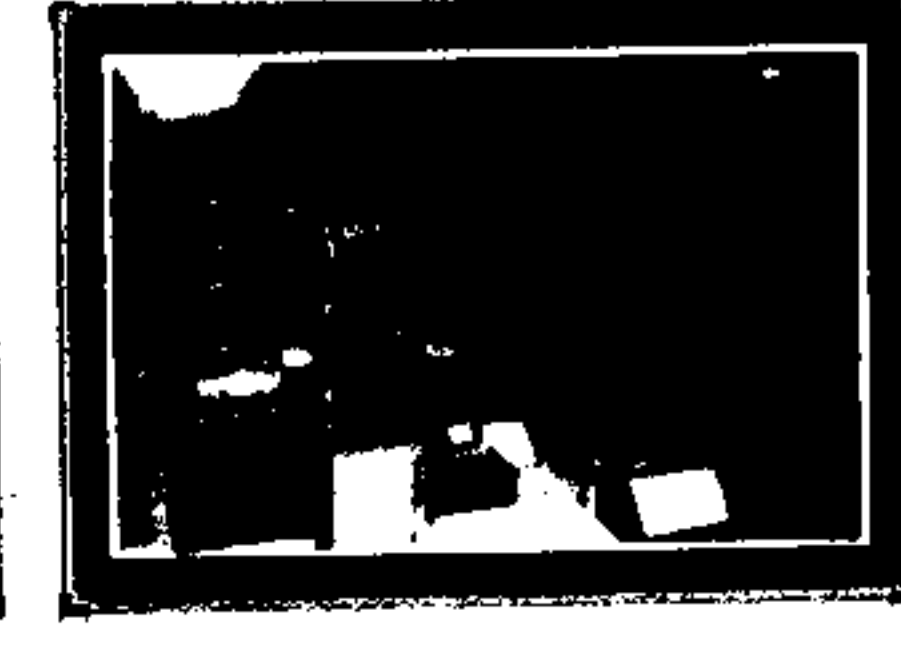
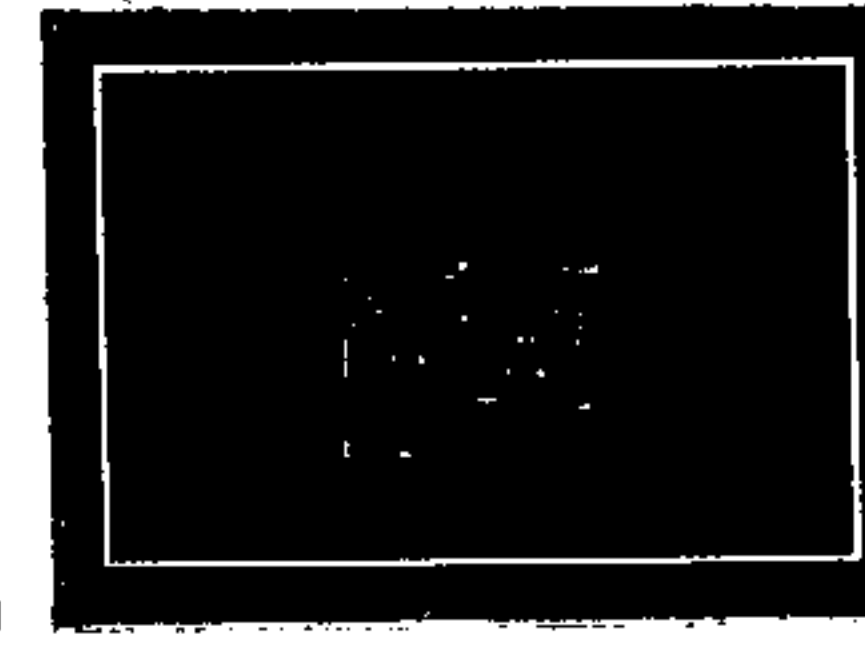
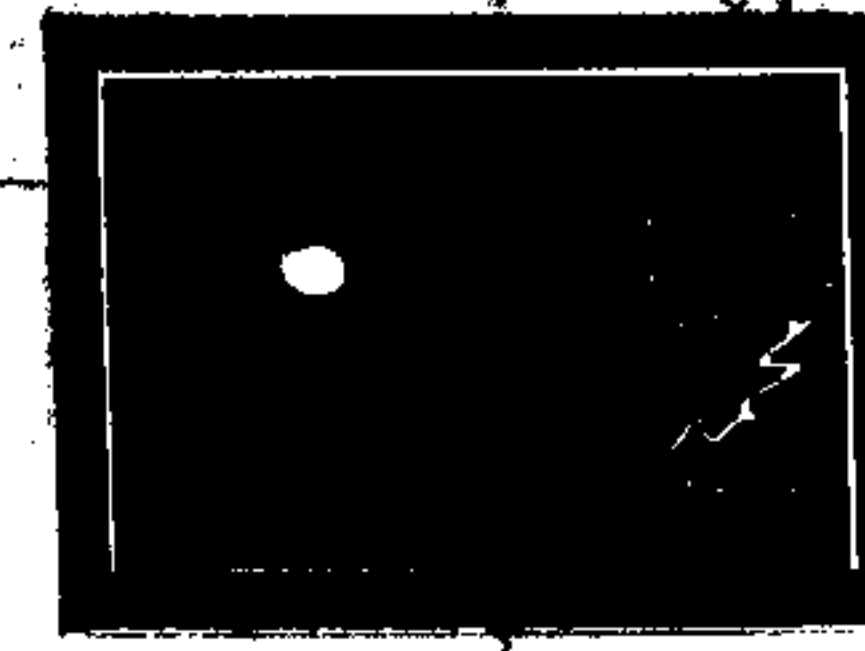
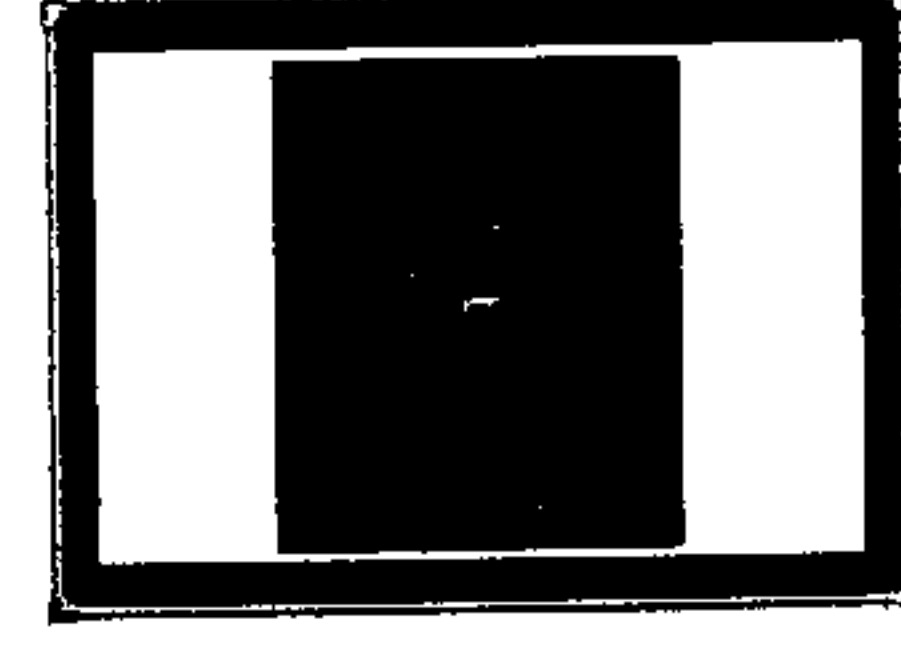
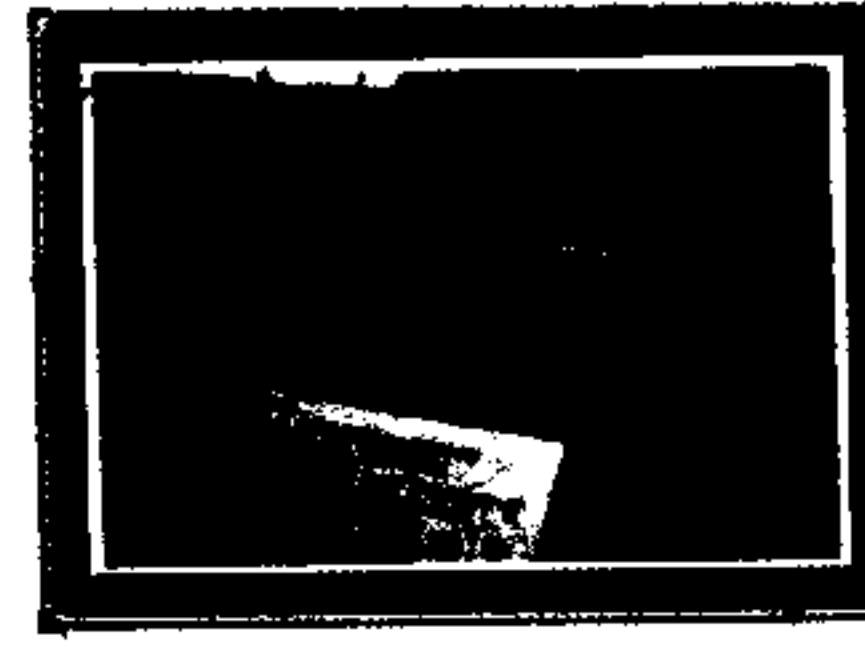
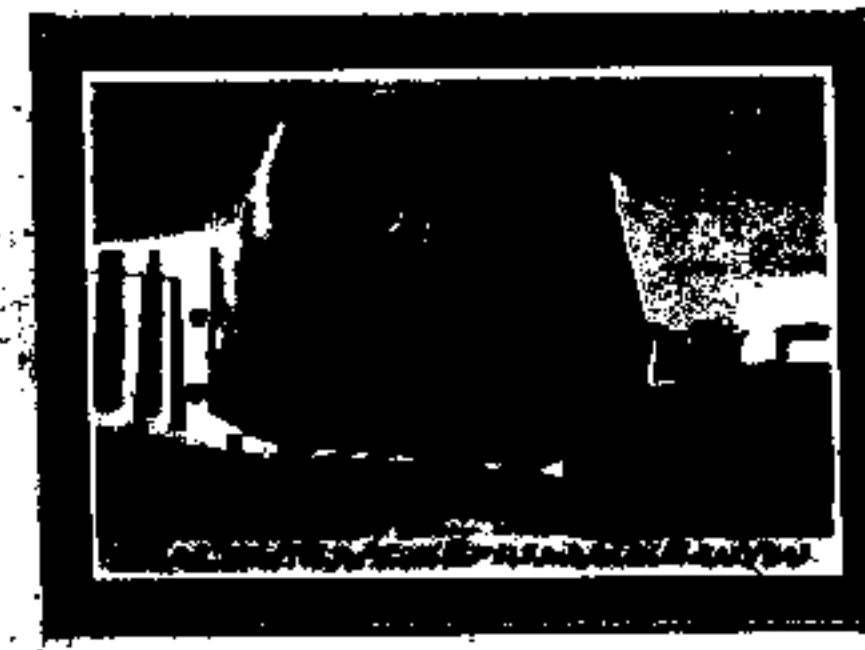
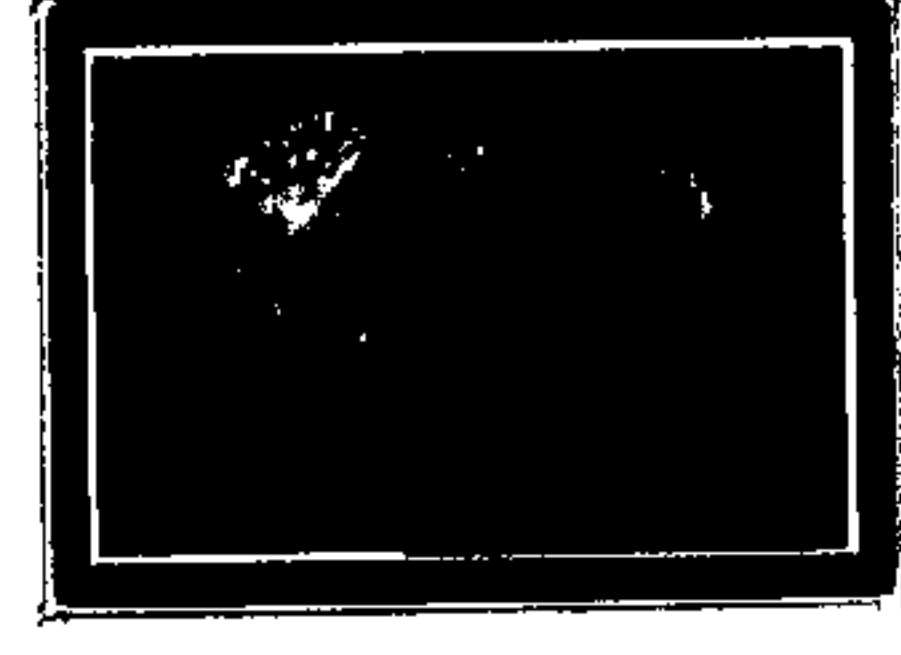
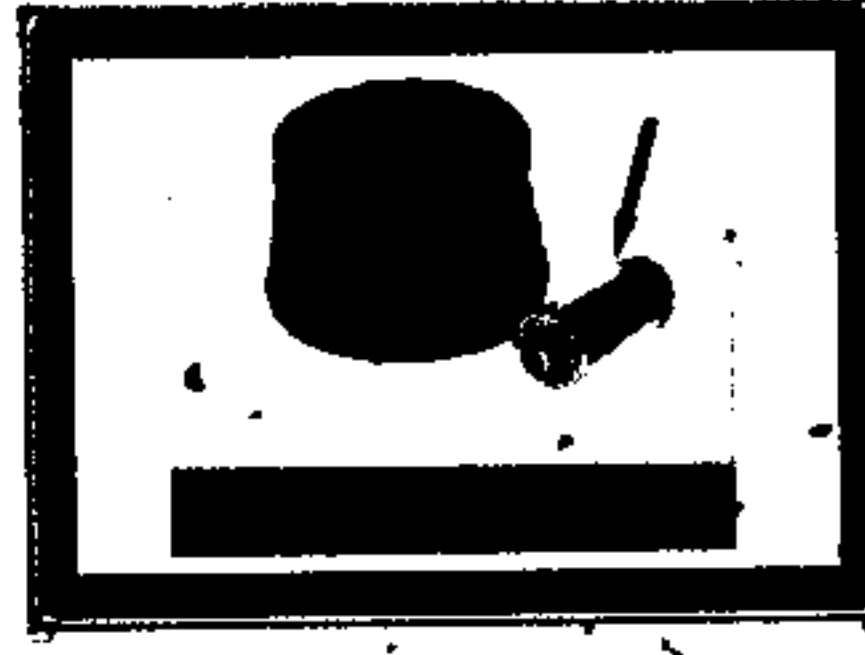
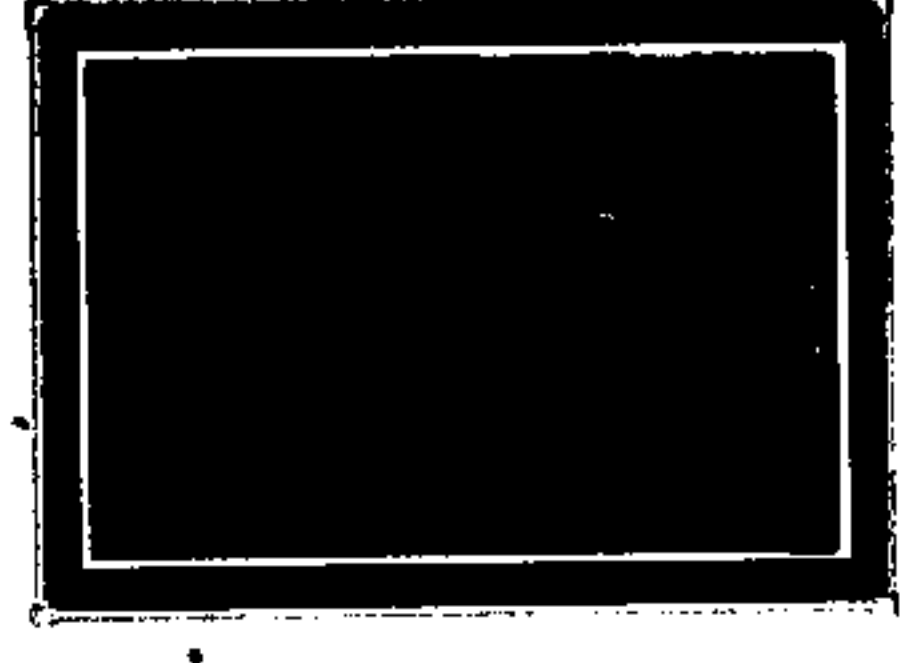
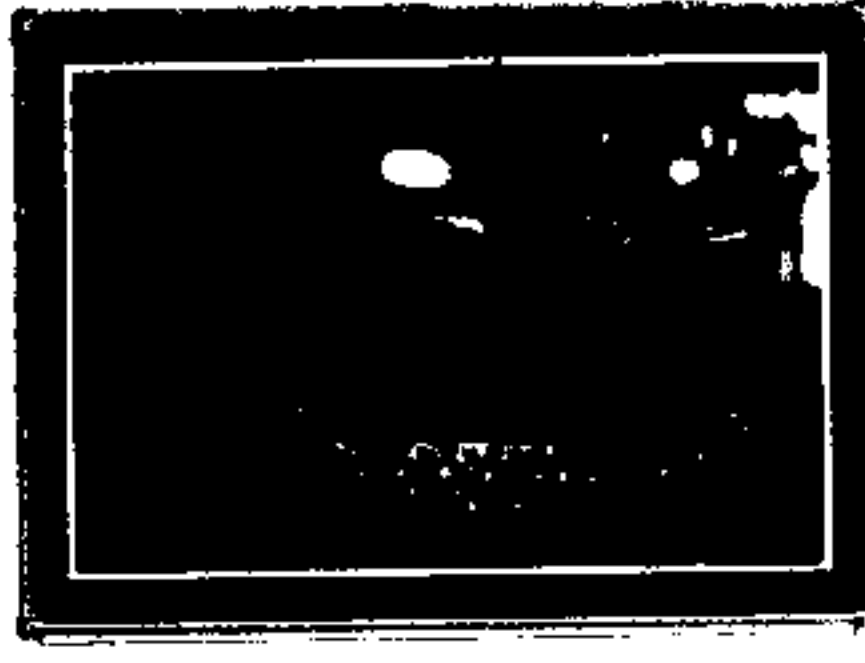
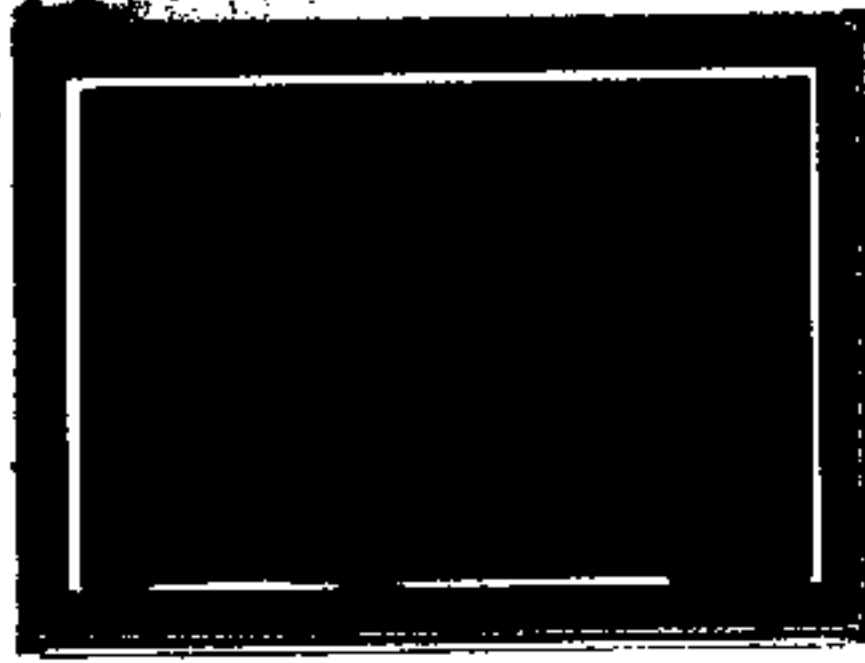
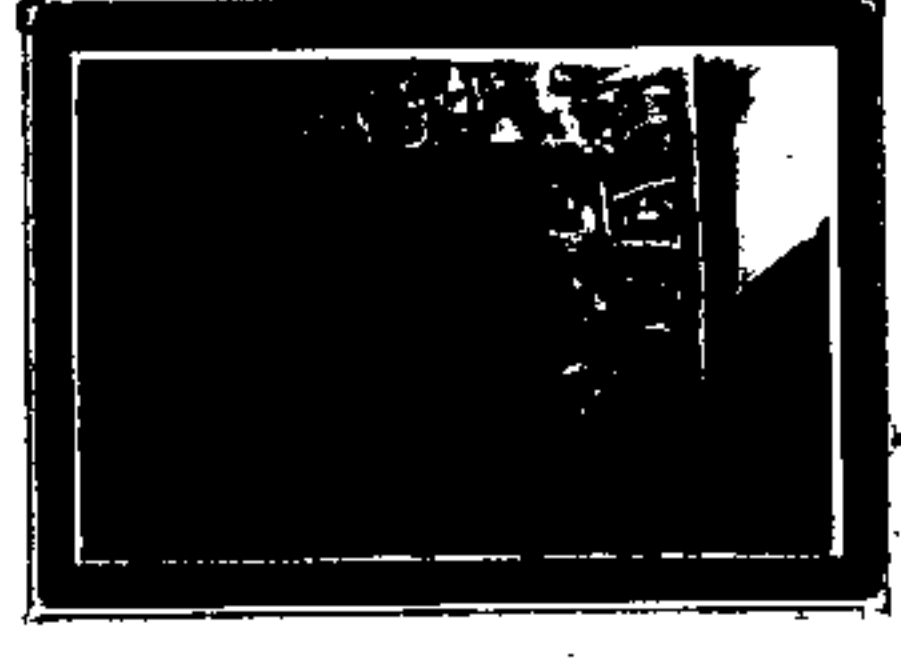
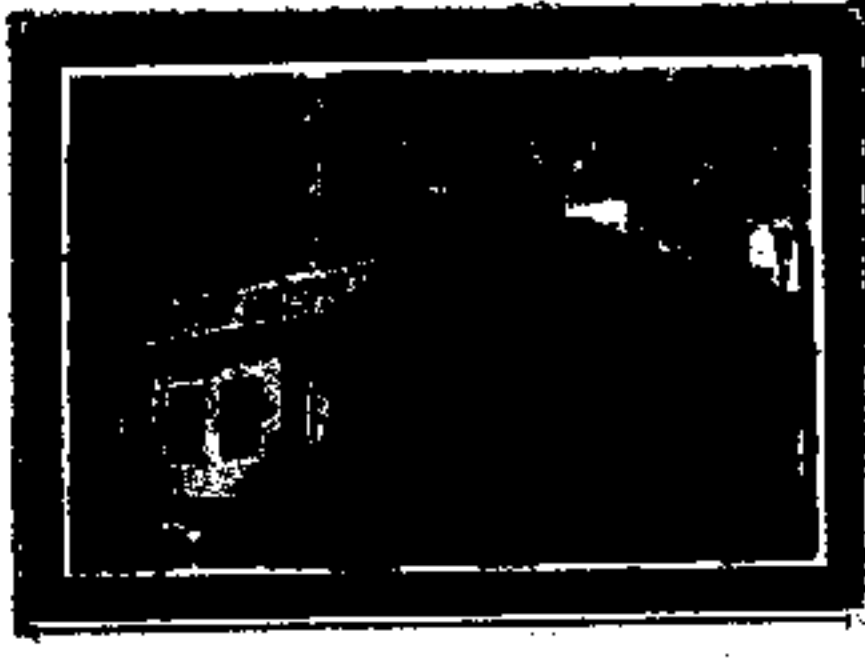
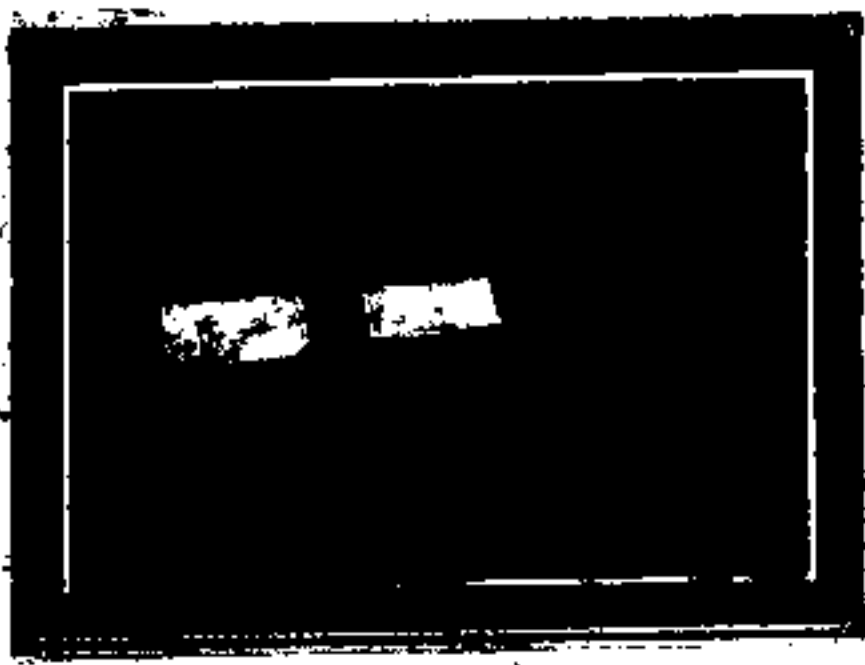


حضرت طالع گنج بخش عظیمی

مدینۃ الاولیاء (اوج شریف)
کے تاریخی مقبرے



تبرکاتِ نبوی ﷺ



کرمان والا بک شاپ

دکان نمبر ۵ دربار مارکیٹ لاہور

Email: Info@Karmanwalabookshop.com

Visit us at: www.karmanwalabookshop.com

+92-42-37249515-0300-4306876-0307-4132690